

PDFBOOKSFREE.PK

حضرت عرویسہ صدیق اکبرؓ کی زندگی

مولانا محمد سلیمان

حسنت کی حوری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جنت کی حوروں کے حسن و جمال اور مومن کے انعامات کے
حوالے سے مستند انسائیکلو پیڈیا

جنت کی حوریں

فضل الرحمن الرشیدی
فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

ادب الکتاب

عزیز مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

فون: ۷۲۳۱۱۸۰

بسم الله الرحمن الرحيم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

افتساب

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کی ان تمام بیٹیوں اور بیٹوں کے نام جنہوں نے راہ حق پاتے ہی اسلام کی حقانیت کو تسلیم کیا اور اپنی زندگی کا سنہری دور دین اسلام کی تعلیمات کے مطابق گزار کر بارگاہ ایزدی میں قبولیت کا شرف حاصل کیا اور اپنے رب کی زیارت کو اپنے اوپر واجب کر لیا۔

ریحان

۴ رمضان المبارک

۱۴۲۷ھ ہجری

نوٹ: کسی بھی قسم کی غلطی پانے کی صورت میں مندرجہ ذیل ای۔ میل پر اطلاع دیجئے ہم آپ کے نہایت ممنون ہوں گے rehanshabbir@yahoo.com

بسم الله الرحمن الرحيم
نحمد و نصلى على رسوله الكريم اما بعد

پیش لفظ

اللہ تبارک و تعالیٰ نے دنیا میں ہزاروں قسم کی مخلوقات پیدا فرمائی ہیں تاکہ حضرت انسان ان مخلوقات سے مستفید ہو اور مالک الملک کا شکر گزار ہو۔ اب جبکہ حضرت انسان دنیا میں جلوہ افروز ہوا اور عالم ناپائیدار میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بجالا کر انعام و کرام کا مستحق ٹھہرا تو ارحم الراحمین نے اس مادی جہان فانی کی لذتوں کے مقابلے میں اس انسان کیلئے اس سے اعلیٰ پیانے پر دل بہلانے والی مخلوق پیدا فرمائی تاکہ دنیا کہ نشیب و فراز کو عبور کرتا ہوا تھکا ہارا بندہ جس نے رب العالمین کی خواہش پر اپنی خواہشات کو قربان کیا، دنیا کے کونے کونے میں دین کی سر بلندی اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے تن من دھن کی قربانیاں دے کر مارا مارا پھرتا رہا، پراگندہ بال، خاک آلود قدم، نہ مال و دولت کی حرص، نہ عہدہ و منصب کا خیال، نہ ملک و جاگیر کی فکر، نہ مرغوب کھانوں کی خواہش، نہ مرصع و مزین لباس کی محبت، نہ جاہ و شہرت کی لالچ، نہ ذاتی و جاہت کی آرزو، نہ فکر و فاقہ کا خوف، نہ لوگوں کی طعن و تشنیع کی پروا۔ بس چلتا رہا، پھرتا رہا، کھتا رہا، پٹتا رہا، شہروں، دیہاتوں، پہاڑوں، صحراؤں، میدانوں، دریاؤں اور سمندروں کو عبور کرتا رہا اور **یا ایہا الناس قولوا لا الہ الا اللہ** کا پیغام پہنچاتا رہا، ایک ایک کو سناتا رہا، اللہ تعالیٰ کے سامنے ہر فرد کو بشر کو جھکا تا رہا اور سرور عالم ﷺ کی سنتوں سے چمٹاتا رہا، دنیا کی عارضی سح دھج، ناپائیدار زیب و زینت اور دھوکہ و فریب سے آگاہ کرتا رہا، اور اس دار فانی کی دلدل میں پھنسے ہوئے بندگان خدا کو پیار و محبت کیساتھ باہر نکالتا رہا، غفلت کی نیند سوئے ہوئے خیر الامم کے جانبازوں کو جگاتا رہا، متکبر و مغرور کو عاجزی اور مسکینی کا سبق سکھاتا رہا، بغض و عداوت سے بھرے ہوئے لوگوں کو اخوت و محبت کا درس دیتا رہا، ہر شجر و حجر سے ڈرنے والوں کو صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرنا سکھاتا رہا، درد کی خاک چھاننے والوں کو ایک در کا بناتا رہا، ڈاکو، قاتلوں، گنہگاروں، بدکاروں، بدکرداروں، مے خواروں کو بوقت سحر گڑ گڑا کر ندامت کے آنسو بہانے والا بناتا رہا۔

ایسے محنت کش و فادار رہا کردار بندے کیلئے اس کے اعمال کے بدلے میں خالق ارض و سماء نے ایک ایسی مخلوق پیدا فرمائی ہے جس کو دیکھ کر اس کی ساری تھکاوٹ کا فور ہو جائے گی۔ مصائب و آلام، غم و پریشانیاں، دکھ درد، فاقے اور بلائیں بھول جائے گا۔ وہ مخلوق جس کی قرآن میں **و حور عین کأَمْثالِ اللؤلؤ المكنون - حور مقصورات فی الخیام** کے الفاظ سے تعریف بیان کی گئی ہے۔ نو جوان، نوخیز، حسین و جمیل، گورے رنگ کی سیاہ بڑی بڑی آنکھوں والی، لمبے لمبے بالوں والی، انار کی طرح ابھری ہوئی چھاتیوں والی، نگاہ نیچے رکھنے والی، شوخ نظر، خوش وضع، من پسند، معشوقہ انداز، پیار لانے والی، مشک و کافور اور زعفران سے پیدا ہونے والی، خاوند سے عشق و محبت کرنے والی۔ جب یہ تھکاوٹ سے چور دین کی خاطر درد کی ٹھوکریں کھانے والا آنکھ اٹھا کر دیکھے گا تو چالیس سال تک لب و رخسار کے نظارے کرتا رہے گا۔ نہ آنکھ سیر ہوگی نہ دل اکتائے گا۔

اس کے علاوہ عجیب و غریب صفات والی حوریں جن کی صفات کتاب کے اوراق میں آپ کو ملیں گی۔ علاوہ ازیں دنیوی عورتیں جو امتحان بندگی میں کامیاب ہو کر جنت کے بالا خانوں میں پہنچیں گی، اُن کا حسن و جمال، ناز و نحر، دُوبارہ جوانی اور بکارت اور تمام حوروں پر فضیلت جو دنیوی عورتوں کیلئے سب سے بڑا اعزاز ہے اور حوروں کی تخلیق حسن و جمال، حوروں کی تعداد ان سی لطف اندوز ہونے کی کیفیت، حوروں کے گیت و نغمے، اُن کا حق مہر اور حوروں کے مستحق بنانے والے اعمال بڑے آسان لفظوں میں عام فہم اور دلنشین انداز میں مستند کتابوں کا نچوڑ آپ کے سامنے ہے۔

مؤلف کتاب رفیق محترم حضرت مولانا فضل الرحمن الرشیدی صاحب زید مجدہ مدیر مدرسہ مخزن العلوم نے بڑی کاوشوں سے حوروں کا تعارف (بنام جنت کی حوریں) آپ کے سامنے رکھا ہے، جس کی اشاعت کی بڑی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ کیونکہ بارہا ہم نے دیکھا ہے کہ نوجوانوں کا تقاضا ہوتا ہے کہ انہیں جنت اور اس کی نعمتوں کا حال سنایا جائے، حوروں کی تعداد اہر او صاف بیان کئے جائیں وہ اس سے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ تو جب کتاب عام فہم زبان میں سامنے ہوگی تو معمولی پڑھ لکھے حضرات بھی بغیر کسی تکلیف کے اپنی آخرت کے بارے میں آگاہی حاصل کر لیں گے۔ موصوف محترم نے بھی ان کی اس تشنگی کو محسوس کرتے ہوئے ان روایات کو جمع کیا ہے کیوں کہ وہ خود بھی کئی ممالک میں گھوم پھر چکے ہیں۔ ڈانجسٹوں، ہیجان خیز ناولوں، شہوت ابھارنے والی کہانیوں کی جگہ دینی معلوماتی اور آخرت کی فکر پیدا کرنے والی کتب کا مطالعہ کیجئے اور آخرت کی ان بیش بہا نعمتوں کو حاصل کرنے کیلئے اپنی زندگی کو رب العالمین کے بتائے ہوئے احکامات کے مطابق بنانے کی کوشش کیجئے۔

دعا ہے کہ رب العالمین موصوف بمعہ راقم الحروف کے اور جملہ مسلمانان عالم کو فکر آخرت نصیب فرما کر ان تمام نعمتوں سے مالا مال فرمادیں۔ آمین یا رب العالمین۔

حافظ محمد خان عثمانی

ادارہ تحقیق و التصفیف مدرسہ عربیہ مخزن العلوم
خطیب جامعہ مسجد فاروق اعظم کٹھانی تحصیل اوگی ضلع مانسہرہ
۹ اگست ۲۰۰۰ء

بسم الله الرحمن الرحيم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

تمہید

بعض دوست احباب کا اصرار رہا ہے کہ حور عین یعنی جنت کی عورتوں کے اوصاف کو تفصیل کے ساتھ ایک جگہ جمع کیا جائے تاکہ آج کل نوجوانوں کا عام طور پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں میں مبتلا ہونا، دنیوی لہو لعب، گندے ڈائجسٹ اور ناولوں کا پڑھنا، غلیظ میگزینوں اور اخبار اور رسالوں میں اپنے شوق کو پورا کرنا، نیم برہنہ تصاویر اور ٹی وی وی سی آر، سینما بینی کی لعنت میں پڑنا اکثر و بیشتر عورت کے فتنہ کی وجہ سے ہے۔ ان کے سامنے جنت کی حسین و جمیل حوروں اور عورتوں کا نقشہ ہو، وہ اس کے پڑھنے اور دیکھنے سے ان موجودہ غلاظتوں سے اپنے آپ کو محفوظ کر کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوش نودی کو حاصل کر کہ ان حوروں تک اپنی رسائی کرائیں اور اپنی حقیقی خواہشات کو پورا کریں۔

اس لئے ہم نے اپنے اس رسالہ میں صرف حور عین کا تذکرہ کیا ہے تاکہ ایک زندہ دل انسان پر ان کے تمام تر محاسن اور اوصاف ظاہر ہو جائیں اور فانی اور عارضی نقشوں سے اس کا دل بھر جائے۔ گویا کہ اس رسالہ میں حور کا ایک تعارفی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ جس کو ہم نے اپنے ذہنی اختراع سے کام لینے کی بجائے صرف قرآن و حدیث، اقوال صحابہؓ اور تابعین اور اقوال ائمہ مفسرین کے آثار و مرویہ سے جمع کیا ہے۔ اللہ رب العزت ہماری اس سعی کو قبول فرمائے اور ناظرین و قارئین کو مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بندہ فضل الرحمن الرشیدی

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

جمعرات ۱۰ اگست ۲۰۰۰ء

حور کا تعارفی خاکہ

حافظ ابن قیمؒ اپنی کتاب حادی الارواح حوروں کے اوصاف اور حسن و جمال اور خوبیوں کو ان الفاظ میں جمع کر کے ایک تعارفی خاکہ یوں تحریر کرتے ہیں کہ (جنت میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی جو بیویاں ہوں گی وہ) ابھرے ہوئے پستانوں والی ہم عمر ایسی ہوں گی کہ ان کے اعضاء میں جوانی کا پانی چل رہا ہوگا۔ گلاب کے پھول اور سیب کی طرح حسین ان کے رخسار اور انار کی طرح ان کے پستان اور موتیوں کی لڑی کی طرح ان کے چمکیلے دانت ہوں گے اور ان کی کمروں میں باریکی ہوگی ان کے چہروں کا حسن ایسا ہوگا کہ سورج ان کے گرد گردش کر رہا ہے جب وہ مسکرائے گی تو اس کے دانتوں کے درمیان سے چمک نکلے گی۔ جب وہ اپنے محبوب کے سامنے آئے گی تو دو روشنیوں کے آمنے سامنے ہونے کی حالت کے بارے میں جو تم کہنا چاہو کہ لو۔ یعنی اس حالت کا کیا ہی کہنا اور جب وہ اس سے باتیں کرے گی تو دو محبوبوں کے درمیان بات چیت کے بارے میں تیرا کیا گمان ہے؟ اور اگر وہ اس سے بغلگیر ہوگی تو دو لچکدار ٹہنیوں جیسے جسموں کے معانقہ کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے وہ آدمی اس عورت کے رخساروں کے آنگن میں اپنا چہرہ اس طرح دیکھے گا جس طرح شیشے میں دیکھتا ہے جس کی چمک واضح ہو اور وہ آدمی اس عورت کی پنڈلی کا گود اس کے گوشت کے اندر دیکھے گا اس کو نہ اس کی جلد چھپائے گی اور نہ اس کی ہڈی اور نہ اس کے کپڑوں کے جوڑے۔ اگر وہ عورت دنیا کی جانب جھانک کر دیکھے تو زمین و آسمان کے درمیان ہر چیز خوشبو سے بھر جائے۔ اور مخلوق کی زبانیں اللہ تعالیٰ کی تکبیر اور تسبیح پکارنے لگیں۔ اور مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز اس کی وجہ سے جگمگا اٹھے اور سورج کی روشنی اس طرح ماند پڑھ جائے گی جس طرح ستاروں کی روشنی سورج کے سامنے ماند پڑھ جاتی ہے اور سطح ارضی پر موجود ہر شے اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان کے آئے۔ اور اس کا دوپٹہ جو اس کے سر پر ہے وہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور جنتی آدمیوں کی تمام تر آرزوؤں سے بڑھ کر آرزو اس کا اس عورت سے وصال ہوگا۔ وہ وقت گزرنے کے ساتھ حسن و جمال میں زیادہ ہوتی چلی جائے گی اور مدت کا گزرنا اس کی محبت اور وصال کو زیادہ کرے گا۔ وہ حمل اور ولادت اور حیض و نفاس سے پاک ہو گیا ورنہ اس کے سینڈھ اور تھوک اور پیشاب و پینچانہ اور ہر قسم کے میل کچیل سے صاف ستھری ہوگی۔ نہ اس کی جوانی ختم ہوگی نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے۔ اور نہ اس کے حسن و جمال میں کمی آئے گی اور نہ اس کے وصال کی خوشبو اکتاہٹ میں ڈالے گی۔ بے شک وہ اپنی نظر اپنے خاوند تک محدود رکھے گی اور اس کے سوا کسی کی جانب نظر نہ اٹھائے گی اور وہ آدمی بھی اپنی نظر اس عورت تک محدود رکھے گا۔ کیونکہ وہ عورت اس کی آرزوؤں اور چاہت کی انتہا ہوگی۔ اگر وہ آدمی اس کی طرف دیکھے گا تو وہ اس کو خوش کرے گی اگر وہ اس کے حکم دے گا تو وہ اس کی اطاعت کرے گی۔ اگر وہ اس سے غائب ہوگا تو اس کے عزت و آبرو کی حفاظت کرے گی۔ پس وہ اس کے ساتھ انتہائی آرزوؤں اور امان میں ہوگی۔

اس کے ساتھ مزید یہ کہ اس سے پہلے اس عورت کو نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہوگا نہ کسی جن نے۔ جب کبھی وہ اس کی طرف دیکھے گا تو وہ اس کے دل کو خوشی سے بھر دے گی اور جب کبھی اس سے بات کرے گا تو اس کے کانوں میں موتیوں کی لڑیاں اور بکھرے ہوئے موتی بھر دے گی۔ اور جب وہ ظاہر ہوگی تو محل اور بالا خانوں کو نور سے بھر دے گی۔

اگر تو اس کی عمر کے متعلق پوچھے تو وہ ہم عمر اور شباب کی عمر کے درمیان میں ہوگی۔ اور تو اس کے حسن کے متعلق پوچھے تو کیا تو نے

سورج اور چاند کو دیکھا ہے اگر تو اس کی آنکھوں کے متعلق پوچھے تو صاف سفیدی میں اور خوبصورت سیاہی میں خوبصورت حور ہوگی۔ اگر تو اس کے قد کے متعلق پوچھے تو کیا تو نے لچکدار خوبصورت ٹہنیوں کو دیکھا ہے اور اگر تو اس کے پستانوں کے ابھار کے متعلق پوچھے تو وہ ابھرے ہوئے پستانوں والی ہوگی۔ اس کے پستانوں کا ابھار عمدہ انار کی طرح ہوگا۔ اور اگر اس کی رنگت کے متعلق پوچھے تو وہ گویا کہ یاقوت اور مرجان ہے۔ اگر تو اس کے اچھے اخلاق کے متعلق پوچھے تو وہ خیرات حسان ہیں جن میں ظاہری اور باطنی حسن جمع کر دیا جائے گا۔ پس وہ دلوں کی خوشیاں اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔

اور اگر تو خاوندوں کے ساتھ ان کا حسن معاشرت اور وہاں جولنت ہوگی اس کے متعلق پوچھے تو وہ بہت ہنسنے والی خاوندوں کے ازدواجی تعلقات میں اس سے نرمی کی وجہ سے پیار دلانے والی ہوں گی جو روح کے ساتھ ملی ہوتی ہے۔ پس تیرا کیا خیال ہے اس عورت کے متعلق جس کے ہنسنے سے جنت روشن ہو جائے اور جب وہ ایک محل سے دوسرے محل کی طرف منتقل ہو تو، تو پکار اٹھے گا کی سورج اپنے آسمان کے برجوں میں منتقل ہو رہا ہے اور جب وہ اپنے خاوند کے پاس حاضر ہوگی تو اس کی موجودگی کا کیا ہی نظارہ ہوگا اور اگر وہ اس کے گلے لگے تو اس معانقہ اور پہلو میں لگنے کی کیا ہی لذت ہوگی۔

و حدیثہا السحر الحلال لو انہ لم

یجن قتل المسلم المتحرز

ان طال لم یملل و ان ہی حدث

و دالمحدث انہا لم توجز

ترجمہ: اور اس کی بات حلال جادو ہے کاش کہ وہ بچنے والے مسلمان کو قتل کر دینے کا جرم نہ کرے۔

اگر گفتگو لمبی ہو جائے تو اکتاہٹ میں نہیں ڈالتی اور اگر وہ بات کرے تو مخاطب چاہتا ہے کہ وہ بات کو مختصر نہ کرے (بلکہ کلام کرتی رہے اور میں اس سے محظوظ ہوتا رہوں)۔

اور اگر وہ گیت گائے تو آنکھوں اور کانوں کو کیسی لذت حاصل ہوگی اور تو اگر اس سے محبت کرے اور اس سے فائدہ اٹھائے تو تیرا اس سے یہ محبت کرنا اور فائدہ اٹھانا کیا ہی خوب ہوگا۔ اور اگر وہ بوسہ لے تو اس بوس و کنار سے بڑھ کر کوئی چیز پسندیدہ نہ ہوگی اور اگر کوئی چیز پکڑائے گی تو اس پکڑانے سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ لذیذ اور مزیدار نہ ہوگی۔

(ترجمہ قارن حادی الارواح)

﴿ارشاد ربانی﴾

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

و بشر الذين آمنوا و عملوا الصالحات ان لهم جنت تجرى من تحتها الانهار كلما رزقوا منها من ثمرة رزقا قالوا هذا الذي رزقنا من قبل و اوتوا به متشابها و لهم فيها ازواج مطهرة و هم فيها خالدون.

(سورة البقرة ۲۵)

ترجمہ: اور اے محمد ﷺ، آپ خوشخبری دیں ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے کہ بے شک ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں چلتی ہیں جب کبھی انہیں اُسکے پھل کھانے کو دیئے جائیں گے تو وہ کہیں گے یہ تو وہی ہیں جو ہمیں اس سے پہلے دیئے گئے تھے۔ اور وہ پہلے پھل سے ملتا جلتا دوسرا پھل دیئے جائیں گے اور ان کیلئے اس جنت میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کیلئے جنت میں بیشمار نعمتیں تیار کر رکھی ہیں ان نعمتوں میں سے حوریں بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف مقامات پر حوروں کا ذکر فرمایا اور ان کی مدح سرائی کی ہے۔ کہیں ”حور عین“ سے تعبیر کی ہے کہیں ان کے وصف میں ”قاصرات الطرف عین“ ذکر فرمایا۔ کہیں ”کانھن الیاقوت والمرجان“ سے تشبیہ دی۔ کہیں ”خیرات حسان“ کا تذکرہ کیا کہیں فرمایا کہ وہ ”قاصرات الطرف اتراب“ ہوں گی کہیں فرمایا ”کانھن البیض مکنون“ کہیں ان کی مثال ”الؤلؤ المکنون“ سے دی اور کہیں ان کو ”کواکب اتراب“ بتایا اور فرمایا کہ ”لم یطمس هن انس قبلھم ولا جان“ اللہ تعالیٰ نے اپنے ان ارشادات میں ایک عورت کے حسن میں جتنے بھی اوساف اور محاسن ہوتے ہیں وہ سارے حور میں جمع کر دئے ہیں۔

علامہ ابن قیم تحریر فرماتے ہیں:

و انما يستحب الضيق منها فی اربعة مواضع، فمها، و خرق اذنها و انفها و ما هنالك و يستحب السعة منها فی اربعة مواضع و جھها و صدرها و کاهلها و هو ما بین کتفیهما اجمعتھا.

و يستحسن البياض منها فی اربعة مواضع لونھا و فرقھا و ثغرها و بياض عینھا.

و يستحب السواد منها فی اربعة مواضع عینھا و حاجبھا و ا بنانھا (و شعرھا) و يستحب القصر منها فی

اربعة و هی معنویة ☆ لسانھا و یدھا و رجلھا و عینھا فتكون قاصرة الطرف قصيرة الرجل و اللسان عن الخروج و كثرة الكلام قصيرة اليد عن تناول ما يكره الزوج عن بذله و تستحب الرقة منها فی اربعة حصرھا و حاجبھا و انفھا.

(حادی الارواح ص ۲۵۹)

ظاہر بات ہے کہ عورت کے چار مقامات ایسے ہوتے ہیں جن میں تنگی پسندیدہ اور مطلوب ہوتی ہے اس کا منہ اور اسکے کان اور ناک کے سوراخ اور اس کی شرمگاہ۔ اور اس کے اعضاء میں سے چار مقامات میں کشادگی پسندیدہ ہوتی ہے اس کا چہرہ اور اس کا سینہ اور اس کا کاہل یعنی گردن کے قریب پشت کا بالائی حصہ جو دونوں کندھوں کے درمیان ہوتا ہے اور اس کی پیشانی اور اس کے اعضاء میں سے چار مقامات پر سفیدی پسندیدہ ہوتی ہے اس کا رنگ، اسکے سر کی مانگ، اور اسکے دانت اور اس کے آنکھوں کی سفیدی کا حصہ خوب سفید ہونا۔ اور اس کے اعضاء میں چار مقامات پر سیاہی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اس کی آنکھوں کا سیاہ حصہ خوب سیاہ ہونا اور اس کے ابرو اور اسکی پلکیں اور اسکے بال۔

اور اس کے اعضاء میں چار مقامات پر باریکی مطلوب ہوتی ہے یعنی اس کی کمر اور اس کے سر کی مانگ اور اس کے ابرو اور اس کا ناک۔

اور اس کے اعضاء میں چار مقامات پر لمبائی پسندیدہ ہوتی ہے اس کا قد اور اس کی گردن اس کے بال اور اس کی انگلیاں۔ اور اس کے اعضاء میں سے چار میں قصر یعنی چھوٹا ہونا پسند کیا جاتا ہے اور یہ چھوٹا ہونا ظاہر کے لحاظ سے نہیں بلکہ معنوی لحاظ سے ہے اور وہ اعضاء اس کی زبان اور اس کے ہاتھ اور اس کے پاؤں اور اسکی آنکھ ہیں۔ یعنی اس کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں زبان فضول گوئی اور زبان درازی سے محفوظ ہو اور ہاتھ شوہر کی نہ پسندیدہ چیزوں کے لینے اور خرچ کرنے سے قاصر ہوں اور پاؤں بہت کم گھر سے باہر نکلتے ہوں۔

اب ان اوصاف میں سے کچھ وصف بھی دنیا کی عورت میں پائے جائیں تو وہ عورت کتنی اچھی تصور کی جاتی ہے جبکہ حور میں بدرجہ اکمل پائے جاتے ہیں جن اوصاف کو اللہ تعالیٰ نے اور اسکے رسول ﷺ نے تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا۔

﴿تشریح حور﴾

والحور جمع حوراء و هي المرأة الشابة الحسناء الجميلة البيضاء شديدة سواد العين.

(حادی الارواح ۲۵۸)

حور، حوراء کی جمع ہے۔ اور حوراء اس عورت کو کہا جاتا ہے جو جوان، حسین و جمیل، سفید رنگ والی اور انتہائی سیاہ آنکھوں والی ہو۔

قال زيد بن اسلم الحوراء التي يحار فيها الطرف. (حادی الارواح ۲۵۸)

زيد بن اسلم کہتے ہیں کہ حوراء اس عورت کو کہا جاتا ہے (چمکیلے چہرے کی وجہ سے) جس کے چہرے پر نظر نہ جم سکے اور متحیر ہو جائے۔

وقال مجاهد الحوراء يحار فيها الطرف من رقة الجلد و صفاء اللون. (حادی)

مجاہد کہتے ہیں حوراء اس عورت کو کہتے ہیں کہ جسکی نرم جلد اور رنگت کی صفائی کی وجہ سے نظر متحیر ہو۔

قال الحسن الحوراء شديد البياض العين شديدة سواد العين. (حادی الارواح ۲۵۸)

حضرت حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ حوراء اس عورت کو کہتے ہیں جس کی آنکھوں کا سفید حصہ انتہائی سفید اور سیاہ حصہ انتہائی سیاہ ہو۔
 قال مجاهد الحور العين التي يحار فيهن الطرف باديامخ سوقهن من وراء ثيابهن و يرى الناظر اجهه في
 كبد احداهن كالمرأة من اقه الجلد و صفاء اللون. (حادی)

حضرت مجاہدؒ کہتے ہیں کہ حور عین وہ ہیں کہ جن کو دیکھ کر نظر حیران ہوگی اور ان کے کپڑوں کے اندر سے بھی ان کی پنڈلی کا گودا نظر آ رہا ہوگا۔ ان کی نرم جلد اور صاف ستھری رنگت کی وجہ سے ان کی جانب دیکھنے والا اپنا چہرہ ان کے جگر میں دیکھے گا جیسا کہ آئینہ میں دیکھتا ہے۔ (حادی الارواح)

﴿تشریح عین﴾

’عین‘ جمع ہے عیناء کی۔ ان عورتوں کو کہا جاتا ہے جن کی آنکھوں میں حسن اور خوبصورتی کی صفات جمع ہوں۔
 حضرت مقاتلؒ کہتے ہیں ’عین‘ خوبصورت آنکھوں والی عورت کو کہتے ہیں۔
 علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ عرب کے لوگ ’عین حوراء‘ اس آنکھ کو کہتے ہیں جس میں سفیدی انتہائی سفید ہو اور سیاہی انتہائی سیاہ ہو۔ (حادی الارواح)

﴿قاصرات الطرف﴾

اللہ تعالیٰ نے حوروں کی تعریف میں تین جگہ ’قاصرات الطرف‘ ذکر فرمایا ہے ایک سورۃ رحمن ۵۶، دوسری جگہ سورۃ صافات ۴۸، تیسری سورۃ ص ۵۲۔

علامہ ابن قیمؒ کہتے ہیں کہ تمام مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ عورت اپنی نگاہیں اپنے ہی خاوندوں پر جمائے رکھیں گی اور کسی غیر کی طرف نظر نہیں اٹھائیں گی۔

عن الحسن قال : قصرن طرفهن على أزواجهن فلا يردن غيرهم و الله ما هن متبرجات ولا متطلعات۔ (حادی الارواح ۲۶۱)

حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ وہ عورت اپنی نگاہیں اپنے خاوندوں پر ہی جمائے رکھیں گی ان سے کسی کی جانب نگاہ نہ پھیریں گی۔ اللہ تعالیٰ کی قسم نہ تو وہ اپنی زینت کو کسی دوسرے کے سامنے ظاہر کرنے والی ہوں گی اور نہ کسی کو جھانکنے والی ہوں گی۔

قال منصور عن مجاهد : قصرن ابصارهن و قلوبهن اا نفسهن على أزواجهن فلا يرد غيرهم.

(حادی الارواح ۲۶۱)

حضرت مجاہدؒ سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ وہ اپنی آنکھوں کو اور اپنے دلوں کو اور اپنے آپ کو اپنے خاوندوں تک ہی محدود رکھیں گی کسی دوسرے کی جانب میلان نہ رکھیں گی۔

﴿اُتراب﴾

اما الاُتراب فجمع تراب و هو لذة الا الانسان -

’اُتراب‘ تراب کی جمع ہے اور یہ انسان کے ہم عمر کو کہتے ہیں۔

قال ابو عبیدہ و ابو اسحاق اقران اسنانہن واحدة. قال ابن عباس و سائر المفسرین مستویات علی

سن واحد و میلاد الشباب و الحسن. (حادی الارواح ۲۶۱)

ابو عبیدہ اور ابو اسحاق کہتے ہیں کہ وہ ہم سر اور ہم عمر ہوں گی ان کی عمریں ایک جیسی ہوں گی۔

حضرت ابن عباسؓ اور دیگر مفسرین کہتے ہیں کہ وہ تمام کی تمام ایک ہی عمر کی تینتیس سال کی ہوں گی حسن و جوانی میں۔

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ وہ بھرپور جوانی اور حسن والی ہوں گی۔ اور انسان کے ہم عمر کو اس کا ’تراب‘ اس لئے کہا جاتا ہے کہ زمین کی مٹی

ایک ہی وقت میں دونوں کو مس کرتی ہے اور قرآن کریم میں یہ بتلانا کہ وہ ہم عمر ہوں گی اس سے یہ واضح کرنا ہے کہ ان میں کوئی بوڑھی نہ

ہوگی کہ جس کا حسن فوت ہو جائے اور نہ ہی کم عمر بچیاں ہوں گی جن سے خواہش پوری نہ کی جاسکے۔ بخلاف مردوں کے ان میں ولدان

بھی ہوں گے۔

﴿عرب﴾

’عرباً‘، جمع عروب و هن المتجبات الی و أزواجهن (حادی)

’عرب‘ یہ جمع ہے عروب کی اور یہ ان عورتوں کو کہا جاتا ہے جو اپنے خاوندوں کو پیار کرنے والی ہوں۔

ابن الاعرابی کہتے ہیں کہ ’عروب‘ وہ عورت ہوتی ہے جو اپنے خاوند کی فرما بردار اور اس کی جانب محبوب ہو۔

(قلت) یرید حسن مواقعتها و ملاطفتها لزوجها عندلجماع.

علامہ ابن قیمؒ کہتے ہیں ’عروب‘ اس سے مراد عورت کا جماع کے وقت اپنے خاوند کے سامنے اچھے انداز سے لیٹنا اور نرمی کرنا مراد

ہے۔

مبردؒ کہتے ہیں کہ ’عروب‘ وہ عورت ہوتی ہے جو اپنے خاوند پر عاشق ہو اس پر اس نے بطور دلیل لبید کا یہ شعر پڑھا،

و فی الحدوج عروب غیر فاحشة

دیا الروادف یغشی دونها البصر

ترجمہ: عورتوں کی سوار یوں میں ایسی عروب عورتیں ہیں جو بدکار نہیں ہیں۔ خوش منظر ہیں، پیچھے رہنے والی ہیں، ان کے علاوہ کسی اور کی

طرف دیکھنے سے اندھیرا چھا جاتا ہے۔

ذکر المفسرون فی تفسیر (العرب) أنهن العراش المتجبات الغنجات الشکلات المتعشقات الغلمات

المفنوجات کل ذلک من ألفاظهم. (حادی الارواح ۲۶۶)

مفسرین کرام نے 'عرب' کی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ بے شک وہ عشق کرنے والی، پیار دلانے والی، ناز نخرے والی، آنکھوں کے سفید حصے میں سرخ ڈورے والی، بہت زیادہ محبت کرنے والی اور بہت زیادہ شہوت والی، یہ سب الفاظ مفسرین سے منقول ہیں۔

﴿کواعب﴾

علامہ ابن قیم تحریر فرماتے ہیں کہ:

فلکواعب جمع کاعب اھی الناهده.

'کواعب' کاعب کی جمع ہے اور وہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کے پستان ابھرے ہوئے ہوں۔

قال الکلبی هن الفلکات اللواتی تکعب ثدیهن و تفلکت. واصل اللفظة من الاستدارة والمراد أن ثدیهن

نواهد الرمان لیست متدلّية لى اسفل وه یسمین نواهد و کواعب. (حادی الارواح ۲۶۷)

حضرت کلبی کہتے ہیں کہ گول پستان ابھرے ہوئے ہوں اس کو کاعب کہتے ہیں۔ اس لفظ کا اصل معنی گولائی ہے اور مراد یہ ہے کہ

اس کے پستان انار کی طرح ابھرے ہوئے ہوں گے نیچے کی جانب لٹکے ہوئے نہ ہوں گے اور ایسی عورت کو 'نواهد' اور کواعب کہا جاتا ہے۔

﴿خیرات حسان﴾

'خیرات' جمع ہے خیرۃ کی اور 'حسان' جمع ہے حسنة کی۔ پس وہ اچھی صفات اور اعلیٰ اخلاق اور عادات والی ہوں گی، خوبصورت

چہرہ والی ہوں گی۔

عن عبد الله قال : لكل مسلم خيرة ولكل خيرة خيمة أربعة وأبواب يدخل عليها في كل يوم من كل باب

تحفة و هدية و كرامة لم تكن قبل ذالك لا ترحات ولا ذفرات ولا نجرات ولا طمحات. (حادی الارواح ۲۶۸)

حضرت وکیع نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہر مسلمان کو خیرہ ملے گی

اور ہر خیرہ کیلئے خیمہ ہوگا اور ہر خیمہ کے چار دروازے ہوں گے ان میں سے ہر دروازے سے ہر دن ایسے تحفہ اور ہدیہ اور بزرگی لے کر

فرشتے داخل ہوں گے جو اس سے پہلے اس کو نہ ملے ہوں گے۔ وہ عورتیں نہ پریشان ہوں گی اور نہ وہ بدبو دار ہوں گی اور نہ ان کے منہ سے

بدبو آئے گی اور نہ خاوند کے علاوہ کسی کی جانب نظر اٹھانے والی ہوں گی۔

﴿حوروں کے حسن پر جامع حدیث﴾

عن الحسن عن أبيه عن ام سلمة قالت قلت يا رسول الله ﷺ أخبرني عن قول الله عز وجل (حور عین)

قال حور بیض عین ضحاک العیون شقر الحوراء بمنزلة جناح النسر.

قلت أخبرني عن قوله عز وجل (كأنهم لؤلؤ مكنون) قال صفاؤهن صفاء الدر الذي في الاصداف الذي

لم تمسه الأيدي قلت يا رسول الله أخبرني عن قوله عز وجل (فيهن خيرات حسان) قال خيرات الاخلاق

حسان الوجوه قلت یا رسول اللہ ﷺ أخبرنی عن قوله عز وجل (كأنهن بیض مكنون) قال رقتهن كرقعة الجلد الذى رأيتہ فی داخل البیضة مما یلى القشر وهو الغرقى. قلت یا رسول اللہ ﷺ أخبرنی عن قوله عز وجل (عرباً أتراباً) قال هن اللواتی قبضهن فی دار الدنیا عجائز رمضاً شمطاً خلقهن الله بعد الكبر فجعلن عذارى عرباً متعشقات متحبات أتراباً علی میلاد واحد قلت یا رسول الله. نساء الدنیا الفضل أم الحور العین؟ قال بل نساء الدنیا أفضل من الحور لفضل الظہارة علی البطانة. قلت یا رسول الله و بما ذالك؟

قال بصلاتهن و صیامهن و عبادتہن اللہ تعالیٰ ألبس الله وجوههن النور و أجسادهن الحریر بیض الألوان خض الثیاب صغر الحلی مجامرهن الدر و أمشاطن الذهب یقلن. نحن الخالدات فلا نموت، و نحن الناعمات فلا تبأس أبداً و نحن المقیمات فلا نظعن أبداً. و نحن الراضیات فلا نسخط أبداً طوبی لمن کنالہ و کان لنا.

(رواہ الطبرانی، حادی الارواح ۲۶۸)

ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے ارشاد حور عین کے متعلق مجھے کچھ بتادیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حور کا معانی موٹی آنکھوں والی دلچسپ سیاہ اور سفید آنکھوں والی گدھ کے پروں کی طرح۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ارشاد خداوندی 'کانہم لؤلؤ مكنون' کے بارے میں وضاحت کر دیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کی صفائی اس موتی کی طرح ہوگی جو پیپی میں ہو اور اس کو کسی نے ہاتھ سے نہ چھوا ہو۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے ارشاد خداوندی 'فیہن خیرات حسان' کے بارے میں بتادیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ خیرات کا مطلب ہے کہ وہ اخلاق کے لحاظ سے اعلیٰ اور حسان کا معنی ہے کہ وہ چہرے کے لحاظ سے خوبصورت ہوں گی۔ میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے 'کانہن بیض مكنون' کی تفسیر بتادیں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کی باریکی ایسی ہوگی جیسے انڈے کے اندر اس جھلی کی باریکی آپ دیکھتی ہیں جو کہ چھلکے کے قریب ہو فرماتی ہیں میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے 'عرباً أتراباً' کے بارے میں بتائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ عورتیں جو اس دنیا سے بوڑھی کمزور نظر اور کمزور اعضا والی قبض کی گئیں ان کو اللہ تعالیٰ بڑھاپے کے بعد پیدا کرے گا تو ان کو کنواری بنادے گا۔

﴿دنیوی عورتوں کو حوروں پر فضیلت﴾

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ دنیا کی عورتیں افضل ہیں یا حور عین۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ حور عین سے دنیا کی عورتیں اس طرح افضل ہیں جس طرح ظاہر کاریشم استر سے افضل ہوتا ہے فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے وجہ پوچھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ان کی نمازوں، روزوں اور ان کا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو نور اور جسموں کو ریشم کا لباس پہنائے گا۔ ان کے جسم حیران کر دینے والے ہوں گے۔ گورے رنگ والی ہوں گی سبز لباس والی ہوں گی پیلے زیورات والی ہوں گی (خوشبو کی) انگلیٹھیاں موتی کی طرح ہوں گی اور ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی یہ کہہ رہی ہوں گی،

نحن الخالدات فلا نموت

و نحن الناعمات فلا تبأس أبداً

و نحن المقيّمات فلا نظعن أبداً

و نحن الراضيات فلا نسخط أبداً

طوبیٰ لمن کنا له و کان لنا

ترجمہ: ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی مریں گی نہیں۔ اور ہم ناخن رے والیاں ہیں کبھی بد حالی کا شکار نہ ہوں گی۔ اور ہم ٹھہرنے والی ہیں کبھی کسی جگہ کوچ کر کے نہ جائیں گی۔ اور ہم راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی۔ سعادت ہے اس شخص کیلئے جس کیلئے ہم ہیں اور وہ ہمارے لئے ہے۔

حضرت حبان بن ابی جہلہؓ کہتے ہیں کہ دنیا کی عورتیں جب جنت میں داخل ہوں گی تو ان کو دنیا میں نیک اعمال کرنے کی وجہ سے حوروں پر فضیلت عطا فرمائی جائے گی (درجہ میں بھی اور حسن میں بھی)۔

اما قرطبیؒ کہتے ہیں کہ یہ بات حضور ﷺ سے مرفوعاً روایت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا 'ان الادمیات افضل من الحور العين بسبعین الف ضعف'۔ دنیوی عورتیں حوروں سے ستر ہزار گنا افضل ہوں گی۔ (تذکرہ القرطبی ج ۲ ص ۷۷)

﴿جنت میں دو دنیوی عورتوں کے حسن کا منظر﴾

عن أبى هريرة قال حدثنا رسول الله ﷺ وهو فى طائفة من أصحابه فذكر حديث الصور و فيه (فأقول يا رب و عدتنى الشفاعة فعشفنى فى اهل الجنة يدخلون الجنة، فيقول الله قد شفعتك و أذنت لهم فى دخول الجنة) و كان رسول الله ﷺ يقول : و الذى بعثنى بالحق ما أنتم فى الدنيا باعرف بازواجكم و مساكنكم من اهل الجنة بازواجهم و مساكنهم، فيدخل رجل منهم على اثنتين و سبعين زوجة مما ينشئ الله و ثنتين من ولد آدم لهما فضيل على من أنشأ الله لعبادتهما الله عز و جل فى الدنيا يدخل على الاولى منهما فى غرفة من ياقوتة على سرير من ذهب مكلل بالؤلؤ عليه سبعون زوجاً من سندس و استبرق و انه ليضع يده بين كتفيها ثم ينظر الى يده من صدرها و من وراء ثيابها و جلدها و لحمها و انه لينظر الى مخ ساقها كما ينظر احدكم الى السلك فى قصبة الياقوت، كيدة لهما مرآة و كبدها له مرآة فيينا هو عندها لا يملها و لا تملها و لا يأتيها من مرآة الا و جدها عذراء ما يفتقر ذكره و لا يشتكى قبلها، فيينا هو كذا لك اذنودى انا قد عرفنا أنك لا تمل و لا تمل الا أنه لا منى الا منية الا أن تكون له ازواج غيرها فتخرج فتأتيهن واحدة واحدة كلما جاء واحدة قالت و الله ما فى الجنة شيء أحسن منك و ما فى الجنة شيء أحب الى منك. (حادى الارواح ٢٦٩)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اور آپ ﷺ اپنے صحابہؓ کی جماعت میں تھے تو آپ ﷺ نے

حدیث صور، ذکر فرمائی اور اس میں یہ الفاظ بھی ہیں پس میں نے کہا اے میرے پروردگار تو نے میرے ساتھ شفاعت کا وعدہ فرمایا ہے تو میری شفاعت اہل جنت کے بارے میں قبول فرما کر ان کو جنت میں داخل فرما دے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا بے شک میں نے تیری شفاعت قبول کر لی۔ اور ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دی جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے تم دنیا میں اپنے گھروں اور بیویوں کو اتنا نہیں پہچانتے جتنا کہ جنت والے اپنی رہائش گاہوں اور بیویوں کو پہچانتے ہیں۔ پس ان میں سے ہر شخص بہتر بیویوں پر دخول کرے گا جو اللہ تعالیٰ ان کیلئے پیدا فرمائے گا۔ ان میں دو بیویاں آدم کی اولاد میں سے ہوں گی۔ ان کو باقی تمام عورتوں پر فضیلت ہوگی جن کو اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا اور یہ فضیلت ان کو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی وجہ سے حاصل ہوگی۔

جنتی جب ان دونوں میں سے پہلی بیوی کے پاس جائے گا تو وہ یا قوت سے بنے ہوئے کمرے میں سونے سے بنے ہوئے تخت پر بیٹھی ہوئی ہوگی جو موتیوں سے مرصع کیا گیا ہوگا۔ اور اس نے باریک اور موٹے ریش کے ستر جوڑے پہنے ہوں گے۔ (وہ عورت اتنی حسین ہوگی) کہ وہ جنتی جب اپنا ہاتھ اس عورت کے کندھے پر رکھے گا تو اس عورت کے کپڑوں اور جلد اور گوشت کے باوجود اپنا ہاتھ اس کے سینے کے اندر دیکھے گا اور بے شک اس کی پنڈلی کا گودا دیکھے گا جیسا کہ تم میں سے کوئی اس دھاگے کو دیکھتا ہے جو کھوکھلے یا قوت میں پرویا جاتا ہے۔ اس آدمی کا جگر اس عورت کیلئے اور اس عورت کا جگر اس آدمی کیلئے شیشیہ ہوگا۔ پس وہ آدمی اس عورت کی موجودگی میں اور وہ عورت اس مرد کی موجودگی میں اکتائیں گے نہیں اور جس مرتبہ بھی اس عورت کے پاس جائے گا تو اس کو کنواری ہی پائے گا۔ نا تو مرد کے آلہ تناسل میں فتور آئے گا اور نہ ہی اس عورت کی شرمگاہ کے متعلق اس کو کوئی شکایت ہوگی۔ پس وہ اس حال میں ہوں گے کہ آواز دی جائے گی بیشک ہم نے جان لیا ہے کہ یقیناً نہ تو اکتایا ہوا ہے نہ ہی وہ عورت اکتائی ہے مگر بیشک یہاں نہ منی کا نزول ہے اور نہ ہی موت ہے۔ مگر یہ کہ اس کے علاوہ بھی بیویاں ہوں گی تو وہ عورت چلی جائے گی پھر اس مرد کے پاس اس کی بیویوں میں سے ایک ایک کر کے آئیگی۔ جب کبھی ان میں سے کوئی اس کے پاس آئیگی تو کہے گا اللہ کی قسم جنت میں تجھ سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں ہے۔ اور نہ ہی جنت میں موجود کوئی چیز مجھے تجھ سے زیادہ محبوب ہے۔

﴿دنوی عورت کا جنت میں ایک عجیب منظر﴾

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا دوست ایک تخت پر جلوہ افروز ہوگا۔ اس تخت کی بلندی پانچ سو سال کے سفر کے برابر ہوگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: **و فرش مرفوعة** (اور تخت ہوں گے بلند)۔ فرمایا کہ یہ تخت یا قوت احمر کا ہوگا۔ اس کے زمر داخضر کے دو پر ہوں گے اور تخت پر ستر بچھونے ہوں گے۔ ان سب کا ڈھانچہ نور کا ہوگا اور ظاہر کا حصہ باریک ریشم کا ہوگا اور استر موٹے ریشم کا ہوگا۔ اگر اوپر کے حصے کو نیچے کی طرف لٹکایا جائے تو چالیس سال کی مقدار کو بھی نہ پہنچے۔ اس تخت پر ایک جملہ عروسی ہوگا جو لوگوں کو موتی سے بنا ہوگا۔ اس پر نور کے ستر پردے ہوں گے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: **ہم و ازواجہم فی ظلال علی الارائك متکئون**۔ جنتی حضرات اور ان کی بیویاں سائیں میں تجلات عروسی میں ٹیک لگائے بیٹھے ہوں گے۔

یہاں سانیوں سے مراد درختوں کے سائے نہیں۔ یہ جنتی اس طرح سے اپنی بیوی سے بغلیگر ہوگا کہ نہ بیوی اس سے سیر ہوگی نہ مرد اس سے سیر ہوگا۔ یہ بغلیگری کا عرصہ چالیس سال تک کا ہوگا۔ اچانک یہ اپنا سر اٹھائے گا تو دیکھے گا کہ ایک اور بیوی اس کو جھانک لے گی اور اس کو پکار کر کہے گی۔ ”اے دوستِ خدا! کیا ہمارا آپ میں حصہ نہیں؟“ جنتی کہے گا۔ ”اے میری محبوبہ تم کون ہو۔“

وہ کہے گی۔ ”میں ان بیویوں میں سے ہوں جنکے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَلَدِينَا مَزِيد“ (ہمارے پاس اور بھی ہیں)۔“ چنانچہ اس کا وہ تخت یا سونے کے پروں والی وہ کرسی اڑ کر اس بیوی تک پہنچ جائے گی۔ جب یہ جنتی اپنی اس بیوی کو دیکھے گا تو وہ اس پہلی بیوی سے نور کے ایک لاکھ حصے زیادہ حسیں ہوگی۔ یہ اس سے چالیس سال بغلیگر رہے گا۔ نہ یہ اس سے اکتاتی ہوگی اور نہ وہ اس سے اکتاتا ہوگا۔ جب یہ اس سے سراٹھا کر دیکھے گا اس کے محل میں ایک نور اشکارا مارے گا تو یہ حیران اور ششدر رہ جائے گا اور کہے گا۔ ”سبحان اللہ! کیا کسی شان والے فرشتے نے جھانک کر دیکھا ہے یا ہمارے پروردگار نے اپنی زیارت کرائی ہے؟“ فرشتہ اس کو جواب دے گا جبکہ یہ جنتی نور کی ایک کرسی پر بیٹھا ہوگا اور اس کے اور فرشتے کے درمیان ستر سال کا فاصلہ ہوگا۔ یہ فرشتہ باقی دربان فرشتوں کے پاس ہوگا۔

”نہ تو کسی فرشتے نے تیری زیارت کی ہے اور نہ ہی تجھے تیرے پروردگار عزوجل نے جھانک کر دیکھا ہے۔“

وہ پوچھے گا۔ ”تو پھر یہ نور کس کا تھا؟“

فرشتہ کہے گا۔ ”تیری دنیا کی بیوی ہے۔ یہ بھی جنت میں تیرے ساتھ ہے۔ اسی نے آپ کی طرف جھانک کر دیکھا ہے اور آپ کے بغلیگر ہونے پر مسکرائی ہے۔ یہ جو آپ نے اپنے گھر میں دیکھا ہے، اس کے دانتوں کا چمکتا ہوا نور ہے۔“

چنانچہ یہ جنتی اس کی طرف اپنا سر اٹھا کر دیکھے گا تو وہ کہے گی ”اے ولی اللہ! کیا ہمارا آپ میں کوئی نصیب نہیں؟“

وہ پوچھے گا۔ ”اے میری دوست آپ کون ہیں؟“

وہ کہے گی۔ ”اے ولی اللہ! میں ان بیویوں میں سے ہوں جن کے متعلق اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں: **فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا**

اخْفَى لَهُمْ مِنْ قَرَّةٍ اَعْيَن (کوئی جی نہیں جانتا کہ ان جنتیوں کے لئے کیا کیا آنکھوں کی راحتیں چھپا کر رکھی ہوئیں ہیں)۔“

فرمایا کہ چنانچہ اس کا وہ تخت اڑ کر اس کے پاس پہنچ جائے گا۔ جب یہ اس سے ملاقات کرے گا تو یہ اس آخری بیوی سے نور کے اعتبار سے ایک لاکھ گنا بڑھ کر ہوگی۔ کیونکہ اس عورت نے دنیا میں روزے بھی رکھے تھے، نمازیں پڑھی تھیں اور اللہ عزوجل کی عبادت بھی کی تھی۔ یہ جنت میں داخل ہوگی تو جنت کی تمام عورتوں سے افضل ہوگی۔ کیونکہ وہ تو محض پیدا کی ہوئی ہوں گی (اور اس نے دنیا میں عبادت کی ہوگی) یہ جنتی اس سے چالیس سال تک بغلیگر ہوگا۔ نہ وہ تھکے گی اور نہ وہ اس سے سیر ہوگا۔

جب یہ جنتی کے سامنے کھڑی ہوگی اس نے یا قوت کے پازیب پہن رکھے ہوں گے۔ جب اس سے قربت کی جائے گی تو اس کے پازیبوں سے جنت کے ہر پرندے کی حسیں آوازیں سنی جائیں گی۔ جب وہ اس کی ہتھیلی کو مس کرے گا تو وہ ہڈی کے گودے سے زیادہ نرم ہوگی اور اس کی ہتھیلی سے جنت کے عطر کی خوشبو سونگھے گا۔ اس پر نور کی ستر پوشائیں ہوں گی۔ اگر ان میں سے کسی ایک اوڑھنی کو پھیلا دیا

جائے تو مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو روشن کر دے۔ ان کو نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ پوشاکوں پر کچھ سونے کے کنگھن ہوں گے، کچھ چاندی کے کنگھن ہوں گے اور کچھ لؤلؤ کے کنگھن ہوں گے۔

یہ پوشاکیں مکڑی کے جال سے زیادہ باریک ہوں گی اور اٹھانے میں تصویر سے زیادہ ہلکی ہوں گی۔ ان پوشاکوں کی نفاست اتنی زیادہ ہوگی کہ اس بیوی کی پنڈلی کا گودا بھی نظر آتا ہوگا اور اس کی رقت ہڈی، گوشت اور جلد کے پیچھے سے چمکتی ہوگی۔ پوشاکوں کی دائیں آستین پر نور سے یہ لکھا ہوگا:

الحمد لله الذی صدقنا وعده۔ (سب تعریفیں اس اللہ کی ہیں جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کر دیا)۔

اور بائیں آستین پر نور سے یہ لکھا ہوگا:

الحمد لله الذی اذهب عن الحزن۔ (سب تعریفیں اس اللہ کی ہیں جس نے ہم سے غم دور کر دیا)۔

اس کے جگر پر نور سے لکھا ہوگا۔ حبیبی انا لک لا ارید بک بدلاً۔ (اے میرے دوست! میں آپ کی ہوں، میں آپ کی جگہ کسی اور کو نہیں چاہتی)۔

اس عورت کا سینہ مرد کا آئینہ ہوگا۔ یہ عورت یا قوت کی طرح صاف و شفاف ہوگی، حسن میں مرجان ہوگی، سفیدی میں محفوظ رکھے ہوئے انڈے کی طرح ہوگی، اپنے خاوند کی عاشق ہوگی، پچیس سال کی عمر میں ہوگی، کشادہ دانتوں والی ہوگی، اگر مسکرائے گی تو اس کی دانتوں کا نور چمک اٹھے گا۔ اگر مخلوق اس کی گفتگو سن لیں تو اس پر سب نیک و بد دیوانے ہو جائیں۔ جب یہ جنتی کے سامنے کھڑی ہوگی تو اس کی پنڈلی کا نور اور حسن اس کے قدموں سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا۔ اور اس کی ران کا نور (اور حسن) اس کی پنڈلی سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا، اور اس کی سرین کا حسن اور نور اس کی رانوں سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا، اور اس کے پیٹ کا حسن اور نور اس کی سرینوں سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا، اور اس کے سینے کا حسن اور نور اس کے پیٹ سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا، اور اس کے چہرے کا حسن اور نور اس کے سینے سے ایک لاکھ گنا زیادہ ہوگا۔

اگر یہ دنیا کے سمندروں میں اپنا لعاب ڈال دے تو یہ سب شیریں ہو جائیں۔ اگر یہ اپنے گھر کی چھت سے دنیا کی طرف جھانک کر دیکھ لے تو اس کا نور اور حسن سورج اور چاند کے حسن کو ماند کر دے۔ اس پر یا قوت احمر کا ایک تاج ہوگا جس میں دُرِ مرجان کا جڑاؤ ہوگا۔ اس کے دائیں طرف اس کے بالوں کی ایک لاکھ زلفیں ہوں گی۔ یہ زلفیں بعض تو نور کی ہوں گی، بعض یا قوت کی، بعض لؤلؤ کی اور بعض زبرجد کی، اور بعض مرجان کی اور بعض جواہر کی۔ ان کو زمرہ احضر اور احمر کے تاج پہنائے گئے ہوں گے۔ رنگارنگ کے موتی ہوں گے جن سے ہر طرح کی خوشبو پھوٹی ہوگی۔ جنت کی ہر خوشبو اس کے بالوں کے نیچے ہوگی۔ ہر ایک زلف کے درو جواہر چالیس سال کی مسافت سے چمکتے نظر آئیں گے۔ بائیں طرف بھی ایسا ہی ہوگا۔ اس کی کچھلی طرف ایک لاکھ مینڈھیاں اس کے سینے پر پڑتی ہوں گی، پھر اس کی سرین پر پڑتی ہوں گی، پھر اس کے قدموں تک لٹکتی ہوں گی۔ حتیٰ کہ وہ ان کو کستوری پر گھسیٹتی ہوں گی اس کے دائیں طرف ایک لاکھ نوکرانیاں ہوں گی۔ ہر زلف ایک نوکرانی کے ہاتھ میں ہوگی (جس کو اس نے اٹھا رکھا ہوگا) اور اس کے بائیں طرف بھی ایسا ہی ہوگا۔

پھر اس کی پشت کی طرف بھی ایک لاکھ نوکرانیاں ہوں گی۔ ہر ایک نوکرانی نے اس کے بالوں کی ایک لٹھ اٹھا رکھی ہوگی۔ اس کی بیوی کے آگے ایک لاکھ نوکرانیاں چلتی ہوں گی۔ ان کے پاس موتیوں کی انگوٹھیاں ہوں گی جن میں آگ کے بغیر بخور جلتے ہوں گے اور ان کی خوشبو جنت میں سو سال کی مسافت تک پہنچتی ہوگی۔ اس کے گرد سدا رہنے والے لڑکے ہوں گے۔ ان پر کبھی موت نہیں آئے گی۔ گویا کہ وہ موتی ہوں گے جو اپنی کثرت کی وجہ سے بکھر گئے ہوں گے۔ یہ بیوی اللہ تعالیٰ کے دوست کے سامنے کھڑی ہو کر اس کی خیریت اور سرور کا مزہ لے رہی ہوگی اور اس سے سرور ہو کر اس پر فدا ہو رہی ہوگی پھر اس سے کہے گی۔ ”اے اللہ کے دوست! آپ رشک و سرور میں اور ملاحظہ فرمائیے۔“

پھر وہ اس کے سامنے ایک ہزار طرح کی چال کے ساتھ چل کر دکھائے گی۔ ہر ایک چال میں نور کی ستر پوشائیں نمودار ہوتی رہیں گی۔ اس کے بالوں کو سلجھانے والی اس کے ساتھ ہوں گی۔ جب وہ چلے گی تو ناز و نخرے سے چلے گی، بل کھا کر چلے گی، شرم کو درمیان سے اٹھا کر چلے گی، رقص کرتے ہوئے چلے گی۔ اس پر خوبصورت ہو کر خوشی اور مستی دکھائے گی اور مسکرائے گی۔ جب وہ کسی کی طرف مائل ہوگی تو اس کی کنیریں اس کے بالوں کے ساتھ گھوم جائیں گی اور اس کی مینڈھیاں بھی ساتھ ہی گھوم جائیں گی اور دونوں طرف کی نوکرانیاں بھی ساتھ ہی گھوم جائیں گی۔

جب وہ گھومے گی تو اس کی کنیریں بھی ساتھ ہی گھوم جائیں گی۔ جب وہ اپنا رخ سامنے کرے گی تو وہ بھی رخ سامنے کر لیں گی۔ اللہ جل شانہ نے اس کو ایسی شکل میں (جنت میں جانے کیلئے دوسری بار) اس طرح پیدا کیا ہوگا کہ وہ اپنا رخ زیبا سامنے کرے گی تو وہ بھی سامنے رہے اور اگر پشت پھیرے تو بھی اس کا چہرہ سامنے رہے۔ نہ اس کا چہرہ خاوند سے ہٹے گا نہ اس سے غائب ہوگا۔ جنتی اس کی ہر شے دیکھے گا۔ جب وہ ایک لاکھ انداز سے چلنے کے بعد بیٹھے گی تو اس کے سیرین تخت سے باہر نکل رہے ہوں گے اور اس کی زلفیں اور مینڈھیاں لٹک رہی ہوں گی۔

ان پر کیف مناظر حسن کو دیکھ کر ولی اللہ ایسا بے چین و بے قرار ہوگا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے موت نہ آنے کا فیصلہ نہ کیا ہوتا تو یہ خوشی کے مارے مر جاتا، اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو طاقت برداشت نہ دی ہوتی تو یہ اس کی طرف اس خوف سے دیکھ بھی نہ سکتا کہ اس کی بینائی نہ کھو جائے۔ یہ اپنے خاوند سے کہے گی۔ ”اے ولی اللہ! خوب عیش کرو، جنت میں موت کا نام و نشان نہیں۔“ (ترجمہ انوار)

(بستان الواعظین ابن جوزی صفحہ نمبر ۱۹۴ تا ۱۹۶)

﴿دنوی عورتوں کی حوروں پر عبادت سے فوقیت﴾

حضرت علیؑ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان فی الجنۃ لمجتمعاً للحوار العین یرفعن بالصوات لم تسمع الخلاق بمثلھا یلقن۔

”جنت میں حور عین کی ایک مجلس ہوا کرے گی۔ یہ ایسی خوبصورت آواز میں گیت گائیں گی کہ مخلوقات نے ان جیسی نغمہ سرائی کبھی نہ

سنی ہوگی۔ یہ کہیں گی:

نحن الخالدات فلا نموت
و نحن الناعمات فلا تبأس أبداً
و نحن الراضيات فلا نسخط أبداً
طوبى لمن كنا له و كان لنا

ترجمہ: ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی مریں گی نہیں۔ اور ہم نازخ رہنے والیاں ہیں کبھی بد حالی کا شکار نہ ہوں گی۔ اور ہم راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی۔ سعادت ہے اس شخص کیلئے جس کیلئے ہم ہیں اور وہ ہمارے لئے ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب حور عین یہ ترانہ کہیں گی تو دنیا کی عورتیں ان کے جواب میں یہ ترانہ کہیں گی:

نحن المصلیات و ما صلیتن
و نحن الصائمات و ما صمتن
و نحن المتوضأت و ما توضأتن
و نحن المتصدقات و ما تصدقتن

”ہمیں نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے اور تم نے نمازیں نہیں پڑھیں۔ ہم نے روزے رکھے ہیں اور تم نے روزے نہیں رکھے، ہم نے وضو کئے ہیں اور تم نے وضو نہیں کیے، ہم نے زکوٰۃ اور صدقات ادا کئے ہیں اور تم نے نہیں کئے۔“
حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ اس جواب کے ساتھ دنیا کی عورتیں غالب آجائیں گی۔ (الذکرہ القرطبی)

﴿دنیوی بوڑھی عورتوں کا جنت میں جوان ہونا﴾

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

انا انشأناهن انشاءً فجعلناهن ابكاراً عرباً اتراباً (سورة واقعه)

”بیشک ہم ان عورتوں کو ایک خاص انداز میں پیدا کریں گے، پھر ہم ان کو کنواریاں پیار دلانے والی ہم عمر بنائیں گے۔“
آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس سے انسانی عورتیں مراد ہیں۔

حضرت کلبیؒ اور مقاتلؒ نے کہا۔ ”یعنی یہ دنیا والی عورتیں ہوں گی جو ادھیڑ عمر اور بوڑھی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا میں پہلے ان کو پیدا کرنے کے بعد جب وہ ادھیڑ عمر اور بوڑھی ہو جائیں گی تو قیامت کے دن ان کو دوبارہ جوان پیدا کیا جائے گا۔“

اس تفسیر کی تائید حضرت انسؓ کی مرفوع حدیث سے ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **هن عجائز کم العمش الرمض**.
”کہ وہ تمھاری بوڑھی، کم نظر اور کم اعضاء والی عورتیں ہوں گی۔“

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ:

”حضور ﷺ ایک مرتبہ میرے پاس شریف لائے۔ اُس وقت میرے پاس ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے سوال

فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا، یہ میری خالہ ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا، یاد رکھو جنت میں بوڑھیاں داخل نہ ہوں گی۔ یہ ارشاد سن کر اس بوڑھیا کو اس قدر پریشانی لاحق ہوئی جس قدر اللہ نے چاہا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ”انا انشاءناھن انشاء“ (بے شک ہم ان کو نئے سرے سے پیدا کریں گے)۔

آدمؑ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حسن بصریؒ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لا یدخل الجنة العجز۔ ”کہ بوڑھیاں جنت میں داخل نہ ہوں گی۔“ تو وہ بوڑھی رو پڑی۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا۔ خبرھا انھا لیست بعجوزاً ”اس کو بتاؤ کہ وہ اس دن بوڑھی نہ ہوگی۔ انھا یومئذ لشابة“ وہ اس دن جوان ہوگی۔“ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ ان انشاءناھن انشاء۔ (حادی الارواح)

حور کی تخلیق

﴿حوروں کو زعفران سے پیدا کیا گیا ہے﴾

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الحور العین خلقن من الزعفران

”حور عین کو زعفران سے پیدا کیا گیا ہے۔“ (یہیقی)

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حور عین کو زعفران سے پیدا کیا گیا ہے۔ (طبرانی)

﴿حوروں کو آدم و حوا علیہما السلام نے نہیں جنا﴾

قال ابو سلمة بن عبد الرحمن : ان ولی اللہ فی الجنة عروساً لم یلدھا آدم ولا حواء ولكن خلقت من

زعفران۔ (حادی الارواح ۲۷۴)

”حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن (تابعی) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دوست کیلئے جنت میں ایسی بیوی ہوگی جس کو آدم و حوا

علیہما السلام نے نہیں جنا بلکہ وہ تو زعفران سے پیدا کی گئی۔“

﴿حور کو مٹی سے نہیں بنایا گیا﴾

حضرت زید بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حور عین کو مٹی سے پیدا نہیں کیا بلکہ کستوری، کافور اور زعفران سے پیدا کیا

ہے۔ (البدرا السافرة)

﴿حور کی مشک عنبر اور نور سے تخلیق﴾

حضور ﷺ سے حوروں کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ ان کو کس چیز سے بنایا گیا ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من ثلاثة اشياء اسفلهن من المسك و او سطهن من العنبر و اعلاهن من الكافور و شعورهن و حواجبهن سواد خط من نور.

”تین چیزوں سے پیدا کی گئیں ہیں۔ ان کا نچلا حصہ مشک (کستوری) کا ہے اور درمیانہ حصہ عنبر کا ہے اور اوپر کا حصہ کافور کا ہے۔ ان کے بال اور ابرو سیاہ نور سے ان کا خط کھینچا گیا ہے۔“ (ترمذی کذا فی التذکرۃ)

﴿حوروں کی تخلیق کے بعد ان پر خیمے نصب کرنا﴾

حضور اقدس ﷺ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت جبریلؑ سے پوچھا اور کہا کہ مجھے بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ حور عین کو کس طرح پیدا فرماتے ہیں تو انہوں نے فرمایا:

”اے محمد ﷺ! یخلقهن الله من قضبان العنبر والزعفران نصرو بات عليهن الخيام، اول ما يخلق الله منهن نهذاً من مسك اذ فرابيض عليه يلتام البدن.

”اللہ عزوجل ان کو عنبر اور زعفران کی شاخوں سے پیدا فرماتے ہیں، پھر ان کے اوپر خیمے نصب کر دیئے جاتے ہیں۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کے پستانوں کو خوشبودار گورے رنگ کی کستوری سے پیدا فرماتے ہیں، اس پر باقی بدن کی تعمیر کرتے ہیں۔“ (تذکرۃ القرطبی)

﴿حوروں کے بدن کے مختلف حصے کس چیز سے بنائے گئے ہیں﴾

وروی عن ابن عباس أنه قال : خلق الله الحور العين من اصابع رجليها الى ركبتيها من الزعفران، ومن ركبتيها الى ثدي من المسك الأزفر و من ثدي الى عنقها من العنبر الأشهب و من عنقها الى رأسها من الكافر الأبيض . عليها سبعون الف حلة مثل شقائق النعمان اذا أقبلت يتلأ لأوجها نورا ساطعا كما تتلأ لأشمس لأهل الدنيا و اذا أقبلت يرى كبدها من رقعة ثيابها و جلدها . و في رأسها سبعون ألف زوابة من المسك الأزفر ولكل زوابة منها وصيفة ترفع زيلها وهي تناوي هذا ثواب اولياء جزاء بما كانوا يعملون . (التذكرة ٥٦٠)

”حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حور عین کو پاؤں کی انگلیوں سے اس کے گھٹنے تک زعفران سے بنایا ہے اور اس کے سینے سے گردن تک شعلہ کی طرح چمکنے والے عنبر سے بنایا اور اس کی گردن سے سر تک سفید کافور سے تخلیق کیا ہے اور اس کے اوپر گل لالہ جیسی ستر پوشاکیں ہوں گی۔ جب وہ سامنے آتی ہے تو اس کا چہرہ زبردست نور سے ایسے چمک اٹھتا ہے جیسے دنیا والوں کیلئے سورج چمکتا ہے اور جب وہ سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ کا اندرونی حصہ لباس اور جلد کی باریکی کی وجہ سے دکھائی دیتا ہے۔ اس کے سر میں خوشبودار کستوری کے بالوں کی چوٹیاں ہیں۔ ہر ایک چوٹی کو اٹھانے کیلئے ایک خدمتگار ہوگی جو اس کے کنارے کو اٹھانے والی ہوگی۔ یہ حور کہتی ہوگی یہ انعام ہے دوستوں کا اور بدلہ ہے ان اعمال کا جو بجالاتے تھے۔“

﴿قطراتِ رحمت سے حوروں کی تخلیق﴾

وقد بلغنا في الرواية : ان سحابة مطرت من العرش فخلقن من قطرات الرحمة ثم ضرب على كل واحدة خيمة على شاطئ الانهار سعتها أربعون ميلا وليس لها باب، حتى اذا حل ولى الله بالخيمة انصدعت الخيمة عن باب يعلم الى الله أن ابصار المخلوقين من الملائكة والخدم لم تأخذها و هي مقصورة قد قصر بها عن أبصار المخلوقين والله اعلم. (التذكرة في احوال الموتى ٥١٩)

”حضرت ابو الاحوصؒ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک بدلی نے عرش سے بارش برسائی تو ان کے قطراتِ رحمت سے حوروں کو پیدا کیا گیا۔ پھر ان میں سے ہر ایک پر نہر کے کنارے ایک خیمہ نصب کر دیا گیا۔ اس خیمے کی چوڑائی چالیس میل ہے۔ اس کا کوئی دروازہ نہیں ہے۔ جب اللہ کا دوست (اس کے پاس) خیمہ میں جانا چاہے گا تو اس خیمہ کو راستہ ہو جائے گا تا کہ وہی کو اس کا علم ہو جائے کہ فرشتوں اور خدمتگاروں کی مخلوق کی نگاہوں نے اس حور کو نہیں دیکھا۔ یہ حوریں ایسی ہیں جو مخلوقات کی نگاہوں سے بالکل اوجھل ہیں۔

﴿جنت کے گلابوں سے حوروں کی تخلیق﴾

حضرت رباع قیسیؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن دینارؒ سے سنا کہ آپؒ نے فرمایا: (جنات النعیم) جنات الفردوس اور جنات عدن کے درمیان واقع ہیں۔ ان میں ایسی حوریں ہیں جو جنت کے گلاب سے پیدا کی گئیں ہیں۔ ان سے پوچھا گیا کہ ان (جنات النعیم) میں کون داخل ہوگا؟ تو فرمایا۔ وہ حضرات جو گناہ کا ارادہ نہیں کرتے۔ جب وہ میری عظمت کو یاد کرتے ہیں تو مجھے اپنے سامنے پاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو میرے خوف و خشیت میں پروان چڑھتے ہیں۔ (صفة الجنة ابن ابی الدنيا)

﴿حوروں پر فرشتوں کا خیمے نصب کرنا﴾

قال ابن ابی الحواری سمعت أبا سليمان يقول : ينشاء خلق حور العين انشاء فاذا تكامل خلقهن ضرب عليهن الملائكة الخيام. (حادی الارواح ٢٤٤)

”حضرت ابن ابی الحواریؒ کہتے ہیں کہ حور عین کو محض قدرتِ خداوندی سے پیدا کیا گیا ہے جب ان کی تخلیق پوری ہو جاتی ہے تو فرشتے ان پر خیمے نصب کر دیتے ہیں۔“

حضرت ابن ابی الحواریؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سلیمان درائیؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنت میں کچھ نہریں ایسی ہیں جن کے کناروں پر خیمے نصب کئے گئے ہیں۔ ان میں حور عین موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر ایک کو نئے طریقے سے پیدا کیا ہے۔ جب ان کا حسن کامل ہو گیا تو فرشتوں نے ان پر خیمے لگا دیئے۔ یہ ایک میل درمیل کرسی پر بیٹھی ہیں۔ جبکہ اس کی سرینیں کرسی کے اطراف سے باہر نکل رہی ہیں۔ جنت والے اپنے محلات سے (نکل کر ان کے پاس آئیں) گے اور جس طرح سے چاہیں گے ان کے نعمات اور ترانے سنیں گے۔ پھر ہر جنتی ہر ایک کے ساتھ خلوت میں چلا جائے گا۔ (صفة الجنة)

﴿بادلوں سے حوروں کی بارش﴾

حضرت ابو طیبہ کلائیؓ فرماتے ہیں کہ جنت والوں پر نعمتوں سے بھری ہوئی بدلی ٹکرے ٹکرے ہو کر سایہ کرے گی اور پوچھے گی کہ میں آپ حضرات پر کس نعمت اور لذت کی بارش کروں؟ پس جو شخص جس قسم کی خواہش کرے گا، اس پر اسی کی بارش کی جائے گی۔ حتیٰ کہ بعض جنتی کہیں گے کہ ہم پر نو خاستہ ہم عمر لڑکیوں کی بارش ہو۔ (صفة الجنة ابن ابی الدنیا ۲۹۲)

﴿نہر بیدخ سے حوروں کا ساتھ لانا﴾

عن الزهری ان امن عباس قال : ان فی الجنة نہراً یقال للہ البیدخ علیہ قباب من الیاقوت تحتہ حور ناشئات یقول اهل الجنة انطلقوا الی البیدخ فیجیئون فی تصفحون تلک الحواری فاذا أعجب رجل منهم جاریة مس معصمها فتبعه. (رواہ ابن ابی الدنیا کما فی حادی الارواح ص ۲۷۵)

”حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام بیدخ ہے۔ اس پر یاقوت کے تپے ہیں جن کے نیچے لڑکیاں اُگتی ہیں اور خوبصورت آواز میں قرآن پڑھتی ہیں۔ جنتی آپس میں کہیں گے کہ ہمارے ساتھ بیدخ کی طرف چلو۔ چنانچہ وہ آئیں گے اور لڑکیوں سے مصافحہ کریں گے۔ جب کوئی لڑکی کسی مرد کو پسند آئے گی تو وہ اس کی کلائی کو چھو لے گا تو وہ لڑکی اس کے پیچھے چل پڑے گی اور اس کی جگہ دوسری لڑکی اُگ آئے گی۔“

﴿لڑکیاں اُگانے والی نہر﴾

شمر بن عطیہؓ کہتے ہیں کہ جنت میں کچھ نہریں ایسی ہیں جو لڑکیاں اُگاتی ہیں۔ یہ لڑکیاں مختلف آوازوں میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتی ہیں کہ ویسی خوبصورت آوازیں کانوں نے کبھی بھی نہیں سنیں۔ وہ کہتی ہیں:

نحن الخالدات فلا نموت

و نحن الکاسیات فلا نعری

و نحن الناعمات فلا نجوع

و نحن الناعمات فلا تبأس

ترجمہ: ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی مریں گی نہیں۔ ہم لباس پہننے والیاں ہیں کبھی بے لباس نہ ہوں گی۔ ہم ہمیشہ نعمتوں والی ہیں کبھی بھوکی نہ ہوں گی اور ہم ہمیشہ نعمتوں میں رہنے والی ہیں کبھی رنج و تکلیف میں نہ جائیں گی۔“ (صفة الجنة ابو نعیم)

﴿سیب سے حوروں کا نکلنا﴾

قال خالد بن ولید : سمعت النبی ﷺ یقول : (ان الرجل من اهل الجنة لیمست التفاحہ من التفاح الجنة فینفلق فی یدہ فتخرج منها حوراء لو نظرت للشمس لأخجلت الشمس من حسنہا من غیر ال ینقض من

التفاحۃ فقال له رجل : يا أبا سليمان ان هذا لعجب ولا ينقص من التفاحۃ؟ قال نعم كما السراج الذي يوقد منه سراج آخر و سراج لا ينقص ولله على ما يشاء قدير . (الجامع لاحكام القرآن للقرطبي ص ۱۳۳ ج ۱۷)

حضرت خالد بن ولیدؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اہل جنت میں سے ایک شخص جنت کے سیبوں میں سے ایک سیب کو پکڑے گا تو وہ سیب اس کے ہاتھ میں پھٹے گا۔ اس سے ایک (خوبصورت) حور نکلے گی۔ اگر وہ سورج کی طرف جھانک لے تو سورج کی روشنی اس کے سامنے شرمندہ ہو جائے۔ جبکہ سیب سے حور نکلنے کی وجہ سے سیب میں تو کوئی کمی نہیں آئے گی۔ ایک شخص نے پوچھا کہ عجیب بات ہے، اس سیب سے حور نکلے اور اس میں کمی نہ آئے؟ حضرت خالد بن ولیدؓ نے فرمایا، ہاں (ایسا ہی ہوگا) اس کی مثال یہ ہے چراغ سے چراغ روشن کیا جائے، اس میں کمی نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں اس کے کرنے پر قادر ہیں۔“ (تفسیر قرطبی جلد ۷ ص ۱۳۳)

﴿خیرہ عورت﴾

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہر مسلمان کو خیرہ ملے گی اور ہر خیرہ کیلئے ایک خیمہ ہوگا اور ہر خیمے کے چار دروازے ہوں گے۔ ان میں سے ہر دروازے میں سے ہر دن ایسے تحفے اور ہدیے اور بزرگی لے کر فرشتے داخل ہوں گے جو ان سے پہلے ان کو نہ ملے ہوں گے۔ وہ عورتیں نہ پریشان ہوں گی نہ وہ بدبودار ہوں گی اور نہ ان کے منہ سے بدبو آئے گی اور نہ خاوند کے علاوہ کسی کی جانب نظر اٹھانے والی ہوں گی۔ (حادی الارواح)

﴿عیناء﴾

عن ابو هريرة ان في الجنة حوراء يقال لها (العیناء) اذا مشى مشى حولها سبعون ألف و صيف عن يمينها و عن يسارها كذلك و هي تقول : أين الأمرون بالمعروف و ناهون عن المنكر؟ (التذكرة ۵۵۵)

”حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک حور ہے جس کا نام ”عیناء“ ہے جب وہ چلتی ہے تو اس کے ارد گرد ستر ہزار خدمت کرنے والی لڑکیاں چلتی ہیں۔ اس کے دائیں طرف بھی اور بائیں طرف بھی (اتنی ہی خدمتگار لڑکیاں) ہوتی ہیں۔ یہ حور کہتی ہے کہ کہاں ہیں امر بالمعروف کرنے والے اور نہی عن المنکر کرنے والے (میں ان کا انعام ہوں)۔“

﴿عیناء مرضیہ﴾

شیخ عبدالواحد بن زیدؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے جہاد کی تیاری کی۔ میں نے اپنے ساتھ والے رفیقوں سے کہا کہ جہاد کے فضائل میں سے ہر ایک شخص دو آیتیں پڑھنے کیلئے تیار ہو جائے تو ایک شخص نے یہ آیت پڑھی:

ان لله اشترى من المؤمنين الفسهم و اموالهم بان لهم الجنة.

”بیشک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جان و مال اس قیمت پر خریدی کہ ان کیلئے جنت ہے۔“

یہ آیت سن کر ایک لڑکا جو چودہ پندرہ سال کی عمر کا تھا اور اس کا باپ بہت سامان چھوڑ کر مر گیا تھا، کھڑا ہوا اور کہا۔ اے عبدالواحد! کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی جان و مال جنت کے بدلے خرید لی؟ شیخ نے فرمایا بیشک اس نے خرید لی۔ اس نے کہا تو میں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنا جان و مال جنت کے بدلے میں بیچ دیا۔

میں نے کہا خوب سوچ سمجھ لے۔ تلوار کی دھار بہت تیز ہوتی ہے اور تو بچہ ہے۔ مجھے خوف ہے کہ شاید تجھ سے صبر نہ ہو سکے اور عاجز ہو جائے۔ اس نے جواب میں کہا۔ اے شیخ میں اللہ تعالیٰ سے معاملہ کروں اور پھر عاجز ہو جاؤں، اس کے کیا معنی؟ میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے اپنا سب مال اور جان فروخت کر دی۔

شیخ نے کہا، میں اتنی بات کہہ کر بہت پشیمان ہوا اور نام ہوا اور اپنے جی میں کہا کہ دیکھ اس بچے کی کیسی عقل ہے اور ہم کو باوجود بڑے ہونے کے عقل نہیں۔

مختصر یہ کہ اس لڑکے نے اپنے گھوڑے اور ہتھیار اور کچھ ضروری خرچ کے سوا کل مال صدقہ کر دیا۔ جب چلنے کا دن ہوا تو وہ سب سے پہلے ہمارے پاس آیا اور کہا۔ یا شیخ! السلام علیکم۔ شیخ کہتے ہیں کہ میں نے اس کے سلام کا جواب دے کر کہا، خوش رہو تمہاری بیع نفع مند ہوئی۔ پھر ہم جہاد کیلئے چلے۔ اس لڑکے کی یہ حالت تھی کہ راستہ میں دن کو روزہ رکھتا اور رات کو نماز میں کھڑا رہتا اور ہماری اور ہمارے جانوروں کی خدمت کرتا۔ جب ہم سوتے تھے تو ہمارے جانوروں کی حفاظت کرتا تھا۔

جب ہم روم کے شہر کے قریب پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ وہ جوان چلا چلا کر رہا ہے کہ اے عینا مرضیہ تو کہاں ہے؟ میرے رفیقوں نے کہا شاید مجنون ہو گیا۔ میں نے اسے بلا کر پوچھا کہ بھائی تو کسے پکار رہا ہے اور عینا مرضیہ کون ہے۔ تو اس نے ساری کیفیت کچھ اس طرح بیان کی کہ میں غنودگی کی سی حالت میں تھا کہ میرے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ عینا مرضیہ کے پاس چلو۔ میں اس کے ساتھ ساتھ ہو لیا۔ وہ مجھے باغ میں لے گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ نہر جاری ہے، پانی نہایت صاف و شفاف ہے، نہر کے کنارے نہایت حسین لڑکیاں ہیں کہ نہایت گراں بہا زیور و لباس سے آراستہ و پیراستہ ہیں۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو خوش ہوئیں اور آپس میں کہنے لگیں کہ عینا مرضیہ کا خاوند ہے۔ میں نے انہیں سلام کر کے پوچھا کہ تم میں عینا مرضیہ کون ہے؟ تو انہوں نے کہا ہم تو اس کی لونڈیاں اور باندیاں ہیں، وہ تو آگے ہے۔

میں آگے گیا تو ایک نہایت ہی عمدہ باغ میں لذیذ اور ذائقہ دار دودھ کی نہر بہتے دیکھیں اور اس کے کناروں پر پہلی عورتوں سے زیادہ حسین عورتیں دیکھیں۔ انہیں دیکھ کر تو میں مفتون ہو گیا۔ وہ مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور کہا کہ یہ عینا مرضیہ کا خاوند ہے۔ میں نے پوچھا وہ کہاں ہے؟ انہوں نے کہا وہ آگے ہے۔ ہم تو اس کی خدمت کرنے والیاں ہیں، تم آگے جاؤ۔ میں آگے گیا تو کیا دیکھا کہ ایک نہر خالص مزیدار شراب کی جاری ہے اور اس کے کنارے ایسی حسین و جمیل عورتیں بیٹھی ہیں کہ انہوں نے پہلی سب عورتوں کو بھلا دیا۔ میں نے ان سے بھی سلام کر کے پوچھا کہ عینا مرضیہ کیا تم میں ہے؟ تو انہیں نے کہا، نہیں ہم سب تو اس کی کنیریں ہیں، وہ آگے ہے تم آگے جاؤ۔ میں آگے گیا تو ایک چوتھی نہر خالص شہد کی بہتی دیکھی اور اس کے کنارے کی عورتوں نے پچھلی تمام عورتوں کو بھلا دیا۔ میں نے ان سے بھی

سلام کر کے پوچھا کہ عیناء مرضیہ تم میں سے ہے؟ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے ولی! ہم تو اس کی لونڈیاں ہیں تم آگے جاؤ۔ میں آگے چلا گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید موتیوں کا خیمہ ہے اور اس کے دروازے پر ایک حسیں لڑکی کھڑی ہے۔ اور وہ ایسے عمدہ زیور اور لباس سے آراستہ ہے کہ میں نے آج تک کبھی نہیں دیکھا۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو خوش ہوئی اور خیمہ میں پکار کر کہا، اے عیناء مرضیہ تمہارا خاوند آگیا۔ میں خیمے کے اندر گیا تو دیکھا کہ ایک جڑاؤ سونے کا تخت بچھا ہوا ہے، اس پر عیناء مرضیہ جلوہ افروز ہے۔ میں اسے دیکھتے ہی فریفتہ ہو گیا۔ اس نے دیکھتے ہی کہا، مرحبا مرحبا اے ولی اللہ! اب تمہارے یہاں آنے کا وقت قریب آگیا ہے۔ میں دوڑا اور چاہا کہ اسے گلے سے لگا لوں، اس نے کہا ٹھہرو ابھی وہ وقت نہیں آیا اور ابھی تمہاری روح میں دنیوی حیات باقی ہے۔ آج رات تم یہیں روزہ افطار کرو گے۔ میں یہ خواب دیکھ کر جاگ اٹھا اور اب میری یہ حالت ہے کہ صبر نہیں ہوتا۔

شیخ عبدالواحد فرماتے ہیں کہ ابھی یہ باتیں ختم نہ ہوئیں تھیں کہ دشمن کا ایک گروہ آیا اور اس لڑکے نے سبقت کر کے ان پر حملہ کیا اور نو کافروں کو مار کر شہید ہوا تو میں اس کے پاس آیا اور دیکھا کہ خون میں لت پت ہے اور کھل کھلا کر خوب ہنس رہا ہے۔ تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ (روضۃ الراحین)

﴿عیناء کا خواب میں دیکھنا﴾

و اخرج ہناد بن السری عن ثابت البنانی قال کنت انس بن مالک فقدم علیہ ابن لہ من غزاة یقال لہ ابوبکر فسأله ثم قال ألا أخبرک عن صاحبنا فلان بینما نحن فی غزاتنا اذثار وهو یقول وا أهلاه وا اهلا فنزلنا الیہ وظننا ان عارضا عرض لہ فقلنا لہ فقال انی کنت أحدث نفسی أن لا اتزوج حتی أستشهد فیزوجنی اللہ من الحورالعین فلما طالت علی الشهادة حدثت نفسی فی سری ان أنا رجعت تزوجت فاتانی آت فی منامی فقال انت القائل ان انا رجعت تزوجت قم فان اللہ قد زوجک العیناء فانطلق بی الی روضة خضراء معشبة فیہا عشر جوار فی ید کل واحدة صنعة تصنعها لم أر مثلهن فی الحسن والجمال قلت فیکن العیناء قلن لا نحن من خدمها و هی امامک فنطلقت خاذا بروضة أعشب من الاولى و احسن فیہا عشرون جارجة فی ید کل واحدة صنعة تصنعها لیس العشر الیہن فی شیء من الحسن والجمال قلت فیکن العیناء قلن لا نحن من خدمها و هی امامک فضیت فاذا أنا بروضة اخرى اعشب من الاولى و اثنان و احسن فیہا اربعون جارجة فی ید کل واحدة صنعة تصنعها لیس العشر و العشرون الیہن بشیء من الحسن والجمال قلت فیکن العیناء قلن لا نحن من خدمها و هی امامک فانطلقت فاذا أنا بیاقوت مجوفة فیہا سریر علیہ امرة قد فضل جنبها عن السریر فقلت أنت العیناء قالت نعم مرحبا و ذهبت لا ضع یدی علیہا قالت مه ان فیک شیء من الروح بعد و لكن فطرك عندنا الیله فما فرغ الرجل من حدیثہ حتی نادى منادیا خیل اللہ ارکبی فجعلت انتظر الی الرجل و انظر الی الشمس و نحن مصافوا

لعدو و اذکر حدیثہ مما أدری ایہما بدر رأسہ سقطت اول. ۱ (الدر المنثور ص ۱۵۲ ج ۵)

”حضرت انس بن مالک کے صاحب زادے فرمانے لگے کہ ہم ایک غزوہ میں گئے ہوئے تھے۔ ہمارا ایک ساتھی تھا (ایک دن وہ جوش میں آ کر کہنے لگا) ”واہلا و اہلا“ یعنی کیا ہی اچھی شادی ہے، کیا ہی اچھی شادی ہے۔

ہم اس کی طرف اترے کہ اس کو کیا ہو گیا۔ ہم نے اس سے پوچھا کیا بات ہے۔ وہ کہنے لگائیں نے اپنے دل میں یہ سوچ رکھا تھا کہ کبھی دنیا میں شادی نہیں کروں گا۔ اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہو جاؤں تو اللہ تعالیٰ میری شادی حور عین سے کر دے۔ لیکن جب شہادت میں تاخیر ہو گئی تو میرے دل میں وسوسہ پیدا ہوا کہ اگر میں (گھر کو) واپس لوٹ جاؤں تو شادی کر لوں گا۔ (اسی خیال میں تھا کہ) میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک منادی کہتا ہے کہ تو ہی ہے جس نے کہا تھا اگر میں واپس جاؤں تو شادی کروں گا۔ اٹھ جا، اللہ تعالیٰ نے تیری شادی (عیناء حور) کے ساتھ کر دی ہے۔ وہ (شخص) مجھے ایک سبز گنجان باغ کی طرف لے کر چلا گیا تو اس باغ میں دس خوبصورت لڑکیاں تھیں۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں (کچھ عجیب و قسم کی) صنعت (کارگری) تھی جس میں وہ (لڑکیاں) مشغول تھیں۔ میں نے ان سے پوچھا کیا تمہارے اندر عیناء موجود ہے۔ انہوں نے کہا نہیں ہم تو اس کی خدمتگار ہیں، وہ تو آگے ہے۔ میں وہاں سے آگے بڑھا۔ یہاں تک کہ زیادہ گنجان باغ میں جا پہنچا جو پہلے باغ سے بہت زیادہ خوبصورت تھا۔ اس میں بیس (خوبصورت) لڑکیاں تھیں۔ (وہ لڑکیاں اتنی خوبصورت تھیں کہ) پہلی والی دس لڑکیاں ان کے مقابلے میں کچھ نہ تھیں۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں صنعت تھی جس میں وہ مشغول تھیں۔ میں نے ان سے (بھی) پوچھا کہ تمہارے اندر عیناء تو نہیں۔ تو وہ کہنے لگیں۔ ہم تو اس کی خدمتگار ہیں وہ تو آگے ہے۔

میں وہاں سے اور آگے بڑھا تو دیکھا کہ پہلے اور دوسرے باغ سے بہت زیادہ خوبصورت گنجان باغ ہے جس میں چالیس لڑکیاں ہیں جو کہ اپنے کھیل میں مشغول ہیں وہ اتنی حسین ہیں کہ پہلی دس اور بیس لڑکیوں کا حسن ان کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھا۔ تو میں نے ان سے پوچھا کہ تم میں عیناء تو نہیں۔ تو وہ بھی بول پڑیں کہ نہیں ہم تو اس کی خدمت کرنے والیاں ہیں، وہ تو آپ کے آگے ہے۔ تو میں وہاں سے کچھ آگے چلا تو اچانک میری نگاہ یا قوت کے ایک کھوکھلے محل پر پڑی۔ جس میں ایک تخت بچھا ہوا ہے۔ اس پر ایک (حسین و جمیل) عورت ٹیک لگائے بیٹھی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا۔ ارے تو عیناء ہے؟ تو وہ کہنے لگی۔ ہاں ہاں میں ہی عیناء ہوں، مرحبا مرحبا (آپ کا آنا مبارک ہو)۔ میں آگے بڑھا اور اس سے مصافحہ کرنے لگا تو وہ کہنے لگی۔ ٹھہر جا! اب تک تو حیات کے عالم میں ہے (جب تجھ سے روح نکلے گی تو پھر تجھ سے ملاقات ہوگی) آج رات کو ہماری ملاقات ہوگی۔ اس صاحب کے خواب دیکھنے کے کچھ دیر بعد لڑائی گرم ہو گئی اور شام ہونے سے پہلے پہلے وہ شہید ہو گیا۔

﴿حور مزید﴾

عن ابی سعید عن رسول اللہ ﷺ قال ان الرجل فی الجنة لیتکمی فی الجنة سبعین مسنداً قبل ان یتحول ثم تأتیہ امرأة فتضرب علی منکبہ فینظر وجہہ فی خدہا اصفی عن مرآة و ان أدنی لؤلؤة تضئ ما بین المشرق

والمغرب فتسلم عليه فيرد السلام و يسالها من انت فتقول انا فتقول انا من المزيدي و انه ليكون عليها سبعون ثوباً فينفذها بصره حتى يرا مخ ساقها من وراء ذلك و ان عليها من التيجان ان أدنى لؤلؤة منها لتقصي ما بين المشرق و المغرب (رواه احمد كذا في المشكوة ج ٢ ص ٥٠٠)

”حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنتی آدمی جنت میں کروٹ بدلنے سے پہلے ستر سال تک ٹیک لگا کر بیٹھے گا پھر اس کے پاس ایک عورت آئے گی جس کے رخساروں میں وہ اپنے چہرے کو آئینہ سے زیادہ صاف دیکھے گا۔ اس پر ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو روشن کر دینے والا ہوگا۔ یہ اس کو سلام کرے گی اور وہ اس کے سلام کا جواب دے گا اور پوچھے گا کہ آپ کون ہیں؟ وہ بتائے گی، میں ”مزید“ میں سے ہوں۔ اس عورت پر ستر جوڑے ہوں گے۔ ان سے بھی نظر گزر جائے گی حتیٰ کہ وہ اس کی پنڈلی کے گودے کو ان جوڑوں کے پیچھے سے دیکھ لے گا۔ اس عورت پر تاج بھی ہوں گے جن کے ادنیٰ درجے کا موتی مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو روشن کر سکتا ہوگا۔“

﴿حوروں کی اپنے خاوندوں کیلئے دعائیں﴾

فی مراسیل عکرمۃ عن النبی ﷺ قال: ان الحورالعین لا کثر عدداً منک یدعو الازواجھن یقلن اللھم اعنہ علی دینک و اقبل بقلبه علی طاعتک و بلغه بعزتک یا ارحم الراحمین۔ (حادی الارواح ٢٤٦)

حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حور عین تعداد میں تم سے بہت زیادہ ہیں وہ اپنے خاوندوں کیلئے دعائیں کرتی ہیں کہ اے اللہ! میرے اس خاوند کی دین کے معاملے میں مدد فرما اور اس کے دل کو اطاعت کی طرف متوجہ فرما اور یا ارحم الراحمین اپنے قرب کے ساتھ اس کو ہم تک پہنچا دے۔

﴿دنیوی عورت کی اپنے شوہر کو ایذا دینے پر حور کی تنبیہ﴾

عن معاذ بن جبل عن النبی ﷺ قال: لا تؤذی امرأة زوجها فی الدنا الا قالت زوجتہ من الحورالعین لا تؤذیه قاتلک اللہ فانما هو عندک دخیل یوشک أن یفارقک الینا۔ مسند احمد (حادی الارواح ٢٤٦)

”حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی عورت دنیا میں جب بھی خاوند کو ایذا اور تکلیف پہنچاتی ہے تو اس کی بیوی حور عین (جنت میں) کہتی ہے، اللہ تعالیٰ تجھے قتل کرے، اس کو ایذا مت دو۔ یہ تمہارے پاس کچھ وقت کا مہمان ہے۔ وہ وقت قریب ہے کہ یہ تمہیں چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے گا۔“

﴿حور کا دنیا میں اپنے شوہر کو دیکھنا﴾

ابن وہب قال: و حدثنا ابن زید قال: یقال للمرأة من اهل الجنة وھی فی السماء: أتحبینا أن نریک زوجک من اهل الدنيا؟ فتقول: نعم، فیکشف لها عن الحجب ویفتح الأبواب بینھا بینہ حتی تراه و تعرفه و

تعاهده بالنظر حتى تستبظي قدومه و تشتاق اليه كما تشتاق المرأة الى زوجها الغائب عنها. ولعله يكون بينه و بين زوجته في الدنيا ما يكون بين النساء و أزواجهن من مكالمة أو مخاصمة فتغضبه زوجته التي في الدنيا فيشق ذلك عليها و تقول: ويحك دعيه من شرك إنما هو معك ليال قلائل. (التذكرة في احوال الموتى و امور الآخرة ۶۵۳)

حضرت ابن زیدؒ فرماتے ہیں کہ جنت کی عورت کو، جب کہ وہ جنت میں موجود ہے، کہا جاتا ہے کیا تو پسند کرتی ہے کہ اپنے دنیا کے خاوند کو دیکھے تو وہ کہتی ہے ہاں (کیوں نہیں)۔ چنانچہ اس کیلئے پردے ہٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کے اور اسکے خاوند کے درمیان دروازے کھول دیئے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اس کو دیکھتی اور پہچان رکھتی ہے، اور ٹکلی لگا کر دیکھتی رہتی ہے اور یہ کہ وہ اپنے خاوند کو دیر سے آنے والا سمجھتی ہے۔ یہ عورت اپنے خاوند کی اتنی مشتاق ہے کہ جتنا (دنیا کی) عورت اپنے گھر سے کہیں دور دراز گئے ہوئے اپنے خاوند کی واپسی کی مشتاق ہوتی ہے۔

شاید کہ دنیا کے مرد اور بیوی کے درمیان وہی حالت ہوتی ہے جو بیوی کے اپنے خاوند کے درمیان نوک جھونک اور جھگڑا ہوتا ہے تو یہ جنت کی حور دنیا کی بیوی پر ناراض ہوتی ہے اور اس کو صدمہ ہوتا ہے اور اس تکلیف کی بنا پر کہتی ہے کہ تجھے ہلاکت ہو، تو اس کو چھوڑ دے۔ یہ تمہارے پاس چند راتوں اور دنوں کا مہمان ہے (اس کو تکلیف نہ دو)۔

﴿حوروں کا حساب کتاب کے وقت اپنے شوہر کو دیکھنا﴾

حضرت ثابتؒ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا قیامت کے دن حساب کتاب لے رہے ہوں گے اس وقت اس کی بیویاں جنت سے جھانک کر دیکھ رہی ہوں گی۔ جب پہلا گروہ حساب سے فارغ ہو کر (جنت کی طرف) لوٹے گا تو وہ عورتیں اس کو دیکھ رہی ہوں گی اور کہیں گی، اے فلانی! خدا کی قسم یہ تمہارا خاوند ہے۔ وہ بھی کہے گی ہاں اللہ کی قسم یہ میرا خاوند ہے۔ (صفة الجنة ابن ابی الدنیا ۲۹۰)

﴿حوروں کا اپنے شوہر کے احوال معلوم کرنے کیلئے اپنے خادموں کو بھیجنا﴾

حضرت ابن ابی حواریؒ کہتے ہیں کہ جنت کی ایک عورت اپنے نوکروں میں سے ایک نوکر سے کہی گی۔ تو تباہ ہو جائے، جا کر دیکھ تو سہی (حساب کتاب میں) ولی اللہ یعنی میرے خاوند کے ساتھ کیا ہوا جب وہ اطلاع پہنچانے میں دیر کرے گا تو وہ دوسرے خدمتگار کو بھیجے گی۔ وہ بھی دیر کرے گا تو تیسرے کو روانہ کر دے گی۔ پھر پہلا آ کر کہے گا کہ میں نے اسے میزانِ عدل کے پاس چھوڑا ہے۔ دوسرا آ کر کہے گا میں نے اس کو پل صراط کے پاس چھوڑا ہے۔ تیسرا آ کر کہے گا کہ وہ جنت میں داخل ہو چکا ہے۔ اسکا حور خوشی اور فرحت سے استقبال کرے گی اور یہ جنت کے دروازے تک پہنچ کر اس سے بغلگیر ہوگی جس سے کبھی نہ نکلنے والی خوشبو جنتی کے ناک میں داخل ہو جائے گی۔

(حادی الارواح ص ۳۰۶)

﴿جنت کے گیٹ پر حور کا اپنے شوہر کا استقبال کرنا﴾

عن يحيى بن ابي الكثير أن الحور العين يتلقين أزواجهن عند ابواب الجنة فيقلن طال ما انتظرناكم فنحن الراضيات فلا نسخط، ونحن المقيمات فلا نظعن، ونحن الخالدات فلا نموت، باحسن أصوات سمعت وتقول أنت حبي و أنا حبك ليس دونك تقصير ولا واء ك معدل. (حادی الارواح ۲۷۸)

”حضرت یحییٰ ابن ابی کثیر بیان کرتے ہیں کہ حورِ عین اپنے خاوندوں سے جنت کے دروازوں پر ملاقات کریں گی اور خوبصورت ترین ترنم کے ساتھ کہیں گی کہ ہم نے عرصہ دراز تک آپ حضرات کا انتظار کیا ہے۔ ہم راضی رہنے والیاں ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ جنت میں رہنے والیاں ہیں کبھی نکالی نہ جائیں گی ہم ہمیشہ زندہ رہنے والیاں ہیں کبھی نہیں مریں گی۔ اور یہ بھی کہیں گی کہ آپ میرے محبوب ہیں اور میں آپ کی محبوبہ ہوں۔ میں آپ ہی کیلئے ہوں۔ میرے نزدیک آپ کی ہمسری کرنے والا کوئی نہیں۔“

﴿حور کی اپنے شوہر سے ملاقات﴾

قال ابن ابی الدنيا حدثنا محمد بن عباد بن موسیٰ العکلی حدثنا یحییٰ بن سلیم الطائفی حدثنا اسماعیل بن عبد اللہ المکی حدثنا ابو عبد اللہ انہ سمع الضحاک بن مزاحم یحدث عن الحارث عن علی انہ سأل رسول اللہ ﷺ عن هذه الآیہ (یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفداً) قال قلت یا رسول اللہ ﷺ ما الوفد الا ركب قال النبی ﷺ والذی نفسی بیده انهم اذا خرجوا من قبورهم استقبلوا بنوق بیض لها اجنحة علیها رحال الذهب شرک نعالهم نور يتلأ لأکل خطوة منها مثل مد البصر و ينتهون الی باب الجنة فاذا حلقه من یاقوتة حمراء علی صفائح الذهب و اذا شجرة علی باب الجنة ینبع من أصلها عینان فاذا شربوا من احدهما جرت فی وجوهم نضرة النعیم، و اذا توضؤوا من الاخری لم تشعث اشعارهم ابداً فیضربون الحلقة بالصفیحة فلو سمعت طنین الحلقة فیبع کل حوراء أن زوجها قد اقبل فتستخفها العجلة فتبعث قیمها فیفتح له الباب فلولا أن اللہ عز وجل عرفه نفسه لخر له ساجداً مما یرى من النور و البها، فیقول أنا قیمک الذی اكلت بأمرک. فیتبعه فیقفوا أثره فیأتی زوجته فتستخفها العجلة فتخرج من الخیمة فتعلقه و تقول أنت حبی و أنا حبک و أنا الراضیة فلا اسخط أبداً. أنا الناعمه فلا أبأس أبداً الکالدة فلا أطعن أبداً. فیدخل بیتاً من اساسه الی سقفه مائة ذراع مبنی علی جندل اللؤلؤ و الیاقوت طرائق حمراء و طرائق حضر و طرائق صفر، ما منها طریقة تشاکل صاحبته. فیأتی الاریکة فاذا علیها سریر علی سریر سبعون فراشاً علیها سبعون زوجة علی کل زوجة سبعون حلة یرى مخ ساقها من باطن الجلد یقضی جماعهن فی مقدار الیلة. تجری من تحتهم انهار مطردة أنهار من ماء غیر آسن صاف لیس کدر، و انهار من غسل مصفی لم یخرج من البطون النحل، و أنهار من خمر لذه للشاربین لم یغصره

الرجال باقدامها، وأنهار من لبن لم يتغير طعمه لم يخرج من بطون الماشية، فاذا اشتهوا الطعام جاءتهم طيور بيض فترفع أجنحتها فياً كلون من جنوبها من أى الألوان شاءوا ثم تطير فتذهب، فيها ثمار مندلية اذا اشتهوها انشعب الغصن اليهم فياً كلون من أى الثمار شؤوا ان شاء قائماً و ان شاء متكئاً، و ذلك قوله عز وجل: (و جنى الجنين دان) (الرحمن) و بين ايديهم حدم كالؤلؤ هذا حديث غريب و فى اسناده ضعف و فى رفعة نظر و المعروف أنه موقوف على على.

”ابن ابی الدنیاء نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علیؑ کی روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے حضور اقدس ﷺ سے اس آیت **یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفداً** کے متعلق پوچھا۔ حضرت علیؑ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ وفد تو سواری ہوتے ہیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بیشک وہ اپنے قبروں سے نکلیں گے تو وہ اپنے سامنے سفید ایسی اونٹنیوں کو پائیں گے جن کے پر ہوں گے۔ ان پر سونے کے کجاوے ہوں گے۔ ان کے جوتوں کے تسمے چمکتے ہوئے روشن ہوں گے۔ ان اونٹنیوں کا ہر قدم حد نظر تک ہوگا اور وہ جنت کے دروازوں تک پہنچ جائیں گے تو اس کی زنجیر سرخ یا قوت کی ہوگی جس کے گرد سونے کے تختے ہوں گے۔ اور جنت کے دروازے پر ایک درخت ہوگا جس کی جڑوں سے دو چشمے پھوٹ رہے ہوں گے تو جب ان میں سے ایک سے پانی پیئیں گے تو ان کے چہروں میں آرام کی تازگی پھیل جائے گی اور جب دوسرے چشمے سے وضو کریں تو انکے بال کبھی پراگندہ نہ ہوں گے۔ پھر وہ زنجیروں کو تختوں پر ماریں گے تو زنجیر کی آواز سنائی دے گی۔ پھر وہ آواز حوروں کو پہنچے گی تو وہ معلوم کر لیں گی کہ ان کا خاوند آگیا ہے۔ جلد بازی ان کو ہلکا پھلکا کر دے گی۔ پھر وہ جنت کے قیم کو جلد دروازہ کھولنے کو کہے گی تو وہ اس کیلئے دروازہ کھولے گا۔ پس اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی پہچان اس کو نہ کرائی ہوتی تو یہ آدمی اس قیم کو دیکھ کر سجدہ میں گر جاتا جبکہ وہ اس کی چمک اور روشنی دیکھے گا۔ پھر وہ کہے گا میں تیرا قیم ہوں مجھے تیرے ہی لیے مقرر کیا گیا ہے۔ پھر وہ اس کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا اپنی بیوی کے پاس پہنچ جائے گا تو وہ جلدی سے اٹھے گی اور خیمہ سے نکل کر اس سے بغل گیر ہوگی اور کہے گی، تو میری محبت ہے اور میں تیری محبت ہوں۔ اور راضی رہوں گی کبھی ناراض نہ ہوں گی اور ہمیشہ خوش و خرم رہوں گی کبھی پریشان نہ ہوں گی اور ہمیشہ رہوں گی کبھی دوسری جگہ نہ جاؤں گی۔ پھر وہ اپنے مکان میں داخل ہوگا۔ اس کی بنیاد سے لیکر چھت تک سو ذراع کا فاصلہ ہوگا جو موتیوں اور یاقوت کی چٹانوں سے تعمیر کیا گیا ہوگا۔ اس کے کچھ پتھر سرخ ہوں گے، کچھ سبز اور کچھ زرد ہوں گے۔ ان میں سے کوئی پتھر دوسرے سے مشابہ نہ ہوگا۔ پھر وہ آراستہ تخت کے پاس آئے گا تو تخت پر تخت ہوں گے۔ ان پر ستر بستر ہوں گے۔ ان بستروں پر بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی پر ستر جوڑے لباس کے ہوں گے۔ اس کے باوجود اس بیوی کی پنڈلی کی ہڈی کے اندر سے گودا دکھائی دے گا۔ رات بھر کے اندر میں وہ ان سے اپنے خواہش پوری کرتا رہے گا۔ الحدیث (حادی الارواح ۱۹۸)

﴿حور کی اپنے شوہر سے ملاقات﴾

عن عبد الله بن عمر رضى الله عنهما قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول . ألا أخبركم بأفضل اهل الجنة درجة ؟ قالوا بلى يا رسول الله ﷺ . قال : رجل يدخل من باب الجنة فيتلقاه غلمانة فيقولون مرحبا بسيدينا

قدان لك أن تزورنا قال. فتمدله الزرابي أربعين سنة، سم ينظر عن يمينه و شماله فيرى الجنان. فيقول لمن ما ههنا؟ فيقال. لك حتى اذا انتهى رفعت له ياقوته حمراء و زبرجدة خضراء لها سبعون شعبا في كل شعب سبعون غرفة في كل غرفة سبعون باباً -: فيقال اقراء و ارقه فيرقى حتى اذا انتهى الى السرير ملكه اتكأ عليه. سעתه ميل في ميل له قصور. فيسعى اليه بسبعين صحيفة من ذهب ليس فيها صحيفة فيها من لون اختها يجد لذة اخرها كما يجد لذة اولها ثم يسعى اليه بألوان الا شربه. فيشرب منها ما اشتهى : ثم يقول الغلمان. اتركوه و أزواجه فينطلق الغلمان ثم ينظر فاذا حوراء من الحور العين جالسة على سرير ملكها عليها سبعون حلة ليس منها حلة من لون صاحبها. فيرى مخ ساقها من وراء اللحم و الدم و العظم و الكسوة فوق ذلك. فينظر اليها فيقول. من أنت؟ فتقول أنا حور العين من اللاتى خبئن لك. فينظر اليها أربعين سنة لا يصرف بصره عنها. ثم يرفع بصره الى الغرفة فاذا أخرى أجمل منها فتقول. ما ان لك أن يكون لنا منك نصيب؟ فيرتقى اليها أربعين سنة لا يصرف بصره عنها، ثم اذا بلغ النعيم منهم كل مبلغ و ظنوا أن لا نعيم أفضل منه تجلى لهم الرب تبارك اسمه. فينظرون الى وجه الرحمن فيقول. يا اهل الجنة هللونى فيتجاوبون بتهليل الرحمن. ثم يقول. يا داؤد قم فمجدنى كما كنت تمجدنى فى الدنيا قال. فيمجد داؤد ربه عز وجل.

(رواه ابن ابى الدنيا و فى اسناده من لا أعرفه الان)

(الترغيب و التهيب ج ۴ ص ۳۰۴)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی ایک طویل روایت جس میں ادنیٰ درجہ کے جنتی کا جنت میں داخل ہونے کا ذکر ہے اس کے اخیر میں فرماتے ہیں کہ جب وہ (جنتی) اپنی دارِ سلطنت کی انتہا کو پہنچے گا تو اس کے خادم اسکے لئے کھانا لائیں گے پانی پلائیں گے جس سے جب وہ خوب شکم سیر ہوگا تو وہ خادم کہیں گے کہ اب اس کو اپنی بیویوں سے ملاقات کرنے دو تو وہ خدام چلے جائیں گے۔ اتنے میں اس جنتی کی نگاہ ایک خوبصورت عورت پر پڑے گی۔ جو کہ ایک تخت پر بیٹھی ہوئی ہوگی جس نے ستر پوشا کیس پہن رکھی ہوں گی اور ہر پوشاک کا رنگ دوسرے سے مختلف ہوگا۔ جنتی کو اس کی پنڈلی کا گودا اس کے گوشت اور خون اور ہڈی اور کپڑے کے اوپر سے نظر آئے گا تو یہ جنتی اس کو دیکھتے ہی کہے گا کہ تو کون ہے وہ کہے گی میں ان حوروں میں سے ہوں جو تیرے لئے پوشیدہ رکھی ہیں یہ جنتی اس کی طرف متوجہ ہوگا تو اس کو دیکھتے دیکھتے چالیس سال گزر جائیں گے۔ پھر اس کے بعد جب اس کی نگاہ ایک اور کمرے میں پڑے گی تو وہاں پہلی عورت سے زیادہ خوبصورت عورت ہوگی وہ کہے گی ارے میاں ہم میں تیرا کوئی حصہ نہیں؟ تو یہ جنتی اس کی طرف چالیس سال بڑھتا رہے گا نگاہ تک بھی اس سے نہ ہٹے گی۔

﴿حور کی طلب میں دعا نہ مانگنے پر حور کا افسوس﴾

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جب نمازی سلام پھیرتا ہے اور یہ نہیں کہتا ”اللهم اجرنی من النار“

و ادخلنی الجنة و زوجنی من الحور العین“ اے اللہ مجھے دوزخ سے نجات عطا فرما اور جنت میں داخل فرما اور مجھے حور عین سے بیاہ دے تو فرشتے کہتے ہیں افسوس کیا یہ شخص بے بس ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوزخ سے پناہ طلب کرے۔ اور جنت کہتی ہے افسوس کیا یہ شخص عاجز ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگے اور حور کہتی ہے یہ شخص عاجز ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ سے اس کا سوال کرے کہ وہ اس کی حور عین سے شادی کر دے۔ (طبرانی)

﴿حور کب تک متوجہ رہتی ہے﴾

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ان العبد اذا قام فی الصلاة فتحت له الجنان و كشف الحجب بینہ و بین ربہ و استقبلہ الحور ما لم يتمخط او يتنخم“ جب یہ مسلمان نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت کو کھول دیا جاتا ہے اور اس کے اور اس کے رب کے درمیان پردے ہٹا دیئے جاتے ہیں اور حور اس کی طرف اپنا رخ کر لیتی ہے جب تک کہ وہ نہ تھو کے اور ناک نہ سٹکے۔ (طبرانی)

﴿حور کا صبح تک انتظار﴾

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”من بات ليلة فیه خفة من الطام یصلی تدارکت علیہ جوارى الحور العین حتی یصبح“۔ (طبرانی)

جو شخص تھوڑا کھانا کھا کر نماز پڑھتے ہوئے رات گزار دیتا ہے تو صبح تک حور عین انتظار میں رہتی ہے۔ (کہ شاید اللہ تعالیٰ اس نیک بندے سے ہمیں بیاہ دے واللہ اعلم)

﴿حور کا پیغام﴾

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت شروع سال سے آخر سال تک ماہ رمضان کے استقبال کے لئے سنورتی ہے پھر جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس کا نام میسرہ ہے اس کی وجہ سے جنت کے درختوں کے پتے اور دروازوں کے کنڈے ہلتے ہیں اس سے ایسی بھینی بھینی آواز پیدا ہوتی ہے کہ سننے والوں نے اس زیادہ خوبصورت آواز نہیں سنی ہوگی پس حور عین ظاہر ہو جائیں گی بالا خانوں سے باہر نکل کر کہیں گی کوئی ہے (جو ہم) سے شادی کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کو پیغام نکاح دے اور اللہ تعالیٰ اس کی شادی (ہم سے) کر دے۔ اللہ تعالیٰ حکم فرماتے ہیں اے رضوان جنت کے سب دروازے کھول دے اور اے مالک دوزخ کے سب دروازے بند کر دے۔ (شعبہ الایمان بہیقی)

(جنت کے حسین مناظر ۳۹۰)

﴿لعبہ کا پیغام﴾

عن ابن مسعود قال : أن فی الجنة حوراء یقال لها اللعبة کل حورا لجنان یعجبن بها یضر بن بأیدهن علی

کتفہاد یقلن طوبی لک یا لعبہ لو یعلم الطالبون لک لجدوا، بین عینیہا مکتوب من کان یتغی أن یكون له مثلی فلیعمل برضاء ربی۔ (حادی الارواح)

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک حور ہے جس کو لعبہ کہتے ہیں جنتیوں کی تمام حوریں اس سے تعجب کرتی ہیں اور اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہیں اے لعبہ تجھ کو خوشخبری ہو اگر طالبین کو تیرا پتا چل جائے تو وہ آپ تک پہنچنے میں نہایت ہی کوشش سے کام لیں اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ جو مجھ جیسی کو تلاش کرتا ہے اس کو چاہیے کہ میرے رب کی رضا کیلئے عمل کرے۔

عن ابن عباسؓ أنه قال : ان فی الجنة حورا لقال لعبہ خلقت من اربعة اشياء : من المسک و العنبر و الکافور الزعفران و عجن طینہا بماء الحیوان، فیقال لها العزیز کونی فکانت، جمیع الحور عشاق لها، و لو بزقت فی البحر بزقة لعذب ماء البحر، مکتوب علی نحرها : من أحب أن یكون له مثلی فلیعمل بطاعة ربی۔

(تنبیہ الغافلین ۳۳)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک حور ہے جس کا نام لعبہ ہے اس کو چار چیزوں سے پیدا کیا گیا ہے۔ مشک، عنبر، کافور، زعفران اور اس کا گار انہر حیوان کے پانی سے گوندا گیا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو جا تو وہ ہو گئی۔ (وہ ایسی حور ہے کہ) جنت کی ساری حوریں اس پر عاشقہ ہیں اگر وہ سمندر میں تھوک دے تو اس کو شیریں کر دے۔ اس کی گردن پر لکھا ہے کہ جو مجھ جیسی کو تلاش کرتا ہے تو اسے میرے رب کی اطاعت اور فرماں برداری کرنی چاہیے۔

قال ابن عباس : أن فی الجنة حوراء یقال لها لعبہ لو بزقت فی البحر لعذب ماء البحر کله مکتوب علی نحرها من أحب أن یكون له مثلی فلیعمل بطاعة ربی عزوجل۔ (التذکرۃ ۵۵۵)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک حور ہے جس کو لعبہ کہتے ہیں اگر وہ سمندر میں تھوک دے تو اسے شیریں کر دے اس کی گردن پر لکھا ہے کہ جو مجھ جیسی کو تلاش کرتا ہے تو اس کو میرے رب کی اطاعت اور فرماں برداری کرنی چاہیے۔

حوروں کی تعداد

﴿دو حوریں﴾

عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ أن أول زمرة تدخل الجنة علی صورة القمر لیلة البدر والتی تلہا علی أضواء کواکب دری فی السماء ولکل امرئ منهم زوجتان یری مخ سوقهما من وراء اللحم وما فی الجنة اعزب۔ متفق علیہ (کذا فی حادی الارواح ۲۶۸)

”حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں سب سے پہلے جو حضرات داخل ہوں گے، وہ چودویں کی رات کے چاند کی طرح (روشن چہرے اور جسموں والے) ہوں گے اور اس کے بعد جو داخل ہوں گے وہ آسمان کے زیادہ چمکدار ستاروں کی طرح (روشن) ہوں گے۔ ان میں سے ہر شخص کیلئے دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اندر سے جھلکتا

ہو انظر آئے گا اور جنت میں کوئی انسان بغیر اہل خانہ کے نہ ہوگا۔“ (بخاری شریف)

﴿ادنیٰ جنتی کی بہتر بیویاں﴾

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ . أدنیٰ أهل الجنة الذی له ثمانون ألف خادم و اثنان و سبعون زوجة و ينصب له بُة من لؤلؤ و زبرجد و یاقوت کما بین الجابیة الی صنعاء . رواه الترمذی . (کذا فی الترغیب ج ۴ ص ۳۰۵)

”حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ادنیٰ درجے کے جنتی کے اسی ہزار خدام ہوں گے اور بہتر بیویاں ہوں گی ہر ایک جنتی کیلئے لؤلؤ یا قوت اور زبرجد کا ایک قبہ نصب کیا جائے گا۔ (جس کی لمبائی) جابیہ سے صناعتک ہوگی۔“

﴿وراثت میں حوروں کا ملنا﴾

عن ابی امامة عن رسول اللہ ﷺ یقال : ما من یدخل الجنة الا و یزوج ثنتين و سبعین زوجة ثنتان من الحورالعین و سبعون من اهل الدنیا لیس منهن امرأة الا ولها قبل شہی ولہ ذکر لا ینشی . (حادی الارواح ۲۷۱)

”حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریں گے، اس کی بہتر حوروں سے اور دوزخیوں کی میراث سے شادی کر دیں گے۔ ان عورتوں میں سے ہر ایک کی قبل خواہش کرتی ہوگی اور مرد کا نفس کمزور نہیں ہوتا ہوگا۔ (ابن ماجہ)

﴿ایک ہزار حوریں﴾

عن ابن عمر قال : ان أدنیٰ أهل الجنة منزلة له ألف قصرٍ بین کل قصرین مسيرة سنة یری أقصاها کما یری ادناها فی کل قصرٍ من الحورالعین والریاحین والدان ما یدعون بشیء لا اتی به .

(الترغیب و التراہیب ج ۴ ص ۳۰۵)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ شخص ہوگا جس کے ایک ہزار محل ہوں گے اور ہر دو محل کے درمیان ایک ہزار سال کا فاصلہ ہوگا۔ جنتی اس کے آخری حصہ کو بھی ایسے ہی دیکھے گا جیسے اس کے قریبی حصہ کو دیکھے گا۔ ہر محل میں حور عین ہوں گی، خوشبودار پودے ہوں گے اور چھوٹے چھوٹے بچے ہوں گے۔ وہ جس چیز کی خواہش کرے گا اس کو پیش کی جائے گی۔

﴿ساڑھے بارہ ہزار عورتوں سے نکاح﴾

و عن عبد اللہ بن أبی أوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ ﷺ : ان الرجل من اهل الجنة لیزوج خمس مائة حوراء و اربعة آلا بلر و ثمانية آلاف ثیب یعانق کل واحدةٍ منهن مقدار عمره فی الدنیا .

رواہ البیہقی و فی اسنادہ راو لم یسم۔ (کذا فی الترغیب ج ۴ ص ۳۲۷)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جنتی مرد کی پانچ سو حوروں اور چار ہزار کنواریوں اور آٹھ ہزار بیوہ عورتوں سے شادی کی جائے گی۔ جنتی ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اپنی دنیوی زندگی کی مقدار کے برابر معاف کرے گا۔

﴿چار ہزار خدمت گار لڑکیاں﴾

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک غرفہ ایسا ہے جس کا نام ”سُخَا“ ہے۔ جب اللہ کا ولی اس میں جانے کا ارادہ کرے گا تو حضرت جبریلؑ اس غرفہ کے پاس جا کر پکاریں گے تو وہ حضرت جبریلؑ کے سامنے کھڑا ہو جائے گا۔ اس غرفہ میں چار ہزار خدمت کے لائق لڑکیاں ہوں گی جو اپنے دامن اور بالوں کو ناز و انداز سے اٹھاتے ہوئے چلیں گی اور وہ عود کی انگلیٹھیوں سے خوشبو حاصل کریں گی۔
(رواہ ابو نعیم فی المحلیۃ)

﴿ستر حوریں﴾

و ذکر ابن وہب قال : اخبرنا زید عن أبیه قال : قال رسول الله ﷺ انه لیجاء للرجال الواحد بالقصر من اللؤلؤة الواحدة فی ذلك القصر سبعون غرفة فی كل غرفة زوجة من الحور العین فی كل غرفة سبعون بابا یدخل علیه بن كل باب رائحة من رائحة الجنة سوى الرائحة التي تدخل علیه من الباب الآخر وقراء قول الله عز وجل (فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرۃ اعین) (التذکرۃ ۵۴۴)

ابن زید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی کو ایک ہی لؤلؤ سے بنے ہوئے محل کے پاس لے جایا جائے گا۔ اس محل کے ستر بالا خانے ہوں گے۔ ہر بالا خانے میں حور عین سے ایک بیوی ہوگی۔ ہر بالا خانے کے ستر دروازے ہوں گے۔ اس جنتی پر ہر دروازے سے ایک ایسی خوشبو داخل ہوگی جو اس خوشبو سے مختلف ہوگی جو دوسرے دروازے سے داخل ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد تلاوت فرمایا: فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرۃ اعین ”کسی شخص کو خبر نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کیلئے خزانہ غیب میں موجود ہے۔“

﴿قصر عدن کی دو کروڑ پچاس لاکھ عورتیں﴾

قال عبد الله بن عمرو : ان فی الجنة قصر یقال له عدن، حوله البروج و له خمسة آلاف باب علی كل باب خمسة آلاف حرة، لا یدخل الا نبی او صدیق او شهید۔ (تفسیر کبیر ج ۱۶ ص ۱۳۶)

”حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک محل ہے جس کا نام ’عدن‘ ہے اس کے گرد کئی گنبد ہیں۔ اس کے پانچ ہزار دروازے ہیں اور ہر دروازے میں پانچ ہزار پاکیزہ عورتیں ہیں۔ اس میں نبی یا صدیق یا شہید کے علاوہ کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔
فائدہ: پانچ ہزار کو پانچ ہزار سے ضرب دی جائے تو دو کروڑ پچاس لاکھ حوریں ہوں گی۔

﴿دس کروڑ حوریں﴾

عن مجاهد ان عمر بن الخطاب قرأ على المنبر (جنات عدن) فقال : و هل تدرون ما جنات عدن؟ قال قصر في الجنة له خمسة آلاف باب، على كل باب خمسة و عشرون ألفاً من حور العين، لا يدخله الا نبي هنيئاً لصاحب القبر. و اشار الى قبر رسول الله ﷺ، و صديق. هنيئاً لأبي بكر، و شهيد و انى لعمر شهادة، ثم قال : و الذى اخرجنى من ضرى؟ انه لقادر على ان يسوقها الى.

(اخرجه ابن ابى شيبة فى مصنفه ج ۳۱ ص ۱۲۶)

حضرت عمرؓ نے منبر پر یہ آیت پڑھی (جنات عدن) پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ جنت عدن کیا ہے؟ فرمایا جنت میں ایک محل ہے جس کے چار ہزار دروازوں کے پٹ ہیں، ہر دروازے میں پچیس ہزار حوریں ہیں۔ اس میں کوئی داخل نہیں ہو سکے گا مگر نبی۔ فرمایا اس قبر والے کیلئے مبارک ہو۔ حضور ﷺ کے روضہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ یا صدیق داخل ہوگا (اس محل میں) حضرت ابو بکر کیلئے بھی مبارک ہو۔ یا شہید داخل ہوگا مگر عمر کیلئے شہادت کا رتبہ کہاں؟ پھر فرمایا وہ ذات جس نے مجھے (کفر کی) بد حالی سے نکالا، وہ اس پر قادر ہے کہ مجھے شہادت کا رتبہ عطا فرمائے۔

﴿دو کروڑ چالیس لاکھ دس ہزار حوریں﴾

عن الحسن قال : سألت عمران من حصين و أبا هريرة رضى الله تعالى عنهما عن تفسير هذه الآية (و مساكن طيبة) فقال : على الخير سقطت سألنا رسول الله ﷺ فقال : (قصر من لؤلؤة فى ذلك القصر سبعون داراً من ياقوتة حمراء فى كل دار سبعون بيتاً من زبرجدة خضراء فى كل بيت سبعون سريراً، على كل سرير سبعون فراشا من كل لون، على كل فراش سبعون امرأة من الحور العين فى كل بيت سبعون مائدة، على كل مائدة سبعوناً من الطعام، فى كل بيت سبعون و صيفا و وصيفة فيعطى الله تبارك و تعالى المؤمن من القوة فى غداة واحدة ما يأتى على ذلك كله. (كتاب النصيحة كذا فى التذكرة ۴۴۵)

حضرت عمران بن حصینؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے آیت 'و مساكن طيبة فى جنات عدن' کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: جنت میں ایک محل ہے لؤلؤ کا اس محل میں ستر گھر ہیں سرخ یاقوت کے۔ پھر ہر گھر میں ستر کمرے ہیں سبز مرد کے اور ہر کمرے میں ستر تخت ہوں گے اور ہر تخت پر ہر رنگ کے ستر بچھونے ہوں گے اور ہر بچھونے پر حور عین میں سے ایک عورت ہوگی۔ ہر کمرے میں ستر دسترخوان ہوں گے۔ ہر دسترخوان پر ستر قسم کے کھانے رکھے ہوں گے۔ ہر کمرے میں ستر لڑکے اور ستر لڑکیاں (خدمتگار) ہوں گی۔ اللہ رب العزت مؤمن کو ایک صبح میں اتنی طاقت عطا فرمائے گا کہ وہ ان نعمتوں سے مستفید ہو سکے۔

نوٹ: ہر گھر میں چار ہزار نو سو کمرے ہوئے اور ہر کمرے میں تین لاکھ سینتالیس ہزار تخت ہوئے اور ان تختوں پر دو کروڑ چالیس لاکھ بچھونے

اور حوریں ہونیں۔

﴿چار ارب نوے کروڑ حوریں﴾

قال كعب: ان في الجنة ياقوتة ليس فيها صدع. ولا وصل، فيها سبعون ألف دار، في كل دار سبعون ألفاً من الحور العين، لا يدخلها الا نبي او صديق او شهيد او امام عادل او محكم في نفسه، قال: قلنا: يا كعب! وما المحكم في نفسه؟ قال: الرجل يأخذ العدو فيحكمونه بين ان يكفر او يلزم الاسلام فيقتل، فيتخار ان يلزم الاسلام. (اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه ج ١٣ ص ١٢٤)

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں یاقوت (کی ایک ایسی چٹان) ہوگی جس میں نہ شگاف ہوگا نہ کوئی جوڑ۔ جس میں ستر ہزار گھر ہوں گے اور ہر گھر میں ستر ہزار حوریں ہوں گی اس میں صرف نبی، صديق، شهيد یا امام عادل یا محکم فی نفسہ داخل ہوں گے۔
فائدہ: محکم فی نفسہ اس اسیر کو کہتے ہیں جو کسی دشمن اسلام کی قید میں ہو۔ جس کو یہ کہا جائے کہ تم کافر ہو جاؤ ورنہ قتل کر دیئے جاؤ گے تو اس نے قتل ہو جانا قبول کر لیا مگر اللہ کے ساتھ کفر نہ کیا۔

﴿ایک عورت کے ایک لاکھ چالیس ہزار خدمتگار﴾

عن ابن مسعود الغفاری من الحور العين في خيمة من درة مجفوفة مما تعت الله (حور مقصورات في الخيام) على كل امرأة منهن سبعون حلة ليس منها حلة على لون الأخرى، و يعطى سبعين لونا من الطيب ليس منهن لون على ریح الآخر، لكل امرأة منهن سبعون سريراً من ياقوته حمراء موشحة بالدر و الياقوت، على كل سرير سبعون فراشاً على كل فراش أريكة، لكل امرأة منهن سبعون ألف و صيفة لحاجتها، و سبعون ألف و صيف، مع كل و صيف صحفة من ذهب فيها لون من طعام تجد لأخر لقمة لذة لا تجد لأوله، و يعطى زوجها مثل ذلك على سرير من ياقوت أحمر عليه سواران من ذهب موشخ بياقوت احمر، هذا بكل يوم صامه من شهر رمضان سوى ما عمل من الحسنات. (رواه الحکيم الترمذی فی نوادر الأصول کذا فی التذکرة للقرطبی ٥٥٤)

حضرت ابو مسعود غفاریؓ سے قرآن کی اس آیت حور مقصورات فی الخيام کی تفسیر منقول ہے کہ وہ حوریں کھوکھلے موتی کے ایک خیمہ میں رہائش پذیر ہوں گی۔ ان میں سے ہر عورت نے ستر ایسے رنگ برنگ پوشاک پہنے ہوں گے کہ ایک پوشاک کا رنگ دوسرے سے نہیں ملتا ہوگا۔ اور ان میں سے ہر عورت کو ستر الوان کی ایسی خوشبوئیں دی جائیں گی کہ ایک خوشبو دوسری خوشبو سے نہیں ملتی ہوگی۔ ہر عورت کیلئے سرخ یاقوت سے بنے ہوئے تخت ہوں گے، جن کے کناروں پر دُر اور یاقوت کی دھاریاں لگی ہوئی ہوں گی۔ ہر تخت پر ستر بچھونے بچھے ہوئے ہوں گے اور بچھونے پر تکیے لگے ہوئے ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک عورت کی حوائج کو پورا کرنے کیلئے ستر ہزار

کنیزیں ہوں گی اور ستر ہزار خادم ہوں گے۔ ہر خادم کے پاس سونے کا ایک مجعدہ ہوگا جس میں مختلف انواع کے ایسے کھانے ہوں گے جس کے آخری لقمے کی جولذت ہوگی وہ پہلے لقمہ میں نہیں ہوگی۔

اس عورت کے شوہر کو بھی اس طرح کے انعامات دیئے جائیں گے جو سرخ یا قوت کے تحت پر بیٹھا ہوگا، جس نے سونے سے بنے ہوئے دو کنگن پہنے ہوئے ہوں گے جن میں سرخ یا قوت کی دھاریاں بنی ہوئی ہوں گی۔ یہ سارا ثواب اس کو صرف رمضان المبارک کے ایک روزہ کے بدلے میں ملے گا۔ باقی اعمال کا اجر و ثواب علیحدہ رہے گا۔

﴿حوروں کا حسن و جمال﴾

حضرت ابو ہریرہؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ : ان اول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر و النسي تليها على اضاء كوكب درى فى السماء ولكل امرئ منهم زوجتان يرى مخ ساقهما من وراء اللحم وما فى الجنة اعزب . (متفق عليه)

ترجمہ : ”سب سے پہلے جو جماعت جنت میں داخل ہوگی چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگی اور دوسری جماعت آسمان میں خوب چمکنے والے ستارے کی طرح خوبصورت ہوگی۔ ان حضرات میں ہر ایک کیلئے دو بیویاں ہوں گی ان کی پنڈلی کا گودا اس کے حسن (و نزاکت) کی وجہ سے گوشت کے اندر سے نظر آئے گا۔“

مسند احمد میں روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”ہر جنتی کی دو بیویاں ایسی ہوں گی کہ ستر ستر جوڑے پہننے کے باوجود بھی ان کی پنڈلیوں کی جھلک نمودار رہے گی بلکہ اندر کا گودا بھی صفائی کی وجہ سے دکھائی دے گا۔“ (ابن کثیر)

﴿حور کے چہرے کا حسن﴾

وروى عن ابن عباس قال : لو أن حوراء أخرجت كفها بين السماء والأرض لافتت الخلائق بحسنها و لو أخرجت نصيفها لكانت الشمس عند حسنة مثل الفتيلة فى الشمس لا ضوء لها و لو أخرجت وجهها لأضاء حسنها ما بين السماء والأرض . رواه ابن ابى الدنيا موقوفا . (كذا فى الترغيب ج ٢ ص ٣٣٠)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حور اپنی ہتھیلی کو آسمان اور زمین کے درمیان ظاہر کر دے تو تمام مخلوق اس کے حسن کی دیوانی ہو جائے۔ اور اگر وہ اپنے دو پٹے کو ظاہر کر دے تو اس کے حسن کے سامنے سورج چراغ کی طرح بے نور نظر آئے۔ اور اگر وہ اپنے چہرے کو کھول دے تو اس کے حسن سے آسمان و زمین کا درمیانی حصہ جگمگا اٹھے۔

﴿حور کے ہاتھ کا حسن﴾

عن ابن عباس قال : لنا جلوسا مع كعب يوماً قال لو أن يدأ من الحور دليت من السماء لأضاءت لها الأرض كما تضيئ الشمس لاهل الدنيا ثم قال انما قلت يدها فكيف بالوجه و بياضه و حسنه و جماله .

(حادی الارواح ص ۲۷۶)

”حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت کعبؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، فرمانے لگے۔ اگر حور اپنے ہاتھ کو آسمان سے نیچے کر دے تو دنیا کو روشن کر دے گی جیسے سورج دنیا کو روشن کر دیتا ہے۔ پھر کہنے لگے یہ تو اس کا ہاتھ ہے پس اس کے چہرے کی سفیدی اور حسن و جمال کا عالم کیا ہوگا۔“

﴿حور کی پیشانی﴾

روی عن النبی ﷺ : انه وصف حوراء ليلة الاسراء. فقال : ولقد رأيت جنيها كاللؤلؤ في طول البدر منها ألف و ثلاثون ذراعا في رأسها مائة صغيرة ما بين الصغيرة سبعون ألف ذؤابة و الذؤابة أضواء من البدر مكلل بلدر و صفوف الجواهر. على جبينها سطران مكتوبان بالدر الجواهر في السطر الأول : بسم الله الرحمن الرحيم . و في سطر الثاني من اراد ا مثلي فليعمل بطاعة ربي فقال لي جبريل يا محمد : هذه و امثالها لأمتك فأبشريا محمد و بشر امتك و أمرهم بالاجتهاد. (التذكرة للقرطبي ۵۵۶ ج ۲)

حضور اقدس ﷺ سے روایت نقل ہے کہ جب آپ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو آپ ﷺ نے حور کی صفت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں نے اس کی پیشانی کو چودھویں کے حسین چاند کی طرح دیکھا جس کی لمبائی ایک ہزار تیس ہاتھ کے برابر تھی۔ اس کے سر میں سو مینڈھیاں تھیں۔ ہر مینڈھ سے دوسری مینڈھ تک ہزار چوٹیاں تھیں اور ہر چوٹی چودھویں کے چاند سے زیادہ روشن تھی۔ موتی کا چاند سجایا تھا اور جوہر کی لڑیاں اس کی پیشانی پر پڑتی تھیں۔ جوہر کے ساتھ دوسطریں لکھی تھیں۔ پہلے سطر میں ”بسم الله الرحمن الرحيم“ لکھی اور دوسری میں یہ لکھا ہوا تھا ”من اراد ا مثلي فليعمل بطاعة ربي“ جو شخص میری جیسی حور کا طلبگار ہو اس کو چاہیے کہ وہ میرے پروردگار کی اطاعت کرے پھر حضرت جبرائیلؑ نے مجھ سے کہا اے محمد ﷺ! یہ اور اس طرح کی حوریں آپ ﷺ کی امت کیلئے ہیں آپ ﷺ بھی خوش ہوں اور اپنے امت کو بھی اس کی خوشخبری سنادیں اور ان کو نیک اعمال میں محنت اور کوشش کا حکم دے دیں۔

﴿حور کی مسکراہٹ﴾

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سطح نور في الجنة فرفعوا رؤوسهم فاذا هو من ثغر حوراء ضحكت في وجه زوجها. (حادی ص ۲۷۷)

”جنت میں ایک نور چمکا جب لوگوں نے اپنے سروں کو اٹھا کر دیکھا تو وہ ایک حور کی مسکراہٹ تھی جس نے اپنے خاوند کے چہرے کو دیکھ کر مسکراہٹ ظاہر کی تھی۔“ (متفق علیہ)

﴿حور کے بال﴾

وردی عن أنس بن مالك قال : حدثني رسول الله ﷺ قال : حدثني جبريل قال : يدخل الرجل على

الحوراء فتستقبله بالمعانقة و المصافحة. قال رسول الله ﷺ : فبأى بنان تعاطيه لو ان بعض بنانها بدا لغلب ضوؤه جؤ الشمس و القمر و لو أن طاقةً من شعرها بدت لمألت ما بين المشرق والمغرب من طيب الحديث.

(الترغيب ج ۴ ص ۳۲۸)

”حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور اقدس ﷺ نے بیان فرمایا کہ جنتی حور کے پاس داخل ہوگا تو وہ اس کا معانقہ اور مصافحہ سے استقبال کرے گی۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں (آپ کو معلوم ہے کہ) وہ ہاتھ کی کیسی (حسین) انگلیوں سے استقبال کرے گی؟ اگر اس کے ہاتھ کی کوئی انگلی ظاہر ہو جائے تو سورج اور چاند کی روشنی پر غالب آجائے۔ اور اگر اس کے بالوں کی ایک لٹھ ظاہر ہو جائے تو مشرق و مغرب کے درمیانی حصہ کو اپنی خوشبو سے معطر کر دے۔“

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حور عین میں ہر عورت کے بال گدھ کے پروں سے بہت زیادہ طویل ہیں۔

(درالمنثور ص ۳۳ ج ۴)

﴿حور کا لعاب﴾

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لو ان حوراء بزقت فی البحر لعذب ذلک البحر من عذوبة ريقها.

”اگر کوئی حور (کڑوے) سمندر میں تھوک دے تو اس کے لعاب کی مٹھاس سے وہ سمندر شیریں ہو جائے۔“

(ترغیب ترہیب ص ۳۳۰ ج ۴)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے اگر کوئی جنتی عورت سات سمندروں میں تھوک دے تو وہ سمندر شہد سے زیادہ میٹھے ہو جائیں۔ (ترغیب ص ۳۳۰ ج ۴)

﴿حور کی خوشبو﴾

عن مجاهد قال انه ليوجد ريح المرأة من الحورا العين من ميسرة خمسين سنة. اخرجہ ابن ابی شیبہ.

(ج ۱۳، ص ۱۰۶)

”حضرت مجاہدؓ فرماتے ہیں کہ حور عین میں سے ہر حور کی خوشبو پچاس سال کے سفر سے محسوس ہوگی۔“

﴿حور کے جھانکنے سے دنیا کا معطر ہونا﴾

و عن سعيد بن عامر بن خديم قال سمعت رسول الله ﷺ يقول لو ان امرأة من نساء اهل الجنة اشرفت

لمات الارض ريح مسك ولا ذهب ضوء الشمس و القمر .

(الحديث رواه الطبرانی لذا فی الترغيب ج ۴، ص ۳۲۸)

حضرت سعید بن عامر بن حدیمؓ فرماتے ہیں میں نے حضور اقدس ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر جنت کی خواتین میں سے کوئی خاتون جھانک لے تو تمام روئے زمین کو کستوری کی خوشبو سے معطر کر دے اور سورج کی روشنی ماند کر دے۔

﴿حور کے اعضاء میں چہرہ نظر آنا﴾

عن حکم بن ابان أته سمع عكرمة يقول : ان الرضل من أهل الجنة ليلبس الحلة فيتلون في ساعة سبعين لونا، و ان الرجل منهم ليرى وجهه في وجه زوجته، [و انها لترى وجهها في وجهه] و انه ليرى وجهه في نحرها، و انها لترى وجهها في نحره، و انه ليرى وجهه في معصمها، و انها لترى وجهها في ساعده، و انه اليرى وجهه في ساقها، و انها لترى وجهها في ساقه. (أخرجه عبد الرزاق في مصنفه ج ۱۱ ص ۴۱۴)

حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں کہ جنتی مرد اپنے چہرے کو اپنی بیوی کے چہرے میں دیکھے گا اور اس کی بیوی اپنے چہرے کو اس کے سینے میں دیکھے گی۔ یہ اپنا چہرہ اس کی کلائی میں دیکھے گا اور وہ اپنے چہرے کو اس کی کلائی میں دیکھے گا وہ اپنے چہرے کو اس کی پنڈلی میں دیکھے گا اور وہ اپنے چہرے کو اس کی پنڈلی میں دیکھے گی۔ یہ بیوی ایسی پوشاک پہنے گی جو ہر گھڑی میں ستر رنگوں میں تبدیل ہوگی۔

﴿جام شراب پینے سے حسن میں اضافہ﴾

عن عبد الله قال : ان الرجل من اهل الجنة ليؤتى بالكأس وهو جالس مع زوجته فيشر بها ثم يلتفت الى زوجته فيقول : قد ازددت في عيني سبعين ضعفا حسنا. (أخرجه ابن ابى شيبة في مصنفه ج ۱۳ ص ۱۰۸)

حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جنتی آدمی کے پاس ایک گلاس پیش کیا جائے گا جبکہ وہ اپنی بیوی کے پاس بیٹھا ہوگا وہ اس کو پی کر بیوی کی طرف متوجہ ہوگا پھر یہ کہے گا تو میری نگاہ میں اپنے حسن میں ستر گنا بڑھ چکی ہے۔

﴿حور کی پنڈلی کا حسن﴾

و عن عبد الله ابن مسعود أن النبي ﷺ قال : ان المرأة من نساء اهل الجنة ليرى بياض ساقها من وراء سبعين حلتها حتى يرى مخها، و ذلك بأن الله عز وجل يقول : (كأنهن الياقوت والمرجان) فأم الياقوت فانه حجر لو أدخلت فيه سلكا ثم استصفيته لأريته من ورائه. (رواه ابن ابى الدنيا، كذا في الترغيب ج ۴ ص ۳۲۸)

حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کی عورتوں میں ہر عورت کی پنڈلی کی گوری رنگت ستر پوشاکوں کے پیچھے سے بھی دکھائی دے گی حتیٰ کہ اس کا خاوند اس کی پنڈلی کے گودے کو بھی دیکھتا ہوگا اور وہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی صفت میں فرمایا ”کأنهن الياقوت والمرجان“ گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔ یاقوت ایک ایسا پتھر ہے کہ اگر اس میں کوئی دھاگہ ڈالے پھر اس کو دیکھنا چاہے تو اس کو باہر سے دیکھ سکتا ہے۔

﴿حور کا تاج﴾

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو آسمان و زمین کے درمیانی حصہ کو خوشبو سے معطر کر دے اور ان کے درمیانی حصے کو روشن کر دے۔ ولتاجھا علی رأسھا خیر من الدنیا وما فیھا۔ اور اس کے سر کا تاج دنیا و ما فیھا سے قیمتی ہے۔

﴿حور کی تسبیح﴾

عن یحییٰ بن أبی لثیر : اذا سبحت المرأة من الحورا العین لم ینق شجر فی الجنة الاوردت.

(حادی الارواح ص ۲۷۸)

حضرت یحییٰ ابن ابی کثیرؒ فرماتے ہیں کہ جب حور عین تسبیح پڑھتی ہے تو جنت کے ہر درخت پر پھول لگ جاتے ہیں۔

﴿حور کے زیورات کی تسبیح﴾

یروی ان الحوراء اذا مشت یسمع تقدیس الخلاخل من ساقیھا و تمجید الأسورة من ساعدیھا و ان عقد الیاقوت یضحک فی نحرھا و فی رجليھا نعلان من ذهب شرکھما من لؤلؤ یصران بالتسبیح.

ایک روایت میں آیا ہے کہ حور جب راستے میں چلتی ہے تو اس کی پنڈلیوں کے پازیب اللہ تعالیٰ کی تقدیس کرتے ہیں اور اسکی کلائیوں کے کنگن اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس کے سینے کا یاقوتی ہار ہنسے گا اور دونوں پاؤں میں سونے کی جوتیاں ہوں گی جن کے تسبیح مونی کے ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کریں گے اور تقدس و تمجید و تسبیح کی یہ آوازیں سنی جائیں گی۔

﴿حور کی چمک دمک﴾

و عن انس بن مالک ان رسول الله ﷺ قال : لغدوة فی سبیل الله أروحة خیر من الدنیا و ما فیھا و لقاب قوس احدکم او موضع قیدہ یعنی سوطہ من الجنة خیر من الدنیا و ما فیھا، و لو اطلعت امرأة من نساء اهل الجنة الى الارض لمألت ما مینھما ریحا ولأضاءت ما بینھما و لنصیفھا علی رأسھا خیر من الدنیا و ما فیھا.

(رواہ البخاری و مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ صبح کی ایک گھڑی یا شام کی ایک گھڑی اللہ کہ رستے میں گزار دینا دنیا و ما فیھا سے زیادہ قیمتی ہے اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو تمام زمین کو روشن کر دے۔ اور روئے زمین معطر کر دے۔ اور اس کے سر کا دوپٹہ دنیا و ما فیھا سے زیادہ قیمتی ہے۔

﴿حور کے ناز و نخرے﴾

روى عن الحسن قال : بينما ولى الله فى الجنة زوجته من الحور العين على سرير من ياقوت احمر و عليه قبة من نور، اذ قال لها : قد اشتقت الى مشيتك قال فتنزل من سرير ياقوت احمر الى روضة مرجان اخضر، و ينشئ الله عز وجل لها فى تلك الروضة طريقين من نور، احدهما نبت الزعفران، والاخر نبت الكافور، فتمشى فى نبت الزعفران و ترجع فى نبت الكافور و تمشى بسبعين ألف لون من الغنيم. (بستان الواعظین ۱۹۰)

حضرت حسنؑ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دوست جنت میں ایسی حالت میں ہوگا کہ اس کی بیوی حور عین میں سے سرخ یاقوت سے بنی ہوئی چارپائی پر جلوہ افروز ہوگی، جس کے اوپر نور کا قہر سجایا گیا ہوگا۔ جب اس کا شوہر اسے کہے گا کہ (اب) میں آپ کی آمد کا مشتاق ہو چکا ہوں تو وہ حور (فوراً) اپنی سرخ یاقوت کی چارپائی سے سبز مرجان کے باغیچہ میں اترے گی۔ (اس کے اترتے ہی) اللہ جل شانہ اس حور کیلئے اس باغیچہ میں نور کے دو راستے بنا دے گا۔ ایک ان میں سے زعفران اور دوسرا نور کا ہوگا تو یہ حور زعفران کے راستے سے جاتے ہوئے کافور کے راستے سے واپس ہوگی۔ اور (یہ اپنے اس چلنے کے دوران) ستر ہزار نخروں سے بھری ہوئی چال دکھائے گی۔

﴿حوروں سے ہم بستری﴾

اہل جنت، جنت میں اپنی بیویوں سے خوب لذت اٹھائیں گے۔ ہم بستری کی وجہ سے نہ منی خارج ہوگی، نہ مذی، نہ کمزوری لاحق ہوگی۔ پاک، صاف ستھرے ہوں گے، ایک عجیب مستی میں ہوں گے۔ جسکے بارے میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

ان اصحاب الجنة اليوم فى شغل فاكهون. (یس ۵۵)

حضرت عکرمہؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اہل جنت کا شغل باکرہ عورتوں سے جماع کرنا ہے۔ امام حاکمؒ نے امام اوزاعیؒ سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ اہل جنت کا شغل باکرہ عورتوں سے جماع ہوگا۔

حضرت مقاتلؒ فرماتے ہیں کہ اہل جنت کنواری عورتوں سے جماع کرنے کی وجہ سے جہنم میں پڑے اپنے رشتہ داروں سے غافل ہو جائیں گے۔ پس نہ ان کا تذکرہ کریں گی نہ ان کی وجہ سے پریشان ہوں گے۔

ابوالاحوصؒ فرماتے ہیں کہ باکرہ عورتوں سے جماع کی وجہ سے آراستہ کمروں میں لگے ہوئے تختوں سے بھی غافل ہو جائیں گے۔

﴿جنتی کی شہوت﴾

عن سعيد بن جبیر. ان شهوته لتجرى فى جسده سبعين عاماً يجد اللذة و لا يلحقهم بذلك جنابة فيحتاجون الى التطهير ولا ضعف ولا انحلال قوة بل وطئهم وطء التذاذ و نعيم لا آفة فيه بوجه من الوجوه.

(حادی الارواح ص ۲۸۱)

حضرت سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ بے شک اس (جنتی) کی شہوت ستر سال تک اس کے جسم میں گردش کرتی رہے گی جس سے وہ لذت پاتا رہے گا اور اس کی وجہ سے اس کو جنابت لاحق نہ ہوگی کہ اس کو غسل اور طہارت کی ضرورت پڑے اور نہ ہی کمزوری ہوگی اور نہ ہی طاقت میں لاغری ہوگی بلکہ انکی ہمبستری لذت حاصل کرنے کیلئے ہوگی اور ایسی نعمتیں ہوں گی جن پر کسی بھی لحاظ سے آفت نہ آئے گی۔

﴿ایک دن میں سو کنواریوں سے جماع﴾

تقدم حدیث ابی ہریرہ (قيل يا رسول الله ﷺ انفضى الى نساءنا في الجنة؟ فقال ان الرجل ليصل في اليوم الى مائة عذراء. (حادی الارواح ص ۲۷۹)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا ہم جنت میں اپنی عورتوں سے ہم بستری کر سکیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا بیشک آدمی دن میں سو کنواریوں سے جماع کرے گا۔

﴿دنیا جیسی لذت حاصل کرنا﴾

وروی الطبرانی و عبالة بن احمد و غیرهما من حدیث لقیط بن عامر انه قال : يا رسول الله ﷺ علي ما يطلع من الجنة؟ قال علي انهار من عسل مصفى و انهار من كأس ما بها صدا ع و لا ندامة و انهار من لبن لم يتغير طعمه و ماء غير آسن، و فاكهة العمر الهك مما تعلمون خير من مثله. و ازواج مطهرة (قلت) يا رسول الله ﷺ أولنا فيها أزواج مصلحات؟ قال الصالحات للصالحين تلذذوا بهن مثل لذتكم في الدنيا و تلذذكم، غير ان لا توالد. (حادی الارواح ص ۲۷۹)

حضرت لقیط بن عامرؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ ہم جنت میں کس کس نعمت سے لطف اندوز ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ صاف شفاف شہد کی نہروں سے اور شراب ایسی نہروں کے پیالوں سے جن میں نہ تو نشہ ہوگا اور نہ ندامت ہوگی، اور ایسے پانی سے جو کبھی خراب نہ ہوگا اور ایسے میوں سے، تمہارے خدا کی قسم! جن کو تم جانتے ہو جبکہ وہ ان میوں سے بہت بہتر ہوں گے اور پاک و صاف بیویوں سے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا ہمارے لیے جنت میں اس قابل بیویاں ہوں گی؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کے نیک عورتیں ہوں گی، وہ ان بیویوں سے اس طرح لطف اندوز ہوں گی جس طرح تم دنیا میں لطف اندوز ہوتے ہو اور وہ تم سے لطف اندوز ہوں گی پس یہ بات ضروری ہے کہ وہاں تو آلہ تناسل نہ ہوگا۔

﴿جماع کے بعد بکارت کا لوٹنا﴾

عن ابی ہریرة عن رسول الله ﷺ انه قال : يا رسول الله ﷺ انطأ في الجنة قال نعم و الذي نفسي بيده دحماً

دحماً فاذا قام عنها رجعت مطهرة بکراً۔ (حادی الارواح ص ۲۷۹)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم جنت میں وطی کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے ہاں تم ضرور وطی کرو گے ”ہماہما“ دھکا دینے کی طرح کود کود کر۔ پس جب وہ آدمی اس سے پیچھے ہٹے گا تو وہ عورت پھر مطہرہ اور باکرہ بن جائے گی۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان اهل الجنة اذا جامعوا نساءهم عدن ابكاراً۔

”بے شک جنت والے اپنی عورتوں سے جماع کریں تو وہ عورتیں پھر باکرہ بن جائیں گی۔“

﴿اہل جنت کا اپنی بیویوں سے جماع﴾

عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ ﷺ انه سئل : هل یمس اهل الجنة ازواجہم؟ قال نعم والذی بعشی بالحق بذکر لا یمل و فرج لا یحفی و شہوتہ لا تنقطع۔ (حادی الارواح ص ۲۸۰)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا اہل جنت اپنی بیویوں سے جماع کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، ایسے آلہ تناسل کے ساتھ وطی کریں گے جس میں فتور نہ آئے گا اور عورت کی ایسی شرم گاہ ہوگی جو رکاوٹ نہ ڈالے گی اور ایسی شہوت ہوگی جو ختم گی۔

﴿ستر سال تک لذت محسوس کرنا﴾

امام ابن ابی الدنیاؒ نے حضرت سعید بن جبیرؓ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جنت میں مرد کا قد ستر میل کے برابر ہوگا اور عورت کا قد تیس میل کے برابر ہوگا۔ اس عورت کے سرین خشک زمین کی طرح پیا سے ہوں گے۔ مرد کی شہوت عورت کے جسم میں ستر سال تک باقی رہے گی جس کی لذت اسے محسوس ہوگی۔ (صفة الجنة ابن ابی الدنیا ص ۲۷۱)

ابن ابی شیبہؒ نے اس روایت کو یوں نقل کیا ہے کہ حضرت سعید بن جبیرؓ نے بیان کیا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ جنتیوں میں سے ہر مرد کا قد نوے میل اور عورت کا قد اسی میل ہوگا اور عورت کے سرین خشک زمین کی طرح پیا سے ہوں گے۔ مرد کی شہوت عورت کے جسم میں ستر سال تک باقی رہے گی جس کی لذت اسے محسوس ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۰۴ ج ۱۳)

﴿ہر دفعہ دیکھنے سے نئی خواہش کا پیدا ہونا﴾

حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ جنت میں جو چاہیں گے وہی ہوگا، وہاں اولاد نہیں ہوگی۔ فرمایا کہ جنتی جب ایک مرتبہ اہلیہ کو دیکھے گا تو اس کو خواہش ہوگی، پھر دوبارہ دیکھے گا تو اور خواہش پیدا ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۱۶ ج ۱۳)

﴿جنابت کستوری بن کر خارج ہوگی﴾

حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بیشک پیشاب اور جنابت جنتیوں کے پہلوؤں کے نیچے سے پسینہ کی شکل میں بہہ کر قدموں تک جاتے جاتے کستوری بن جائے گی۔ (طبرانی)

﴿حوروں کے گیت اور نغمے﴾

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

و یوم تقوم الساعة یومئذ یتفرقون. فاما الذین آمنوا و عملوا الصالحات فهم فی روضة یحبرون. (روم: ۱۴)
 ”اور جس دن قیامت ہوگی اس دن لوگ جدا جدا ہوں گے۔ پس بہر حال وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو وہ باغوں میں آؤ بھگت کئے جائیں گے۔“

عامر بن نساف سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن کثیر سے ارشاد خداوندی فہم فی روضة یحبرون کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حبرة لذت اور سماع کو کہتے ہیں۔ (اس لحاظ سے معنی ہوگا کہ وہ باغ میں لذت دیئے جائیں گے اور خوش کرنے والے نغمے سنائے جائیں گے)۔

﴿حوروں کی ایک اجتماع گاہ﴾

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں حور عین کا ایک اجتماع منعقد ہوگا جس میں اپنی ایسی خوش کن آوازیں بلند کریں گی کہ مخلوقات نے ان جیسی آوازیں نہ سنی ہوں گی۔ وہ کہیں گی:

نحن الخالدات فلا نبید
 و نحن الناعمات فلا نبأس
 و نحن الراضیات فلا نسخط
 طوبی لم کان لنا و کنالہ

”ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں پس ہم ہلاک نہ ہوں گی اور ہم نعمتوں والی ہوں گی پس ہم بد حال نہ ہوں گی اور ہم راضی رہنے والی ہیں پس ہم ناراض نہ ہوں گی خوش بختی ہے اس کیلئے جو ہمارا ہے اور ہم اس کے ہیں۔“

﴿ایک نہر کے کنارے پر حوروں کے نغمے﴾

عن ابی ہریرۃ قال: ان فی الجنة نہراً طول الجنة حافتاه العذاری قیام متقابلات یغنین بأصوات حتی سمعھا الخلائق ما یرون فی الجنة لذة مثلھا فقلنا. یا ابو ہریرۃ و ما ذاک الغناء؟ قال انشاء اللہ التسمیح و التحمید و التقدیس و ثناء علی الرب عزوجل. (حادی الارواح ص ۲۹۲)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک نہر ہے جو جنت کی لمبائی کے برابر ہے، جس کے دونوں کناروں پر کنواری لڑکیاں

آمنے سامنے کھڑی ہوں گی جو آوازوں کیساتھ گیت گائیں گی یہاں تک کہ مخلوق اس کو سنے گی تو اس جیسی لذت کسی اور چیز میں نہ دیکھے گی۔
تو ہم نے کہا۔ اے ابو ہریرہ! وہ گیت کیا ہوں گے؟ تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کی حمد، تسبیح، تمجید اور ثناء پر مشتمل ہوں گے۔

﴿دو حوروں کے گیت﴾

عن ابی امامۃ عن رسول اللہ ﷺ قال : ما من عبد یدخل الجنة لا یجلس عند رأسہ و عند رجلیہ ثنتان من الحور العین یغنیانہ بأحسن صوت سنعہ الانس و الجن و لیس بمزامیر الشیطان. (حادی الارواح ص ۲۹۳)
حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا اس کے سر اور پاؤں کی طرف دو حور عین بیٹھیں گی جو اس کیلئے بہترین آواز کیساتھ، جس کو جن و انس نے نہیں سنا ہوگا، گیت گائیں گی اور وہ شیطانی بانسریاں نہ ہوں گی (بلکہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی تقدیس بیان ہوگی)۔

﴿جنت کے ایک درخت کے نیچے حوروں کے نغمے﴾

قال ابن وہب حدثنی سعید بن ابی ایوب قال و قال رجل من قریش لابن شہاب هل فی الجنة سماع فأنه حبب الی السماع؟ فقال أی و الذی نفس ابن شہاب بیده أن فی الجنة لشجراً حملاً اللؤلؤ و الزبرجد تحته جوارنا هدايات يتغنين بألوان يقلن نحن الناعمات فلا نبأس و نحن الخالدات فلا نموت فإذا سمع ذلك الشجر صفق بعضه بعضاً فاجبن الحواری. فلا ندري أصوات الحواری أحسن ام اصوات الشجر.

(رواہ الطبرانی کذا فی حادی الارواح ص ۲۹۳)

ایک قریشی شخص نے حضرت امام شہاب الدین زہریؒ سے پوچھا کہ کیا جنت میں گانا بھی ہوگا کیونکہ مجھے خوبصورت آواز بہت پسند ہے۔ تو آپ نے فرمایا جس ذات کے قبضہ قدرت میں شہاب الدین کی جان ہے، بالکل ہوگا۔ جنت میں یک درخت ہوگا جس کے پھل موتی اور زبرجد ہوں گے۔ اس کے نیچے ابھرے ہوئے گول پستانوں والی کنواری لڑکیاں ہوں گی اور وہ کہیں گی کہ ہم نعمتوں والیاں ہیں پس ہم بد حال نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں پس ہم مریں گی نہیں۔ تو جب درخت یہ آواز سنے گا تو اس کی شاخیں ایک دوسرے سے ٹکرا کر بانسری کی سی آواز پیدا کریں گی تو ان لڑکیوں کے گیت کا جواب دیں گی۔ تو ہم جان نہیں سکتے کہ ان لڑکیوں کی آواز زیادہ خوبصورت ہوگی یا درخت کی۔

﴿حوروں کا اپنے خاندوں کے سامنے نغمے سنانا﴾

قال ابن وہب و حدثنا الیث بن سعد عن خالد بن یزید ان الحور العین یغنین ازواجهن فیقلن نحن الخیرات الحسان ازواج شباب کرام، و نحن لخالدات فلا نموت، و نحن الناعمات فلا نبأس، و نحن الراضیات فلا نسخط، و نحن المقیمات فلا نظعن، فی صدر احداهن مکتوب انت حبیبی و انا حبک انتھت

نفسی عندک لم تر عینانی مثلك. (حادی الارواح ص ۲۹۳)

ابن وہب نے اپنی سند کے ساتھ خالد بن ولید بن یزید سے روایت کی ہے کہ بیشک حور عین اپنے خاوندوں کے سامنے گیت گائیں گی۔ پس وہ کہیں گی کہ ہم عمدہ خوبصورت ہیں، باعزت جوانوں کی بیویاں ہیں اور ہمیشہ رہنے والی ہیں پس ہم ناراض نہ ہوں گی اور ہم یہاں ہی ٹھہرنے والی ہیں یہاں سے کوچ نہ کریں گی۔ ان میں سے ہر ایک کے سینے پر لکھا ہوگا انت حبی وانا حبک تو میرا محبوب اور میں تیری محبوبہ ہوں، میرے نفس کی انتہا تو ہے، میری آنکھوں نے تیرے جیسا نہیں دیکھا۔

حوروں کا مہر

﴿نیک اعمال کے بدلے میں نیک بیویاں﴾

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

و بشر الذین آمنو و عملوا الصلحات ان لهم جنات تجری من تحتها الانهار كلما رزقوا منها من ثمرة رزقا قالو هذا الذى رزقنا من قبل و اتوا به متشابها و لهم فيها ازواج مطهرة و هم فيها خالدون. (البقرة ۲۵)

اور خوشخبری سنا دیجئے آپ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک کام کئے اس بات کی کہ بے شک اس کے واسطے بہشتیں ہیں کہ چلتی ہوں گی ان کے نیچے سے نہریں، جب کبھی دیئے جائیں گے رزق وہ لوگ ان بہشتوں میں سے کسی پھل کی غذا تو ہر بار یہی کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہم کو ملتا تھا اس سے پہلے اور ملے گا بھی ان کو دونوں بار کا پھل ملتا جلتا، اور ان کے واسطے ان بہشتوں میں بیویاں ہوں گی صاف اور پاک کی ہوئی اور وہ لوگ ان بہشتوں میں ہمیشہ کو بسنے والے ہوں گے۔

﴿دنیا کا چھوڑنا آخرت کا حق مہر ہے﴾

قال یحییٰ بن معاذ: ترک الدنيا شیدید، و فوت الجنة اشد، و ترک الدنيا مہر الآخرة.

(التذکرة ص ۵۵۷)

حضرت یحییٰ بن معاذ فرماتے ہیں کہ دنیا کو چھوڑنا مشکل ہے مگر آخرت کے انعامات کا فوت ہو جانا بہت زیادہ شدید ہے حالانکہ دنیا کا چھوڑنا آخرت کا حق مہر ہے۔

﴿مسجد کی صفائی حور عین کا حق مہر ہے﴾

(حدیث) جناب حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ سید دو عالم حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کنس المساجد مہور الحور العین. (تذکرة ص ۵۵۷. ج ۲)

مسجدوں کو صاف کرنا حور عین کے حق مہر ہیں۔

﴿ راستہ کی تکلیف دہ چیزیں ہٹانا اور مسجد صاف کرنا ﴾

(حدیث) حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

یا علی اعط الحور العین مہور ہم : اماطۃ الاذی عن الطريق و اخراج القمامۃ من المسجد فذلک مہور

الحور العین۔ (التذکرۃ)

”اے علی! حور عین کے حق مہر ادا کرو راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹا دینے سے اور مسجد سے کوڑا کرکٹ نکالنے کے ساتھ کیوں کہ

یہ حور عین کے مہر ہیں۔“

﴿ کھجوروں اور روٹی کے ٹکڑے کا صدقہ ﴾

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مہور الحور العین قبضات التمر و فلق الخیر۔ (تذکرۃ ص ۴۷۹ ج ۲)

”مٹھی بھر کھجوریں اور روٹی کا ٹکڑا (صدقہ) حور عین کا حق مہر ہیں۔“

(تذکرہ ص ۴۷۹ ج ۲)

﴿ معمولی سے صدقات کرنے میں جنت کی حوریں ﴾

قال أبی ہریرۃ : یتزوج احدکم فلانۃ بنت فلان بالمال۔ الكثير و یدع الحور العین باللقمۃ و التمرۃ و

الکسوة۔ (التذکرۃ ۵۵۷)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک شخص فلاں کی بیٹی فلاں سے کیشمال کے حق مہر کے بدلے شادی کر لیتا ہے مگر

حور عین کو ایک لقمہ اور کھجور اور معمولی سے کپڑے (کے صدقہ نہ کرنے کی وجہ) سے چھوڑ دیتا ہے۔

﴿ حوروں کا طلبگار کیوں سوئے۔ حکایت ﴾

حضرت سخونؓ فرماتے ہیں کہ مصر میں ایک آدمی رہتا تھا نام اس کا سعید تھا، اس کی والدہ عبادت گزار خواتین میں سے تھیں جب

یہ شخص رات کے نوافل کے لئے کھڑا ہوتا تو اس کی والدہ اس کے پیچھے کھڑی ہوا کرتی تھیں جب اس آدمی پر نیند کا غلبہ ہوتا تھا اور نیند کے

غلبے سے اونگھنے لگتا تھا تو اس کی والدہ اس کو آواز دے کر کہتی تھیں اے سعید! وہ شخص نہیں سوتا جو دوزخ سے ڈرتا ہو اور حسین و جمیل حوروں کو

نکاح کا پیغام دے رکھا ہو چنانچہ وہ اس سے مرعوب ہو کر پھر سیدھا ہو جاتا تھا۔

(تذکرہ ص ۴۷۹ ج ۲)

﴿تہجد حور کا حق مہر ہے﴾

حضرت ثابتؓ سے منقول ہے کہ میرے والد گرامی رات کی تاریکی میں کھڑے ہو کر عبادت کرنے والے حضرات میں سے تھے۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک خواب میں ایک ایسی عورت کو دیکھا جو دنیا کی عورتوں سے میل و مشابہت نہیں کھاتی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا میں حور ہوں اللہ کی باندی ہوں۔ میں نے کہا تم اپنا نکاح مجھ سے کر دو۔ اس نے کہا آپ میرے نکاح کا پیغام میرے پروردگار کے حضور پیش کریں اور حق مہر ادا کریں۔ میں نے پوچھا تمہارا حق مہر کیا ہے؟ تو اس نے کہا طویل طویل تہجد پڑھنا اسی موقعہ کیلئے لوگوں نے اشعار کہے ہیں ۔

یا خاطب الحور فی خدرھا	و طالبا ذاک علی قدرھا
انھض بجد لا تکن و انیا	و جاہد النفس علی صبرھا
و جانب الناس و ارفضھم	و حالف الوحدة فی ذکرھا
و قم اذا اللیل بدا وجهه	و صم نہار افھو من مہرھا
فلورئات عیناک اقبالھا	و قد بدت رمانا صدرھا
و ہی تتماشی بین اترابھا	و عقدھا یشرق فی نحرھا
لہان فی نفسک هذا الذی	تراہ فی دنیاک من زھرھا

ترجمہ:

- ۱۔ اے حور کو اس کی باپردہ جگہ میں نکاح کا پیغام دینے والے، اور اس کو اس کے عالی مقام کے باوجود اس کی طلب کرنے والے!
 - ۲۔ کوشش کر کے کھڑا ہو جا سست مت ہو اور اپنے نفس کو صبر کا جہاد سکھا۔
 - ۳۔ اور لوگوں سے کنارہ کش رہ بلکہ ان کو چھوڑ دے اور حور کی فکر میں تنہائی میں رہنے کی قسم کھالے۔
 - ۴۔ جب رات اپنا چہرہ دکھائے تو کھڑا ہو جا (عبادت کیلئے) اور دن کو روزہ رکھ یہ اس حور کا حق مہر ہے۔
 - ۵۔ جب تیری آنکھیں اس کو اپنے سامنے دیکھیں گی اور اس کے سینے کے انا رظا ہر نظر آئیں گے۔
 - ۶۔ اور یہ اپنی ہم جولیوں کے ساتھ چل رہی ہوگی اور اس کا ہا اس کے سینے پر چمک رہا ہوگا۔
 - ۷۔ تو جو کچھ تیرے نفس نے دنیا کی رعنائیوں اور حسن و جمال کو دیکھا تھا سب بے قیمت نظر آئے گا۔
- (تذکرہ ص ۴۷۹ ج ۲)

﴿عبادت کے ساتھ بیدار رہنے سے حوروں کے ساتھ عیش نصیب ہوگا﴾

حضرت مضر القاریؒ فرماتے ہیں کہ ایک رات مجھ پر نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ میں اپنا وظیفہ پورا کیے بغیر سو گیا تو خواب میں ایک لڑکی کو

دیکھا گویا اس کا چہرہ ماہ تمام ہے اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے اس نے کہا کہ شیخ آپ اس کو پڑھ سکتے ہیں؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ اس نے کہا تو آپ اس کو پڑھیں۔ میں نے اس کو کھولا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔ اللہ کی قسم! میں جب بھی اس کو یاد کرتا ہوں میری نیند اڑتی ہے۔

الہتک اللذائد و الامانی
و لذة نومة عن خیر عیش
عن الفردوس والظلل الدوانی
مع الخیرات فی غرف الجنان
تیقظ من منامک ان خیرا
من النوم ال تهجد باقرآن

ترجمہ:

- ۱۔ تجھے لذتوں اور خواہشات نے بے پرواہ کر دیا ہے جنت الفردوس اور جھکے جھکے سایوں سے۔
 - ۲۔ اور نیند کی لذت نے جنتیوں کے بالا خانوں میں حسین ترین عورتوں کے ساتھ پر تعیش زندگی گزارنے سے۔
 - ۳۔ اٹھ بیدار ہو جائی نیند سے کیونکہ نیند کرنے کی بجائے قرآن پاک کے ساتھ تہجد پڑھنا بہتر اور خوب ہے۔
- (تذکرہ ص ۸۰ ج ۲)

﴿حضرت مالک بن دینار کا واقعہ﴾

حضرت مالک بن دینار بیان فرماتے ہیں کہ میرے چند وظائف ایسے تھے جن کو ہر رات میں پورا کر کے سویا کرتا تھا۔ ایک رات میں ویسے ہی سو گیا تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک حسن و جمال کی ملکہ حسین لڑکی ہے اس کے ہاتھ میں ایک رقعہ ہے اس نے کہا کیا آپ اس کو اچھی طرح پڑھ سکتے ہیں؟ میں نے کہا کہ ہاں، تو اس نے وہ رقعہ مجھے دے دیا اس رقعہ میں یہ اشعار لکھے ہوئے تھے۔

لہاک النوم من طلب الامانی
و عن تلک الا و انس فی الجنان
تعیش مخلدا لا موت فیہا
و تلہو فی الخیام مع الحسان
تنہ من منامک ان خیرا
من النوم التہجد بالقرآن

ترجمہ:

- ۱۔ آپ کو نیند نے اپنی (جنت کی) طلب سے بے فکر کر رکھا ہے اور جنتوں میں محبت کرنے والی دوشیزاؤں سے بھی۔
- ۲۔ آپ (جنت میں) ہمیشہ زندہ رہیں گے اس میں کبھی موت نہ آئے گی، آپ خیموں میں حسین و جمیل بیویوں سے کھیل کود کرتے ہوں گے۔
- ۳۔ بیدار ہو جائیے اپنی نیند سے کیونکہ نیند سے بہتر تہجد ادا کرنا ہے قرآن پاک کی قرأت کے ساتھ۔ (تذکرہ ص ۸۰ ج ۲)

﴿حسن و جمال میں بنی ٹھنی لڑکیاں اور ان کا حق مہر﴾

شیخ مظہر سعدیؒ اللہ تعالیٰ کے شوق میں برابر ساٹھ سال روتے رہے تھے۔ ایک شب انہوں نے خواب میں دیکھا گویا نہر کا ایک کنارہ مشک خالص سے بہہ رہا ہے اس کے دونوں کناروں پر لؤلؤ کے درخت ہیں جو سونے کی شاخوں کے ساتھ لہلہا رہے ہیں۔ اتنے میں چند لڑکیاں حسن و جمال میں یکتا بن ٹھن کر آئیں اور پکار پکار کر یہ الفاظ گانے لگیں۔

سبحان المسبح بكل لسان، سبحان الموجود بكل مكان، سبحان الدائم في كل زمان، سبحانہ سبحانہ۔
 ”یعنی پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی ہر زبان بیان کرتی ہے، پاک ہے وہ ذات جو ہر جگہ موجود ہے، پاک ہے وہ ذات جو ہر زمانہ میں ہمیشہ رہنے والی ہے، پاک ہے وہ، پاک ہے وہ۔“

میں نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم اللہ سبحانہ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہیں۔ میں نے پوچھا تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ تو انہوں نے یہ جواب دیا۔

ذُرْنَا اِلٰه اَنَاسِ رَبِّ مُحَمَّدٍ ﷺ
 لِقَوْمٍ عَلَى الْاَقْدَامِ بِاللَّيْلِ قَوْمٍ
 يَنَاجُونَ رَبَّ الْعَالَمِينَ لِحَقِّهِمْ
 وَتَسْرَهُ هُمُومُ الْقَوْمِ وَالنَّاسِ نَوْمٌ

ترجمہ:

۱۔ ہمیں لوگوں کے معبود اور حضرت محمد ﷺ کے پروردگار نے اس قوم کیلئے پیدا کیا ہے جو رات کو (اپنے پروردگار کے سامنے عبادت کیلئے) قدموں پر کھڑے رہتے ہیں۔

۲۔ اپنے (معبود) رب العالمین سے اپنے حق کے حصول کیلئے مناجات کرتے ہیں (اللہ تعالیٰ کے ذوق و شوق میں ان کی یہ حالت ہے) شب کو ان کے افکار پر برابر چلتے رہتے ہیں جبکہ اور لوگ پڑے سو رہے ہوتے ہیں۔

میں نے کہا بس بس یہ کون لوگ ہوں گے جن کی اللہ تعالیٰ آنکھیں ٹھنڈی کریں گے؟ انہوں نے پوچھا کیا آپ نہیں جانتے؟ میں نے کہا اللہ کی قسم! میں ان کو نہیں جانتا۔ انہوں نے کہا وہ لوگ ہیں جو راتوں کو تہجد پڑھتے ہیں اور سوتے نہیں۔

(تذکرۃ قرطبی ص ۴۸۰ ج ۲)

﴿حور کی قیمت﴾

حضرت مالک بن دینار ایک روز بصرہ کی گلیوں میں پھر رہے تھے کہ ایک کنیز کو نہایت جاہ و جلال اور حشم و خدم کے ساتھ جاتے دیکھا۔ آپ نے اسے آواز دے کر پوچھا کہ کیا تیرا مالک تجھے بیچتا ہے؟ اس نے کہا شیخ کیا کہتے ہو ذرا پھر سے کہو، مالک بن دینار نے کہا کیا تیرا مالک تجھے بیچتا ہے یا نہیں۔ اس نے کہا بالفرض اگر فروخت بھی کرے تو کیا تجھ جیسا مفلس خرید لے گا؟ کہا ہاں تو کیا چیز ہے میں تجھ

سے بھی اچھی خرید سکتا ہوں وہ سن کر ہنس پڑی اور اپنے خادموں کو حکم دیا کہ اس شخص کو ہمارے گھر لے آؤ۔ خادم لے آیا وہ اپنے مالک کے پاس گئی اور اس سے سارا قصہ بیان کیا وہ سن کر بے اختیار ہنسا کہ ایسے درویش کو ہم بھی دیکھیں یہ کہہ کر مالک بن دینار گواپنے پاس بلایا دیکھتے ہی اس کے قلب پر ایسا رعب چھا گیا کہ پوچھنے لگا آپ کیا چاہتے ہیں؟ کہا یہ کنیز میرے ہاتھ بیچ دو۔ اس نے کہا آپ اس کی قیمت دے سکتے ہیں؟ فرمایا اس کی قیمت ہی کیا ہے؟ میرے نزدیک تو اس کی قیمت کھجور کی دوسری گٹھلیاں ہیں۔ یہ سن کر سب ہنس پڑے اور پوچھنے لگے کہ یہ قیمت آپ نے کیوں تجویز فرمائی؟ کہا اس میں بہت سے عیب ہیں، عیب دارشے کی قیمت ایسی ہی ہوا کرتی ہے جب اس نے عیبوں کی تفصیل پوچھی تو شیخ بولے سنو جب یہ عطر نہیں لگاتی تو اس میں سے بو آنے لگتی ہے، جو منہ نہ صاف کرے تو منہ گندا ہو جاتا ہے بو آنے لگتی ہے اور جو کنگھی چوٹی نہ کرے اور تیل نہ ڈالے تو جو کھیں پڑ جاتی ہیں اور بال پرانگندہ اور غبار آلود ہو جاتے ہیں، اور جب اس کی عمر زیادہ ہوگی تو بوڑھی ہو کر کسی کام کی بھی نہ رہے گی۔ حیض اسے آتا ہے، پیشاب پاخانہ یہ کرتی ہے۔ طرح طرح کی نجاستوں سے یہ آلودہ ہے۔ ہر قسم کی قدورتیں اور رنج و غم اسے پیش آتے رہتے ہیں۔ یہ تو ظاہری عیب ہیں اب باطنی سنو خود غرض اتنی ہے کہ تم سے اگر محبت ہے تو غرض کے ساتھ ہے یہ وفا کرنے والی نہیں اور اس کی دوستی سچی دوستی نہیں۔ تمہارے بعد تمہارے جانشین سے ایسے ہی مل جائے گی جیسا کہ اب تم سے ملی ہوئی ہے اس لئے اس کا اعتبار نہیں اور میرے پاس اس سے کم قیمت کی ایک کنیز ہے جس کیلئے میری ایک کوڑی بھی خرچ نہیں ہوئی اور وہ اس سے فائق ہے کافور، زعفران مشک اور جوہر نور سے اس کی پیدائش ہے۔ اگر کسی کھارے پانی میں اس کا لعاب دہن کرادیا جائے تو وہ شیریں اور خوش ذائقہ ہو جائے اور جو کسی مردے کو اپنا کلام سنا دے تو وہ بھی بول اٹھے اور جو اس کی ایک کلائی سورج کے سامنے ظاہر ہو جائے تو سورج شرمندہ ہو جائے اور جو تاریکی میں ظاہر ہو تو اجالا ہو جائے اور اگر وہ پاشاک و زیور سے آراستہ ہو کر دنیا میں آجائے تو تمام جہاں معطر اور مزین ہو جائے اور زعفران کے باغوں اور یاقوت و مرجان کی شاخوں میں اس نے پرورش پائی ہے اور طرح طرح کے آرام میں رہی ہے اور تسنیم کے پانی سے غذا دی گئی ہے اپنے عہد کی پوری ہے، دوستی کو نبھانے والی ہے۔ اب تم بتاؤ ان مین سے کون سی خریدنے کے لائق ہے۔ کہا کہ جس کی آپ نے حمد و ثناء کی ہے یہی خریدنے اور طلب کرنے کی مستحق ہے۔ شیخ نے فرمایا اس کی قیمت ہر وقت ہر شخص کے پاس موجود ہے اس کی قیمت یہ ہے کہ رات بھر میں ایک گھڑی کیلئے تمام کاموں سے فارغ ہو جاؤ اور نہایت اخلاص کے ساتھ دو رکعت پڑھو اور اس کی قیمت یہ ہے کہ جب تمہارے سامنے کھانا چنا جائے تو اس وقت کسی بھوکے کو خالص اللہ کی رضا کیلئے دے دیا کرو اور اس کی قیمت یہ ہے کہ راہ میں اگر کوئی نجاست یا اینٹ ڈھیل پڑا ہو تو اسے اٹھا کر راستے سے پرے پھینک دیا کرو، اور اس کی قیمت یہ ہے کہ اپنی عمر کو تنگدستی اور فکر و فاقہ اور بقدر ضرورت سامان پر اکتفاء کرنے میں گزار دو اور اس مکار دنیا سے اپنی فکر کو بالکل الگ کر دو اور حرص سے برکنار ہو کر قناعت کی دولت اپنالو۔ پھر اس کا ثمر یہ ہوگا کہ کل تم بالکل چین سے ہو جاؤ گے اور جنت میں جو آرام و راحت کا مخزن ہے عیش اڑاؤ گے۔

اس شخص نے سن کر کہا اے کنیز سنتی ہے شیخ کیا فرماتے ہیں سچ یا جھوٹ؟

کنیز نے کہا سچ کہتے ہیں اور خیر خواہی ارشاد فرماتے ہیں، کہا اگر یہی بات ہے تو میں نے تجھے اللہ کے واسطے آزاد کیا اور فلاں

فلاں جائیداد تجھے دی، اور غلاموں سے کہا کہ تم کو بھی آزاد کیا اور فلاں فلاں زمین تمہارے نام کر دی، اور یہ گھر اور تمام مال اللہ کی راہ میں صدقہ کیا اور پھر دروازے پر ایک بہت موٹے کپڑے کو کھینچ لیا اور تمام پوشاک فاخرہ اتار کر اسے پہن لیا اس کنیز نے یہ حال دیکھ کر کہا تمہارے بعد میرا کون ہے اس نے بھی اپنا لباس پھینک دیا اور ایک موٹا کپڑا پہن لیا اور وہ بھی اس کے ساتھ ہو گئی۔ مالک بن دینار نے یہ حال دیکھ کر ان کیلئے دعائے خیر فرمائی اور خیر باد کہہ کر رخصت ہوئے اور ادھر یہ دونوں اللہ کی عبادت میں مصروف ہو گئے اور عبادت ہی میں جان دے دی۔

حوروں کے مستحق بنانے والے اعمال صالحہ

﴿غصہ پینے پر حور ملے گی﴾

(حدیث) حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من كظم غيظا و هو يقدر على ان ينفذه دعاه الله تعالى على رؤوس الخلائق يوم القيامة حتى يخيره في

ای الحور شاء.

جس شخص نے غصہ کو پی لیا حالانکہ وہ اس کو نافذ کرنے پر قدرت رکھتا تھا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلائیں گے حتیٰ کہ اس کو اختیار دیں گے حوروں میں سے جس کو چاہے لے لے۔ (مسند احمد ص ۴۴۰ ج ۳)

﴿حور لینے کے تین کام﴾

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثلاثة من كان فيه واحدة زوج من الحور العين رجل أنتمن على امانة خفية شهية فادها من مخافة الله

تعالى و رجل عفى عن قتله و رجل قرأ (قل هو الله احد) في دبر كل صلاة.

تین کام ایسے ہیں جس شخص کے پاس ان میں سے ایک بھی ہوگا اس کی حور عین کے ساتھ شادی کی جائے گی۔

۱۔ وہ شخص جس کے پاس ضرورت کی امانت خفیہ طور پر رکھی گئی اور اس نے اس کو خوفِ خدا کی وجہ سے ادا کر دیا۔

۲۔ وہ شخص جس نے اپنے قاتل کو معاف کر دیا۔

۳۔ وہ شخص جس نے ہر (فرض) نماز کے بعد ”قل هو الله احد“ (پوری سورۃ اخلاص) کی تلاوت کی۔ (ترغیب اصہبانی)

فائدہ: ان مذکورہ اعمال میں سے کوئی سائل جتنی مرتبہ کرے انشاء اللہ اتنی حوریں ملیں گی۔

﴿اچھے طریقے سے ہر روزہ رکھنے کا انعام سو حوریں﴾

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الجنة تنزین من الحول الى الحول فی شهر امضان، و ان الحور لتنزين من الحول الى الحول فی شهر رمضان، فاذا دخل شهر رمضان. قالت الجنة : اللهم اجعل فی هذا الشهر من عبادك سكانا، و يقلن الحور : اللهم اجعل لنا فی هذا الشهر من عبادك ازواجاً، تقر اعیننا بهم، و تقر اعینهم بنا، قال رسول الله ﷺ : (من صام نفسه فی شهر رمضان، لم يشرب و لم یرم فيه مومنا ببهتان، و لم يعمل فيه خطیئة زوجہ الله تعالیٰ فی کل لیلة مائة حوراء و بنی له قصرًا فی الجنة من لؤلؤ و یاقوت ق زبرجد، لو ان الدنيا کلها جعلت فی هذا القصر لکان منها کمربط عنز فی الدنيا).

جنت ایک سال سے دوسرے سال (کے شروع ہونے تک) ماہ رمضان کیلئے سنورتی ہے، اور حور بھی ایک سال کے شروع سے دوسرے سال کے شروع تک رمضان المبارک کیلئے سنورتی ہے، جنت کہتی ہے اے اللہ! میرے لیے اپنے بندوں میں سے اس مہینہ میں مکین مقرر فرما دے، اور حوریں یہ دعا کرتی ہیں کہ اے اللہ! ہمارے لیے اس مہینہ میں اپنے نیک بندوں میں سے خاوند مقرر فرما دے جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے خود رمضان المبارک میں روزہ رکھا، کچھ کھایا پیا نہیں اور کسی مؤمن پر بہتان بھی نہیں لگایا اور اس روزے کی حالت میں کوئی گناہ بھی نہ کیا اللہ تعالیٰ (روزے کی) ہر رات میں اس کیلئے سو حوروں سے اس کی شادی کریں گے۔ اور اس کیلئے جنت میں لؤلؤ، یاقوت اور زبرجد کا محل بنائیں گے اگر تمام دنیا کو اس محل میں منتقل کر دیا جائے تو یہ دنیا میں بکریوں کی جگہ جتنا نظر آئے گا۔ (البدور السافرة ص ۲۰۴)

﴿درج ذیل ورد کے انعامات﴾

ارشاد خداوندی ہے ”لہ مقالید السموات والارض“ (اسی کے پاس ہیں چابیاں آسمانوں اور زمینوں کی) اس کی تفسیر میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق سوال فرمایا (کہ آسمانوں اور زمینوں کی چابیاں کیا ہیں یعنی کون سی عبادات اس کی یا اس سے اعلیٰ درجہ یعنی جنت کی وارث بناتی ہیں) تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا اله الا الله، و الله اکبر، و سبحان الله و بحمده، و استغفر الله، و لا حول و لا قوة الا بالله، الاول و الآخر و الظاهر و الباطن، و بیده الخیر یحیی و یمیت و هو علی کل شیء قدير، و من قالها اذا صبح عشر مرات، أحرز من ابليس و جنوده و يعطى قنطاراً من الاجر، و یرفع له درجة من الجنة و یزوج من الحورالعین، فان مات من یومه طبع بطابع الشهداء.

ترجمہ:

لا اله الا الله، و الله اکبر، و سبحان الله و بحمده، و استغفر الله، و لا حول و لا قوة الا بالله، الاول و الآخر و الظاهر و الباطن، و بیده الخیر یحیی و یمیت و هو علی کل شیء قدير. جو شخص ان کلمات کو دس مرتبہ صبح کے وقت پڑھے گا، اس کی شیطان اور اس کے (ضرر رساں) لشکر سے حفاظت کی جائے گی، اس کو اجر کا ایک قنطار عطا کیا جائے گا، اس کے لئے

جنت میں ایک درجہ بلند کیا جائے گا، اس کی حور عین سے شادی کی جائے گی اور اگر اس دن (جس دن اس نے یہ وظیفہ پڑھا تھا) فوت ہو گیا اس کیلئے شہداء والی مہر لگادی جائے گی۔ (البدور السافرة)

﴿حوریں چاہئیں تو یہ اعمال کرو﴾

شیخ محمد بن حسین بغدادی فرماتے ہیں ایک سال میں حج کیلئے گیا ایک روز مکہ مکرمہ کے بازاروں میں پھر رہا تھا کہ ایک بوڑھا مرد ایک لونڈی کا ہاتھ پکڑے ہوئے نظر آیا۔ لونڈی کا رنگ بدلا ہوا، جسم دبلا تھا اور اس کے چہرے سے نور چمکتا تھا اور روشنی ظاہر ہوتی تھی وہ ضعیف شخص پکار رہا تھا کہ کوئی لونڈی کا طلب گار ہے؟ کوئی اس کی رغبت کرنے والا ہے؟ کوئی بیس دینار سے بڑھنے والا ہے؟ میں اس لونڈی کے سب عیبوں سے بری الذمہ ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں اس کے قریب گیا اور کہا قیمت تو لونڈی کی معلوم ہو گئی مگر اس میں عیب کیا ہے؟ کہا یہ لونڈی مجنونہ ہے غمگین رہتی ہے، راتوں کو عبادت کرتی ہے، دن کو روزہ رکھتی ہے، نہ کچھ کھاتی ہے نہ پیتی ہے ہر جگہ تنہا اکیلی رہنے کی عادی ہے۔ جب میں نے یہ بات سنی میرے دل نے اس لونڈی کو چاہا اور قیمت دے کر اس کو خرید لیا اور اپنے گھر لے گیا۔ لونڈی کو سر جھکائے دیکھا پھر اس نے اپنا سر میری جانب اٹھا کر کہا۔ اے میرے چھوٹے مولا خدا تم پر رحم کرے تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہا عراق میں رہتا ہوں۔ کہا کون سا عراق بھرے والا لایا کوئے والا؟ میں نے کہا کوئے والا نہ بھرے والا۔ پھر لونڈی نے کہا شاید تم مدینۃ الاسلام بغداد میں رہتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ کہا واہ واہ۔ وہ عابدوں اور زاہدوں کا شہر ہے۔ راوی کہتے ہیں مجھے تعجب ہوا میں نے کہا لونڈی حجروں کی رہنے والی، ایک حجرے سے دوسرے حجرے میں بلائی جانے والی، زاہدوں عابدوں کو کیسے پہچانتی ہے؟ میں نے اس کی طرف متوجہ ہو کر دل لگی کے طور پر پوچھا تم بزرگوں میں سے کن کن کو پہچانتی ہو؟ کہا میں مالک بن دینار، بشر حافی، صالح مزنی، ابو حاتم بختانی، معروف کرخی، محمد بن حسین بغدادی، رابعہ عدویہ، شعوانہ، میمونہ ان بزرگوں کو پہچانتی ہوں۔ میں نے کہا ان بزرگوں کی تم کو کہاں سے شناخت ہے؟ لونڈی نے کہا اے جوان کیسے نہ پہچانوں؟ خدا کی قسم وہ لوگ دلوں کے طبیب ہیں، یہ محبت کو محبوب کی راہ دکھلانے والے ہیں۔ پھر میں نے کہا اے لونڈی؟ میں محمد بن حسین ہوں۔ اس نے کہا میں نے اے ابو عبد اللہ خدا سے دعا مانگی تھی کہ خدا تم کو مجھ سے ملادے۔ تمہاری وہ خوش آواز جس سے مریدوں کے دل زندہ کرتے تھے اور سننے والوں کی آنکھیں روتی تھیں کیسے ہے؟ میں نے کہا اپنے حال پر ہے۔ کہا تمہیں خدا کی قسم مجھے قرآن شریف کی کچھ آیتیں سناؤ میں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی اس نے بڑے زور سے چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئی۔ میں نے اس کے منہ پر پانی چھڑکا تو ہوش میں آئی اور کہا اے ابو عبد اللہ یہ تو اس کا نام ہے۔ کیا حال ہو گا اگر میں اس کو پہچانوں اور جنت میں اس کو دیکھوں۔ خدا تم پر رحم کرے اور پڑھو۔ میں نے یہ آیت پڑھی۔ ”ام حسب الذین اجتر حوا السیئات ان نجعلہم ساء ما یحکمون“۔ (یعنی کیا گمان کرتے ہو جنہوں نے گناہ کئے ہیں کہ ہم ان کو ایمان والوں اور نیک عمل والوں کے برابر کریں گے، ان کی موت اور زندگی برابر ہے برا ہے جو حکم کنار لگاتے ہیں)۔

اس نے کہا اے ابو عبد اللہ! ہم نے نہ کسی بت کی پوجا کی اور نہ کسے معبود کو قبول کیا پڑھتے جاؤ خدا تم پر رحم کرے۔ میں نے پھر یہ

آیت پڑھی۔

انا اعتدنا للظالمین ناراً سے سائت مرتفقاتک۔ (یعنی ہم نے ظالموں کے واسطے آگ تیار کر رکھی ہے۔ ان کے گرد آگ کے خیمے ہوں گے اگر پانی طلب کریں گے گرم پانی پگھلے ہوئے تانبے کی مثل پائیں گے جو ان کے چہرے جلس دے گا، اس کا پینا بھی برا ہے اور آرام گاہ بھی بری ہے)۔

پھر کہا اے ابو عبد اللہ تم نے اپنے نفس کے ساتھ نامیدی لازم کر لی ہے۔ اپنے دل کو خوف اور امید کے درمیان آرام دو۔ اور کچھ پڑھو خدا تم پر رحم کرے۔

پھر میں نے پڑھا (وجوه يومئذ مسفرة ضاحكة مستبشرة، وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة)۔ ”یعنی بعض چہرے قیامت کے دن خوش ہشاش بشاش ہوں گے اور بعض چہرے تروتازہ اپنے پروردگار کو دیکھنے والے ہوں گے“۔ پھر کہا مجھے اس کے ملنے کا شوق کتنا زیادہ ہوگا جس دن وہ اپنے دوستوں کے واسطے ظاہر ہوگا، اور پڑھو خدا تم پر رحم کرے۔

پھر میں نے پڑھا (يطوف عليهم ولدان مخلدون بأكواب و أباريق و كأس من معين)۔ ”لڑکے جو ہمیشہ رہنے والے ہیں جنت والوں کیلئے ہاتھوں میں کوزے اور لوٹے اور پیالے شراب معین کے لئے ہوئے گھومیں گے، نہ پینے والوں کا سر پھرے گا اور نہ وہ بہکیں گے“۔ پھر کہا اے ابو عبد اللہ میں خیال کرتی ہوں تم نے حور کو پیغام دیا ہے کچھ ان کے مہر کیلئے بھی خرچ کیا ہے؟ میں نے کہا اے لونڈی مجھے بتا دے وہ کیا چیز ہے میں تو بالکل مفلس ہوں۔ کہا شب بیداری اپنے اوپر لازم کرو اور ہمیشہ روزہ رکھا کرو اور فقیروں اور مسکینوں سے محبت کرتے رہو۔ پھر وہ لونڈی بیہوش ہو گئی۔ میں نے اس کے چہرے پر پانی چھڑکا تو ہوش میں آئی پھر دوبارہ مناجات پڑھتے ہوئے بیہوش ہو گئی۔ میں نے پاس جا کر دیکھا وہ مرچکی تھی مجھے اس کے مرنے کا بڑا صدمہ ہوا۔ پھر میں بازار گیا تا کہ اس کے کفن دفن کا سامان لاؤں، واپس آ کر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ کفنائی ہوئی اور خوشبو لگی ہوئی ہے اور جنت کے دوسرے جوڑے اس پر پڑے ہوئے ہیں۔ کفن میں دوسطروں میں لکھا ہوا ہے۔

سُطْرِ اَوَّل: لا اله الا لله محمد رسول الله اور دوسرے پر الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون۔ میں نے اپنے دوستوں کے ساتھ اس کا جنازہ اٹھایا اور نماز پڑھ کر دفن کر دیا۔ اس کے سر ہانے میں نے سورۃ یٰسین پڑھی اور حجرے میں غمگین روتا ہوا واپس آ گیا۔ پھر دو رکعت نماز پڑھ کر سو رہا تھا خواب میں دیکھا کہ وہ لونڈی بہشت میں ہے جنتی حلتے پہنے زعفران زار کے تختے میں ہے، سندس اور استبرق کافرش ہے، ہر پر تاج مرصع موتی اور جواہرات ٹکے ہوئے ہیں، پاؤں میں یاقوت سرخ کی جوتی ہے جس سے غبر و مشک کی خوشبو آرہی ہے اس کا چہرہ آفتاب و ماہتاب سے زیادہ روشن ہے میں نے کہا اے لونڈی ٹھہر! کس عمل نے تجھے اس مرتبہ پر پہنچایا؟ کہا فقیروں مسکینوں کی محبت، کثرت استغفار، مسلمانوں کی راہ سے ایذا دینے والی چیزیں دور کرنے سے مجھ کو یہ مرتبہ ملا ہے۔

(روض الریاحین)

﴿حور کے ذریعے تہجد کی ترغیب﴾

شیخ عبدالواحد بن زید فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میری پنڈلی میں درد ہو گیا تھا اس کی وجہ سے نماز میں بڑی تکلیف ہوتی تھی ایک

رات جو نماز کیلئے اٹھا تو اس میں سخت درد ہوا اور بمشکل نماز پوری کر کے چادر سر ہانے رکھ کر سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک حسین و جمیل لڑکی جو سراپہ حسن کی پتلی تھی چند خوبصورت بنی ٹھنی لڑکیوں کے ہمراہ ناز و انداز کے ساتھ میرے پاس آ کر بیٹھ گئی۔ دوسری لڑکیاں جو اس کے ہمراہ تھیں اس کے پیچھے بیٹھ گئیں ان میں سے ایک سے اس نے کہا اس شخص کو اٹھاؤ مگر دیکھو بیدار نہ ہونے پائے وہ سب کی سب میری طرف متوجہ ہوئیں اور سب نے مل کر اٹھایا میں یہ سب کیفیت خواب میں دیکھ رہا تھا پھر اس نے اپنی خواصوں سے کہا کہ اس کیلئے نرم نرم بچھونے بچھاؤ اور اپنے اپنے موقع سے تکیے رکھ دو انہوں نے فوراً سات بچھونے اوپر نیچے بچھائے کہ میں نے عمر بھر کبھی ایسے بچھونے نہ دیکھے تھے۔ پھر اس پر نہایت خوبصورت سبز رنگ کے تکیے نصب کیے پھر حکم کیا کہ اسے اس فرش پر لٹا دو مگر یہ دیکھو یہ جاگنے نہ پائے مجھے انہوں نے اس بچھونے پر لٹا دیا اور میں انہیں دیکھتا تھا اور سب باتیں سنتا تھا۔ پھر اس نے حکم دیا کہ اس کے چاروں طرف پھول پھلوا ری رکھ دو انہوں نے سنتے ہی طرح طرح کے پھول رکھ دیئے پھر وہ میرے پاس آئی اور اپنا ہاتھ میرے اسی درد کی جگہ رکھا اور ہاتھ سے سہلایا پھر کہا کھڑا ہو نماز پڑھ حق تعالیٰ نے تجھی شفا دی اس کا یہ کہنا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنے آپ کو بھلا چنگا پایا گویا کبھی بیمار ہی نہ تھا۔ وہ دن آج کا دن پھر کبھی بیمار نہ ہوا اور میرے دل میں اب تک اس کے اس کہنے کی کہ ”اٹھ کھڑا ہو نماز پڑھ حق تعالیٰ نے تجھے شفا دی“ کی لذت و حلاوت موجود ہے۔

(روض الراحین)

﴿حور کو دیکھنے والے بزرگ کی حکایت﴾

ایک صالح شخص نے اللہ کی چالیس سال عبادت کی ایک روز اس پر ناز کا مقام غالب ہوا تو اس کے غلبہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا خداوند! آپ نے جو کچھ میرے لیے جنت میں تیار کیا اور جس قدر حوریں میرے لیے مہیا فرمائی ہیں وہ مجھے دنیا میں دکھا دیجیے ابھی مناجات ختم نہ ہونے پائی تھیں کہ محراب پھٹی اور ایک حسین و جمیل حور نکلی کہ اگر وہ دنیا میں آجائے تو تمام دنیا مفتون و مجنون ہو جائے۔ عابد نے کہا نیک بخت تو کون ہے آدم زاد ہے یا پری؟ اس نے عربی کے چند شعر پڑھے جن کا مضمون یہ تھا کہ تو مولیٰ سے جو چاہتا تھا وہ تجھے ملا اور مجھی اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے کہ میں تیری منوس ہوں اور تمام رات تجھ سے باتیں کروں عابد نے پوچھا تو کس لئے ہے، کہا آپ کیلئے، تجھ جیسی مجھے کتنی ملیں گی؟ کہا سو اور ہر ایک حور کی سو خادمہ، اور ہر خادمہ کی سو باندیاں اور ہر باندی پر سو انتظام کرنے والیاں۔ عابد یہ سن کر بہت خوش ہوا اور خوشی میں آکر پوچھا کہ اے پیاری کیا کسی کو مجھ سے زیادہ انعام ملے گا حور نے کہا تم بیچارے تو کچھ بھی نہیں ہوا تا تو ادنیٰ سے ادنیٰ کو جو صبح شام استغفر اللہ العظیم پڑھ لیتے ہیں اور سوائے اس کے ان کا کچھ کام نہیں انہیں مل جائے گا۔ (روض الراحین)

﴿جتنے آپ کے اعمال خوبصورت ہوں گے اتنا ہی آپ کی حوریں حسین ہوں گی﴾

شیخ ابو بکر ضریر فرماتے ہیں: کہ میرے پاس ایک خوبصورت غلام تھا دن کو روزہ رکھتا تھا رات بھر نماز پڑھتا تھا وہ ایک دن میرے پاس آیا اور بیان کیا کہ آج میں سو گیا تھا کہ معمولی اور ادبھی ترک ہو گئے۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ گویا سامنے سے محراب پھٹ گئی اور اس

سے چند حسیں لڑکیاں نکلی ہیں ان میں سے ایک لڑکی نہایت ہی بد صورت تھی میں نے عمر بھر ایسی کبھی نہ دیکھی تھی میں نے پوچھا تم سب کس کیلئے ہو اور یہ بد صورت کس کیلئے ہے؟ انہوں نے کہا ہم سب تیری گزشتہ راتیں ہیں اور بری صورت والی تیری یہ رات ہے جس میں تو سو رہا ہے اگر تو اسی رات میں مر گیا تو یہی تیرے حصہ میں آئے گی یہ خواب بیان کر کے اس جوان نے ایک چیخ ماری وار جاں بحق تسلیم ہو گیا۔

(اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جنتیوں کی حوریں اتنی ہی حسین ہوں گی جتنا انہوں نے اپنی عبادات کو حسین انداز سے ادا کیا ہوگا)

(روض الریاحین)

﴿پانچ صدیوں سے حور کی پرورش﴾

شیخ ابوسلیمان درائی کہتے ہیں کہ میں ایک رات سو گیا تھا اور معمول کے وظائف بھی رہ گئے تھے خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت حسین حور ہے جو کہہ رہی ہے اے ابوسلیمان! تم مزے سے پڑے سو رہے ہو اور میں تمہارے لئے پانچ سو برس سے پرورش کی جا رہی ہوں۔ (روض الریاحین)

﴿ایک نو مسلم کا انتظار کرنے والی حور﴾

شیخ عبدالواحد بن زید فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں جہاز میں سوار تھا تلاطم امواج سے جہاز ایک جزیرے میں جا پہنچا اس جزیرے میں ہم نے دیکھا کہ ایک شخص ایک بت کی پرستش کر رہا ہے ہم نے اس سے دریافت کیا کہ تو کس کی عبادت کرتا ہے۔ اس نے بت کی طرف اشارہ کیا ہم نے کہا تیرا یہ معبود خالق نہیں بلکہ خود دوسرے کی مخلوق ہے اور ہمارا معبود وہ ہے جس نے اسے اور سب چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ اس بت پرست نے دریافت کیا بتاؤ تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ ہم نے جواب دیا کہ ہم اس ذات پاک کی عبادت کرتے ہیں جس کا آسمان میں عرش ہے اور زمیں میں اس کی دارو گیر ہے اور زندہ و مردہ میں اس کی تقدیر جاری ہے۔ اس کے نام پاک میں اس کی عظمت و بڑائی نہایت بڑی ہے۔ اس نے پوچھا تمہیں یہ باتیں کس طرح معلوم ہوئیں؟ ہم نے کہا، اس بادشاہ حقیقی نے ہمارے پاس ایک سچے رسول کو بھیجا۔ اس نے ہمیں ہدایت کی۔

پھر اس نے پوچھا وہ رسول کہاں ہیں اور ان کا کیا حال ہے؟ ہم نے جواب دیا کہ جس کام کیلئے خدا نے انہیں بھیجا تھا، جب وہ پورا کر چکے تو انہیں خدا نے اپنے پاس بلا لیا۔ اس نے کہا، رسول خدا ﷺ نے تمہارے پاس کیا نشانی چھوڑی ہے؟ ہم نے کہا، اللہ کی کتاب۔ اس نے کہا مجھے دکھاؤ۔ ہم اس کے پاس قرآن شریف لے گئے۔ اس نے کہا، میں تو جانتا نہیں، تم پڑھ کر سناؤ۔ ہم نے اسے ایک سورت پڑھ کر سنائی۔ وہ سن کر روتا رہا اور کہنے لگا جس کا یہ کلام ہے اس کا حکم تو دل و جان سے ماننا چاہئے۔ پھر وہ مسلمان ہو گیا۔

ہم نے اسے دین کے احکام اور چند سورتیں سکھائیں۔ جب رات ہوئی اور ہم سب اپنے اپنے بچھونوں پر لیٹ رہے تو وہ بولا۔ بھائیو! یہ معبود جس کا تم نے مجھے پتا اور صفات بتائیں، سوتا بھی ہے؟ ہم نے کہا، وہ سونے سے پاک ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ قائم ہے۔ اس نے کہا، کیسے برے بندے ہو کہ تمہارا مولانا نہیں سوتا اور تم سوتے ہو۔ اس کی یہ باتیں سن کر ہمیں بڑی حیرت ہوئی۔

مختصر یہ کہ ہم وہاں چند روز رہے۔ جب وہاں سے کوچ کا ارادہ ہوا تو اس نے کہا، بھائیو! مجھے بھی ساتھ لے چلو۔ ہم نے قبول کر

لیا۔ چلتے چلتے ہم ابادان پہنچے۔ میں نے اپنے یاروں سے کہا کہ یہ ابھی مسلمان ہوا ہے اس کی کچھ مدد کرنی چاہئے۔ ہم سب نے چند درہم جمع کر کے اسے دیئے اور کہا کہ اسے اپنے خرچ میں لانا۔ وہ کہنے لگا، لا الہ اللہ، تم عجیب آدمی ہو۔ تم ہی نے مجھے رستہ بتایا اور خود ہی راہ سے بھٹک گئے۔ مجھے سخت تعجب آتا ہے کہ میں اس جزیرے میں بت کی عبادت کیا کرتا تھا۔ میں اللہ تعالیٰ کو پہچانتا تھا اس وقت بھی اس نے مجھے ضائع نہیں کیا۔ تو پھر جب میں اسے جانے لگا تو اب وہ مجھے کس طرح ضائع کر دے گا۔

تین دن بعد مجھے ایک شخص نے آ کر خبر دی کہ وہ نو مسلم مر رہا ہے اس کی خبر لو۔ یہ سن کر میں اس کے پاس گیا اور پوچھا کہ تجھے کیا حاجت ہے۔ اس نے کہا کچھ نہیں، جس ذات پاک نے تجھے جزیرے میں پہنچایا اسی نے میری سب حاجتیں پوری کر دیں۔

خواجه عبدالواحدؒ فرماتے ہیں کہ مجھے کہیں بیٹھے بیٹھے نیند کا غلبہ ہوا اور میں سو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سرسبز باغ ہے، اس میں ایک قبہ ہے اور مکلف تخت بچھا ہوا ہے اس پر ایک نہایت حسین اور نو عمر عورت جلوہ افروز ہے اور کہتی ہے۔ ”خدا کیلئے اس نو مسلم کو جلدی بھیجو، مجھے اس کی جدائی میں بڑی بیقراری اور بے صبری ہے۔“

اتنے میں میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ وہ سفر آخرت طے کر چکا تھا۔ میں نے اسے غسل اور کفن دے کر دفن کر دیا۔ جب رات ہوئی تو خواب میں وہی قبہ اور باغ اور تخت اور وہی عورت اور پہلو میں نو مسلم کو دیکھا کہ وہ یہ آیت پڑھ رہا ہے:

والملائكة يدخلون عليهم من كل باب سالم عليكم بما صبرتم فنعيم عقبى الدار.

”اور فرشتے ان پر یہ کہتے ہوئے ہر دروازے سے آئیں گے کہ سلامتی ہے تم پر پس کیا اچھا بدلہ ہے آخرت کا۔“

(روضۃ الریاحین)

﴿آذان کی آواز پر حور کا سنگھار﴾

(حدیث) حضرت مریم بن ابی مریم سلونیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كلما نادى المنادى فتحت ابواب السماء، واستجيب الدعاء، وتزين الحور العين.

”جب مومن آذان دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا کو قبول کیا جاتا ہے اور حور بناؤ سنگھار کرتی ہے۔“

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ آذان چونکہ نماز کیلئے دے جاتی ہے اور لوگ اس کو سن کر نماز ادا کرنے آتے ہیں اس لئے ان کے اعمال کے آسمان پر چڑھنے کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور چونکہ آذان کے بعد دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے، اس لئے دعا مانگنے والے کی دعا بھی اس وقت قبول ہوتی ہے اور کسی بھی نیک عمل کی قبولیت پر ان بیاہی حوریں وہ جو ابھی مسلمان کیلئے مخصوص نہیں ہوئی ہوتیں، زیب و زینت کرتی ہیں کہ شاید اس وقت اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے کسی نیک بندے کیساتھ اس کے نیک عمل کو قبول کرنے کی وجہ سے منسوب کر دیں اور جو حوریں پہلے سے مسلمانوں کیساتھ منسوب ہو چکی ہیں، وہ اپنے خاوند کے نیک اعمال کرنے کی خوشی میں یا نیک عمل کرنے کی وجہ سے درجہ میں ترقی ہونے سے بطور خوشی کے یا اپنے جنتی شوہر کو مزید نیک اعمال کی ترغیب دلانے کیلئے آذان کے وقت سنگھار کرتی ہیں۔ واللہ اعلم۔ (البدور السافره)

﴿ایک عجیب و غریب اثر﴾

و قد روى ابن جرير عن وهب بن منبه ههنا اثرأ غريباً عجيباً، قال وهب ان فى الجنة شجرة يقال لها طوبى يسيرا الراكب فى ظلها مائة عام لا يقطعها، زهرها رباط. و ورقها برود. و قصبانها عنبر. و بطهاؤها ياقوت. و ترابها كافور. و وحلها مسك، يخرج من اصلها انهار الخمر و اللبن و العسل. و هى مجلس لاهل الجنة. فبينما هم فى مجلسهم اذأتهم الملائكة من ربهم. يقودون نجبا مزومة بسلاسل من ذهب و جوهها كالمصابيح من حسننها ووبرها. كخز المرعى من لينه عليها رحال الواحها من ياقوت و دفوفها من ذهب. و ثيابها من سندس و استبرق فيفتحونها. و يقولون. ان ربنا ارسلنا اليكم لتزوروه و تسلموا عليه قال فيركبونها. قال فهى اسرع من الطائر و اوطأ من الفراش. نجبا من غير مهنة، يسير الراكب الى جنب اخيه و هو يكلمه و يناجيه لا تصيب اذن راحلة منها اذن الأخرى. ولا برك راحله برك الأخرى. حتى ان الشجرة ليتنخى عن طريقهم لئلا تفرق بين الرجل و اخيه. قال فيأتون الى الرحمان الرحيم فيسفر لهم عن وجهه الكريم. حتى ينظروا اليه فاذا رأوه قالوا. اللهم انت اسلام و منك السلام و حق لك الجلال و الاكرام قال. فيقول تبارك و تعالى عند ذلك. انا السلام و منى السلام و عليكم حققت رحمتى ق محبتى مرحبا بعبادى الذين خشونى بالغيب و الطاعوا امرى قال : فيقولون ربنا انا لم نعبدك حق عبادتك ولم نقد رلك حق قدرك. فأذن لنا بالسجود قدامك. قال فيقولون الله. انها ليست بدار نصب ولا عبادة ولكنها دار ملك و نعيم و انى قد رفعت عنكم نصب العبادة فسئلونى ما شئتم. فان لكل رجل منكم امنيته فيسألونه حتى ان اقصرهم امنيته ليقول. ربى تنافس اهل الدنيا فى دنياهم فتضايقوا فيها. رب فأتنى من كل شىء كانوا فيه من يوم خلقتها الى أن انتهت الدنيا. فيقولون الله. لقد قصرت بك امنيتك و لقد سألت دون منزلتك، هذا لك منى، (و سأتحفك بمنزلتى) لانه ليس فى عطائى نكد الا قصر يد. قال ثم يقول اعرضوا على عبادى ما لم يبلغ امانيتهم ولم يخطر لهم على بال. قال فيعرضون عليهم حتى تقصر بهم امانيتهم التى فى انفسهم. فيكون فيما يعرضون عليهم براذين مقرنة على كل اربعة منها سرير من ياقوته و احدة على كل سرير منها قبة من ذهب. فى كل قبة منها فرش من فرش الجنة متظاھر. فى كل قبة منها جاريتان من الحور العين. على كل جارية منهن ثوبان من ثياب الجنة و ليس فى الجنة لون الا وهو فيهما ولا ریح طيب الا قد عبق بهما. ينفذ ضوء و جوههما غلظ القبة. حتى يظن من يراهما من دون القبة يرى مخهما من فوق سوقهما كلسلك الا بيض فى ياقوته حمراء. يريان له من الفضل على صاحبه كفضل الشمس على الحجارة أو افضل و يرى هو لهما مثل ذلك و يدخل عليهما. فيحييانه و يقبلان و يعانقال به و يقولان له. و الله ما ظننا ان الله يخلق مثلك. ثم يامر الله تعالى الملائكة. فيسيرون بهم

صَفَاً فِي الْجَنَّةِ حَتَّى يَنْتَهِيَ كُل رَجُلٌ مِنْهُمْ إِلَى مَنْزِلَتِهِ الَّتِي أُعِدَّتْ لَهُ. (تفسیر ابن کثیر ص ۷۹۲ ج ۲)
علامہ ابن جریر نے وہب بن منبہ کا ایک عجیب و غریب اثر نقل فرمایا ہے جسے ہم قارئین کرام کے استفادہ کیلئے یہاں پورا نقل کرتے ہیں۔

وہب بن منبہ فرماتے ہیں:

”جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام طوبیٰ ہے۔ اس کے سایہ میں شاہسوار سو سال تک بھی چلتا رہے تو اس کا سایہ ختم نہ ہوگا۔ اس کے پھول ریشمی کپڑے کے ہوں گے۔ اس کے پتے چادریں ہوں گی۔ اس کی ٹہنی عنبر کی ہوں گی، اس کی کنکریا قوت ہیں، اس کی مٹی کافور ہے، اس کا کچڑ کستوری۔ اس درخت کی جڑوں سے شراب، دودھ اور شہد کی نہریں نکلتی ہیں۔ اہل جنت کے باہم مل بیٹھنے کی جگہ یہ ہے۔ ایک دفعہ وہ اپنی مجلس میں بیٹھے ہوں گے کہ ان کے رب کی طرف سے فرشتے آجائیں گے۔ وہ بڑی تیز رفتار اونٹنیاں لائیں گے۔ جن کی مہاریں سونے کی زنجیریں ہوں گی۔ ان کے چہرے خوبصورتی کے لحاظ سے چراغ کی طرح روشن ہوں گے۔ ان کی اون نرمی میں مرعزی ریشم کی طرح ہوگی۔ ان پر کجاوے ہوں گے جن کی پھٹیاں یا قوت کی ہوں گی، پالکیاں سونے کی ہوں گی۔ ان کے اوپر سندس، استبرق، ریشم کے کپڑے ہوں گے۔ فرشتے ان کو بٹھاتے ہوئے اہل جنت سے عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو آپ کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی زیارت اور سلام عرض کر لیں۔ اہل جنت ان سواریوں پر سوار ہو جائیں گے۔ یہ سواریاں پرندوں سے بھی تیز رفتار چلیں گی، بستر سے بھی زیادہ نرم و نازک ہوں گی۔ وہ بغیر کسی تکلیف کے دوڑیں گی۔ ہر ایک سوار اپنے ساتھی کے پہلو بہ پہلو باہم گفتگو کرتا ہوا جائے گا۔ کسی سواری کا کان دوسری سواری کے ساتھ نہ چھوئے گا۔ کسی کا پہلو کسی کے پہلو کیساتھ نہ لگے گا۔ چلتے چلتے اگر راستہ میں کہیں درخت آجائے تو خود درخت راستہ سے ہٹ جائے گا تا کہ ان دونوں بھائیوں میں دوری پیدا نہ ہو جائے۔ چلتے چلتے **رحمن و رحیم** کی بارگاہ اقدس میں جا پہنچیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنا روشن چہرہ ان کے سامنے کھول دے گا تا کہ یہ لوگ اس کے چہرے کو دیکھ لیں۔ جب زیارت کر لیں گے تو کہیں گے اے اللہ! تو ہی سلام ہے اور تجھ ہی سے سلامتی حاصل ہوتی ہے، جلال و اکرام کا صرف تو ہی حقدار ہے۔ اہل جنت کی یہ بات سن کر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں ہی سلام ہوں اور سلامتی مجھ ہی سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ میری رحمت اور محبت تمہارے لیے واجب ہو چکی ہے، میں اپنے بندوں کو خوش آمدید کہتا ہوں جو مجھے دیکھے بغیر مجھ سے ڈرتے رہے اور میرے احکام پر عمل کرتے رہے۔ اہل جنت عرض کریں گے کہ اے اللہ ہم تیری کما حقہ عبادت نہ کر سکے اور تیری تعریف کا بھی حق ادا نہ کر سکے لہذا ہمیں اجازت دے کہ تیرے سامنے تجھے سجدہ کریں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ جگہ عبادت اور تکلیف کی نہیں، یہ ایسا گھر ہے جہاں سے انعام و اکرام کی بارش ہوگی میں نے اب عبادت کا جو ختم کر دیا ہے، اب جو چاہتے ہو سوال کرو کیونکہ اس وقت جو مانگو گے ملے گا۔ چنانچہ کم از کم جس کا سوال ہوگا وہ یہ ہوگا کہ اے اللہ دنیا والے دنیا کے حصول میں ایک دوسرے کی ریس کرتے رہے اور باہم خطرے میں مبتلا رہے۔ اے میرے رب! تو مجھے ہر وہ چیز عطا فرما جو دنیا والوں کو تو نے ابتدائے آفرینش سے دنیا ختم ہونے تک دی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ آج تیری آرزوئیں بہت مختصر ہیں، تو نے اپنے مرتبے کے مطابق سوال نہیں کیا۔ یہ تو میں نے تجھے دیا اور میں تجھے اپنے مرتبے کی مطابق تحفہ دوں گا کیوں کہ

میری عطا میں بخیلی اور کوتاہی نہیں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے بندوں کے سامنے وہ چیزیں پیش کرو جہاں تک ان کی آرزوئیں بھی نہیں پہنچیں اور ان کے دل میں ان کا خیال تک بھی نہیں آیا۔ پھر دوسرے اس کو یاد دلائیں گے، یہاں تک کہ ان کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی یعنی وہ تمام چیزیں جو ان کے دل میں ہوں گی ان کو پیش کر دی جائیں گی، ان میں گھوڑے بھی ہوں گے، ہر چار بختے ہو گھوڑوں پر ایک ہی یا قوت کا تخت بچھا ہوا ہوگا اور ہر تخت پر خالص سونے کا ایک قہ ہوگا۔ ان میں سے ہر قہے میں جنتی بستر ہوں گے۔ ان میں سے ہر قہے میں دونو جوان سفید رنگ کی موٹی موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔ ان میں سے ہر لڑکی پر جنتی کپڑوں میں سے دو کپڑے ہوں گے اور جنت کا کوئی رنگ ایسا نہ ہوگا جو ان دونوں کپڑوں میں نہ ہو۔ اور کسی عطر کی خوشبو ایسی نہ ہوگی جس کی مہک ان کپڑوں سے نہ آتی ہو۔ ان کے چہروں کی چمک قہے کی دبیز تہوں سے پار ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ جو ان کو دیکھے گا وہ سمجھے گا کہ یہ قہے سے باہر ہیں۔ ان کی ہڈی کا گودا پنڈلی کے اوپر سے ایسا نظر آئے گا جیسے سرخ یا قوت میں سفید دھاگہ پرو رکھا ہو۔ وہ عورتیں اپنے شوہر کو دیکھ کر محسوس کریں گی کہ اس کو اپنی سہیلیوں پر فضیلت حاصل ہے جیسے سورج کو پتھر کے ٹکڑے پر یا اس سے بھی بہتر، اور وہ بھی ان دونوں کو ایسا ہی دیکھے گا۔

پھر جنتی شخص ان کے پاس جائے گا تو وہ اسے سلام کریں گی اور اس کا بوسہ لیں گی اور اس سے بغلگیر ہوں گی اور اس سے کہیں گی کہ خدا کی قسم! ہمارے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ جیسے آدمی پیدا کیے ہوں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ملائکہ کو حکم دیں گے اور وہ فرشتے ان اہل جنت کو جنت میں صف بنا کر لے چلیں گے اور چلتے چلتے اس مقام تک جا پہنچیں گے جو اس کے رب کریم نے تیار کیا ہے۔“

﴿حوروں کے بارے میں شوقیہ اشعار﴾

ولله کم من خیرۃ ان تبسمت

اضاء لها نور من الفجر اعظم

اور اللہ ہی کا فضل ہے اس میں کتنی ہی حسین حوریں ہیں کہ اگر وہ مسکرائیں
تو ان کی مسکراہٹ کی وجہ سے فجر صادق سے بھی بڑھ کر روشنی پھیلے

فيا لذة الابصار ان هي اقبلت

ويا لذة الاسماع حين تكلم

پس اگر وہ سامنے آئیں گی تو آنکھوں کو کیسی لذت حاصل ہوگی

اور کانوں کو کیسی لذت ملے گی جب وہ کلام کریں گی

و یا خجلة الغصن الرطيب اذا انشت

و یا خجلة الفجرین حین تبسم

اور تروتازہ ٹہنی کی ندامت کیسی ہوگی جب وہ عورتیں جھک کر چلیں گی
اور ان عورتوں کی مسکراہٹ فجر کی رنگینیوں کو شرمندہ کر کے رکھ دے گی

ان قلت ذا قلب علیل بحبها

فلم یبق الا وصلها لک مرهم

پس اگر تو ان کی محبت میں بیمار دل والا ہے

تو ان سے ملے بغیر تیرے لئے مرہم نہیں

ولا سیما فی لثمها عند ضمها

وقد صامنھا تحت جیدک معصم

اور انکو گلے لگاتے وقت ان کے بو سے ضرور لینا

اس حال میں کہ اسکی کلائی تیری گردن کے نیچے ہو

تراہ اذا ابدت له حسن وجهها

یلذ به قبل الوصال و ینعم

سوچ جب وہ اپنے دیکھنے والے کیلئے اپنا حسن ظاہر کرے گی

وہ تو وصال سے پہلے ہی لذت اور خوشی پالے گا

تنکہ منها العین عند اجتلائها

فواکہ شتی طلعتها لیس یعدم

ان کو دیکھتے ہوئے آنکھیں لطف و سرور اور مزہ اٹھائیں گی

ایسے مختلف میوؤں کا جن کے شگوفے بھی کبھی ختم نہ ہوں گے

عناقید من کرم و تفاح جنۃ
و رمان اغصان من القلب مغرم
انگوروں کے کچھوں اور جنت کے سیبوں
اور ٹہنیوں پر لگے اناروں سے دل فریفتہ ہوئے جاتے ہوں گے

و للورد ما قد البسته خدودھا
و للخمیر ما قد ضمه الریق و الفم
پھولوں کی رونق فقط ان عورتوں کے رخساروں کا پہنایا ہوا بادل ہوگا
شراب میں ان کے منہ اور تھوک کی آمیزش ہی کی وجہ سے لذت ہوگی

تقسم منها الحسن فی جمع واحد
فیا عجباً من واحد يتقسم
اس عورت کا حسن پوری جماعت میں تقسیم کیا جاسکتا ہے

لھا فرق شتی من الحسن اجمعت
بجملتها ان السلو محرم
وہ عورت حسن کے مختلف انداز جمع کئے ہوئے ہے
سو اس سے غافل ہونا حرام قرار دیا گیا ہے

تذکر با لرحمن من هو ناظر
فینطق بالتسبیح لا یتلعثم
جنت کی عورت کا حسن رحمن کی یاد دلادے گا سو جو بھی اسے دیکھے گا
وہ فوراً اللہ کی حمد و تقدیس بیان کرے گا اور ذرا بھی تاخیر نہ کرے گا

اذا قابلت جيش الهموم بوجهها
تولى على اعقابہ الجيش يهزم
جب غموں کے لشکر اس عورت کے چہرے کا سامنا کریں گے
تو وہ شکست خوردہ لشکر کی طرح اُلٹے پاؤں بھاگ جائیں گے

فيا خاطب الحسنة ان كنت راغبا
فهذا زمان المهر فهو المقدم
پس اے ان عورتوں سے نکاح کے خواہش مند اگر تو واقعی انکی رغبت رکھنے والا ہے
تو اس دنیا میں صحیح عقیدہ پر قائم رہتے ہوئے نیک اعمال کا مہرا نکلے لئے آگے بھیج

ولما جرى ماء الشباب بغصنها
تيقن حقا انه ليس يهزم
اور جب اس عورت کے بدن میں جوانی کا پانی گردش کرے گا
تو آپ پختہ یقین کر لیں گے کہ وہ پانی بوڑھا نہ ہوگا

وكن مبغضا للخائنات لحبها
فطحظى بها من دونهن و تنعم
اور تو ان جنت کی عورتوں کی محبت کی خاطر خیانت کرنے والی عورتوں سے بغض رکھنے والا ہو جا
ان دنیا کی عورتوں سے بچ کر ہی تو ان جنتی عورتوں کیساتھ حصہ پائے گا اور سرود حاصل کرے گا

وكن ايما ممن سواها فانها
لمثلک فى جنات عدن تايم
اور تو ان جنت کی عورتوں سے ایسے ہی وفا کر
جیسے وہ ہمیشگی کہ باغات میں تیرے لیے بے نکاحی بیٹھی ہیں



فضل الرحمن الرشیدی
فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی
ویکے از خدام
مدرسہ عربیہ مخزن العلوم کٹھالی اوگی (مانسہرہ)
جمعرات ۱۰ اگست ۲۰۰۰ء

